ماہنامہ
لاہور
نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر ـ اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر
راجا رشید محمود
صدر
ایوان نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زر سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس
فون 7230001
0321-9409200
0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500 e.mail: madnigraphics@hotmail.com

طرحی نعتیں

٢١ واں حصہ

مرتبہ

راجا رشید محمودؔ

سیّد ہجویر نعت کونسل

کا ۶۷ واں

(ساتویں سال کا پانچواں) ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

یکم مئی ۲۰۰۸ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال (ناصر باغ) لاہور

صاحبِ صدارت: علّامہ عطا محمد گولڑوی

مہمانِ خصوصی: رضا عباس رضاؔ

مہمانِ اعزاز: ڈاکٹر پروفیسر ضیاء المصطفیٰ قصوری

مہمان شاعر: صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوریؔ (بصیر پور شریف)

قاریٔ قرآں: صادق جمیلؔ

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت"/چیئرمین سیّد ہجویر نعت کونسل"/صدر "ایوانِ نعت" رجسٹرڈ)

مصرعِ طرح

"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

شاعر:

سیّد عاصم گیلانی

(اعلان ہوا کہ آیندہ مشاعرے جمعرات کے بجائے انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ کے دن ہوا کریں گے)

۲۰۰۸ کا پانچواں حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو اپنے دل میں بسا لے جناب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صُورت
وہ حشر تک بھی نہ دیکھے عذاب کی صُورت

وہ جن کے رُخ کا پسینہ گلاب کی صورت
تھا جن پہ سایۂ رحمت سحاب کی صورت

کلامِ پاک کی تفسیر اور کیا ہو گی
وہی جناب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت، جناب کی صورت

نثار اُن کی عطا کے، جو دے گئے مجھ کو
شعورِ زیست مکمّل کتاب کی صورت

ہمیں تو دامنِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جستجو ہو گی
بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

فلک کی سیر سے آئے زمانہ بیت گیا
نقوشِ پا ہیں منوّر شہاب کی صورت

درِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ دیکھے ہیں ہم نے اے عاصؔم
پلک پلک پہ ستارے حباب کی صورت

سید عاصم گیلانی

بارگاہِ خالق و مالک جلّ شانہٗ میں

وَدُود نام ہے اُس کا، وہ کرتا ہے الفت
اُسی کے ذکر میں پنہاں سکون کی دولت

غیاث ہے، وہی فریاد رس ہے بندوں کا
پکارو اس کو تو ٹل جاتی ہے ہر اک آفت

مجال کس کی ہے، سرتابی کر سکے اُس سے
خدا بنا تھا وہ نمرودؔ، ہو گیا غارت

جلیل ہے، وہ علی ہے، عظیم و اعلیٰ ہے
گماں سے ماورا اُس کی جلالت و عظمت

حضور (ﷺ) کہ دیں ''تو رحمٰن کے حوالے ہے''
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

مرا خدا جو ہے رحمٰن ہے، رحیم بھی ہے
کہ اپنی ذات پہ اُس ذات نے لکھی رحمت

کریم! بخش دے ''لَا تَقْنَطُوْا'' کے صدقے میں
مری خطاؤں سے بڑھ کر، کرم کی ہے وسعت

دعا ہے تجھ سے کہ منصور کر ہمیں مولا!
کہ تو نصیر ہے، ناصر ہے، دیتا ہے نصرت

خرد ہے، رنگ تری حکمتوں پہ صبح و شام
بڑا حکیم ہے، سب سے بڑی تری حکمت

زمین تو نے بنائی ہے اپنی قدرت سے
ہمارے سر پہ تنی آسماں کی نیلی چھت

چمن میں ہستی کے ہے پھولؔ تیرا پژمردہ
دُعا ہے دُنیا میں، عقبیٰ میں دے اسے راحت

تنویر پھولؔ (نیویارک)

دکھائی تو نے جنھیں آنجناب (ﷺ) کی صورت
وہ کیسے دیکھیں گے یا رب! عذاب کی صورت

ترا ہی نور درخشندہ ہے جہانوں میں
اے میرے ربِّ علیٰ! آفتاب کی صورت

ہر ایک شے میں ہے تیرا ہی رنگ اے مولا!
رحنا ہو، چنبہ ہو یا ہو گلاب کی صورت

خدائے پاک! یہ احسان ہے ترا ہم پر
عطا کیا ہے جو دیں اَلْکِتَاب کی صورت

الٰہی! یاد سے رہتے ہیں تیری جو غافل
ہے ان کی زندگی تو اک سراب کی صورت

تو ایک بار محبّت سے دیکھ لے جو مجھے
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

ترے حبیب (ﷺ) کے جتنے ہیں شاتم و گستاخ
سبھی پہ تیرا غضب ہے عتاب کی صورت

مجھے بھی دین پہ مر مٹنے کا ہو جذبہ عطا
خُبَیبؓ و عاصمؓ و زیدؓ و خبابؓ کی صورت

دعا قبول ہو عاجزؔ کی یہ پئے مُرشد
دکھا اسے بھی رسالت مآب (ﷺ) کی صورت

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

بلند اڑان عطا کر عقاب کی صورت
کہ ہم ہیں مائلِ پستی ذُباب کی صورت

نواز اُمّتِ بیضا کو سیر چشمی سے
اسیرِ حرص و ہوس ہے غُراب کی صورت

نبی (ﷺ) کے صدقے میں کر دے ہمیں تُو اک یا رب
کہ ہم ہیں دست و گریباں کلاب کی صورت

بشر کی آنکھ تجھے دیکھ ہی نہیں سکتی
یہی بشر سے ہے تیرے غیاب کی صورت

ترے حبیب (ﷺ) کی سُنّت پہ جو ہیں دل سے رواں
برستی ان پہ ہے رحمت سحاب کی صورت

ہماری راہبری کے لیے وہ کافی ہیں
اُصول تو نے دیے جو کتاب کی صورت

عطا کیے ہیں ہمیں تو نے نور کے ہالے
شفق، نجوم، مَہ و آفتاب کی صورت

ترے حبیب (ﷺ) کے اُسوہ پہ جو بھی چلتا ہے
بشر وہ جیتا ہے عزّت مآب کی صورت

کیا ہے تو نے ہی مخمور چشمِ نرگس کو
نظر نواز بنائی گلاب کی صورت

رحیم بھی ہے تو قہّار بھی بہت ہے تو
کہ مجرموں کو کڑی ہے عذاب کی صورت

سوال تجھ سے ہی کرتا ہوں، ماسوا سے نہیں
کہ ممکن اُن سے نہیں ہے جواب کی صورت

ثنا لکھے ترے اوصاف کی کہاں ممکن
حیاتِ حافظؔ احقر ہے خواب کی صورت

حافظ محمد صادق (لاہور)

....

کلامِ خالق و مالک کی ایک اک آیت
ہر اک بشر کو ہے تعمیلِ حکم کی دعوت

خلاف ورزیٔ احکامِ کبریا جو کرے
اس آدمی کی قیامت میں آئے گی شامت

رسا نہیں کوئی رحمان کی حقیقت تک
ذکا و جودتِ افکار و دانش و حکمت

خدا کے گھر نہ میں ہر سال کیوں پہنچ جاؤں
یہ لکھ چکا ہے مرے حق میں کاتبِ قدرت

وہ جس نے سیرتِ سرور (ﷺ) سے اکتساب کیا
اسے نصیب ہوئی ذُوالجلال کی نصرت

یہ ''ڈیلی گیشن آف پاور'' نبی (ﷺ) کو رب سے ہے
کہ مومنوں کے لیے ہیں وہ رحمت و رافت

بحکمِ رب ہو سرِ حشر پہلے دید نبی (ﷺ)
''بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

خدا کرے، کہیں محمودؔ کو بھی مل جائے
جو پائی عامرِ چیمہؒ نے عزّت و عظمت

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

بارگاہِ حبیبِ کبریا (علیہ التحیۃ والثناء) میں

نظر کے سامنے ہو آنجناب (ﷺ) کی صورت
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

یہ بات مومنوں سے، مومنوں کی ماںؓ نے کہی
ہے اُن کا خُلق خدا کی کتاب کی صورت

رُخِ حبیبِ خدا (ﷺ) کو مثال دوں کس سے
قمر کی ہے، نہ وہ ہے آفتاب کی صورت

تمام طلعتوں کی، عزّتوں کی جلوہ گاہ
مدینہ طیّبہ کے عزّت مآب (ﷺ) کی صورت

پسینہ اُس شہِ خوباں (ﷺ) کا، اس کی خوبی و طیب
نہ کیوں زمانے کو بھائے گلاب کی صورت

حضور (ﷺ) حالتِ عشقِ بلالؓ کا ہے سوال
عطا اُویسؓ کی ہو اضطراب کی صورت

خرابیوں کا کریں اُن (ﷺ) کی پیروی سے علاج
نہیں ہے اور کوئی سدِّباب کی صورت

حصولِ خیر و سعادت کا ہے ذریعہ، سلام
درود خوب تریں ہے ثواب کی صورت

خراجِ بندگی خدمت میں اُن کی بھیجتا ہوں
میں آنسوؤں کے گُہر ہائے ناب کی صورت

فلک لگاتا ہے طیبہ میں حاضری اپنی
صبا کے روپ میں، گاہے سحاب کی صورت

دوام یاب ہیں طارقؔ بہ فیضِ عشقِ حضور (ﷺ)
نہیں وجود ہمارا حباب کی صورت

"نعت گسترِ مصطفیٰ" (۱۴۲۹ھ)

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

کُھلا ہے چہرۂ مدحت کتاب کی صورت
ہمیں ہے نعت سرائی نصاب کی صورت

نگاہ اسمِ نبی (ﷺ) پر جمائے بیٹھا ہوں
سحر کے روپ میں ہے آنجناب (ﷺ) کی صورت

جسے بھی آپ (ﷺ) نے چاہا دکھا دیا جلوہ
اگرچہ چہرہ نہیں آفتاب کی صورت

درود پڑھتے ہوئے ایسی روشنی پُھوٹی
کہ ہم نے دیکھ لی اُمُّ الکتاب کی صورت

رکھا ہے سامنے سیرت کا آئنہ جب سے
ہمارے سامنے ہے احتساب کی صورت

حدیث و سنّت و قرآن کا ہر اک جلوہ
نگاہ و فکر میں ہے اکتساب کی صورت

بجا بجا کہ ہم اُن کے ہیں، وہ ہمارے ہیں
تو کیوں نہ غیر سے ہو اجتناب کی صورت

بیادِ صاحبِ رحمت (ﷺ) ہمارے آنسو بھی
کبھی گہر تو کبھی ہیں حباب کی صورت

تمام قول و عمل ہیں حضور (ﷺ) کے رزمیؔ
غروب جو نہ ہو، اُس آفتاب کی صورت

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور کینٹ)

یہ زندگی ہے ہماری، کتاب کی صورت
ہے راس میں سیرتِ اقدس نصاب کی صورت

مہک رہے ہیں گلِ ہاشمی (ﷺ) کی خوشبو سے
مرے حروفِ ستائش گلاب کی صورت

میں خود کو گنبدِ خضرا کے سامنے پاؤں
نصیب کاش ہو تعبیرِ خواب کی صورت

بہ فیضِ نورِ ثنائے محمدِ عربی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مِرے کلام نے دیکھی کتاب کی صورت

قسم خدا نے بھی کھائی ہے وَالضُّحیٰ کہ کر
بہت بھلی ہے رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت

ازل سے تا بہ ابد ہے انھی کا لطف و کرم
جو سب پہ چھایا ہُوا ہے سحاب کی صورت

خوشا! مقام یہ خاکِ دیارِ طیبہ کا
ہے ذرّہ ذرّہ مہ و آفتاب کی صورت

پڑی جب اُن کی نظر، ہو گیا گل و گلزار
مہیب تھی دلِ خانہ خراب کی صورت

بہ حُسنِ خُلق مسخّر کیے قلوبِ زمن
نکالی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یوں انقلاب کی صورت

نہیں ہے عشقِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جس میں شادابی
قسم خدا کی، وہ دل ہے سراب کی صورت

ہُوں ایک ذرّہ کمتر مگر بہ نسبتِ خاص
زمیں پہ رہ کے بھی ہوں آفتاب کی صورت

بس ایک بار نگاہِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آ جاؤں
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

عجب رسولِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خوش خرامی ہے
کہ نقشِ پا بھی کھِلے ہیں گلاب کی صورت

لٹائے سنگ زنوں پر دُعائے خیر کے پھول
تھی لاجواب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جواب کی صورت

سلام کہ کے مِلی ہے سلامتی دل کو
درود پڑھ کے مِٹی اضطراب کی صورت

چُنیدہ ہیں سبھی اشعار نعت کے صدقے
نکھر رہی ہے مِرے انتخاب کی صورت

اِسی اُمید پہ مدحت سرا ہوں اے نازش
کہ دیکھو صاحبِ اُمّ الکتاب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

جو چاہتا ہے، دہن ہو گلاب کی صورت
تو دل میں عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکھ نصاب کی صورت

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا واسطہ دے کر دُعائیں مانگا کر
یہ واسطہ ہے بیاباں میں آب کی صورت

مَیں نام آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا لیتا ہوں اس لیے پیہم
کوئی تو قبر میں نکلے جواب کی صورت

کیم مئی ہے، خدایا! قلم کی اُجرت دے
بس ایک بار دکھا، آنجناب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و آلِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھتا ہوں
ہے اس سے بڑھ کے بھی کوئی ثواب کی صورت؟

کہوں گا لعنتی، گستاخِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو میں
"بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در سے ہے نسبت جنھیں رضا عباس
وہ ذرّے آج بھی ہیں آفتاب کی صورت

رضا عباس رضا (لاہور)

خدا کو بھائی ہے اتنی جناب ((صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)) کی صورت
کہ نعت اُس نے کہی "الکتاب" کی صورت

جہانِ عشق کے کامل نصاب کی صورت
فقط ہے سرورِ عظمت مآب (ﷺ) کی صورت

خدا نے چہرۂ سرکار (ﷺ) کی قسم کھائی
کبھی قمر کی، کبھی آفتاب کی صورت

فرشتو! نعت کا دیوان کھول لینے دو
"بلا سے" جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

رؤف آقا (ﷺ) کے قدموں میں میں پہنچ جاؤں
"بلا سے" جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

ہمیشہ وردِ درود و سلام کام آیا
کبھی جو آئی نظر اضطراب کی صورت

درودِ پاک بہ ہر صیغہ ہے قبول مگر!
دلیلِ قربِ نبی ہے خطاب کی صورت

لحد میں آقا (ﷺ) کے بارے میں جب سوال کریں
نہ کیوں نہ "صَلِّ عَلیٰ" ہو جواب کی صورت

ڈھلے گی عفو و کرم میں بحرمتِ شافع (ﷺ)
خدا کے قہر و غضب کی، عتاب کی صورت

حضور (ﷺ)! آپ کے اُلطاف کے سوالی ہیں
عطا کریں ہمیں دیدار، خواب کی صورت

الٰہی! نوریؔ کی نظروں میں ہو دمِ آخر
ترے حبیب رسالت مآب (ﷺ) کی صورت

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور)

ہو نور ریز جہاں آنجناب (ﷺ) کی صورت
نظر نہ آئے وہاں ماہتاب کی صورت

برس رہی ہیں جو آنکھیں سحاب کی صورت
اُگے گی فصل بھی اِن سے گلاب کی صورت

جو اُن کی یاد میں سینے میں آتا جاتا ہے
ہر ایک سانس ہے گویا ثواب کی صورت

بس اُن کے عشق میں حالِ خراب کو دیکھے
جو دیکھنی ہو کسی کامیاب کی صورت

یہ بات عائشہ بی بیؓ نے ہم کو بتلائی
نبی (ﷺ) کا خُلق ہے عین "الکتاب" کی صورت

حضور (ﷺ) اذن ہمیں حاضری کا مل جائے
یہ زندگی ہے ہماری حُباب کی صورت

وہ امتحان ہو دُنیا کہ آخرت کا جمیلؔ
حیات آپ (ﷺ) کی ٹھہری نصاب کی صورت

صادق جمیلؔ (لاہور)

نظر میں جچتی نہیں ماہتاب کی صورت
ہے نقش دل میں رسالت مآب (ﷺ) کی صورت

نبی (ﷺ) کے اسمِ گرامی سے ہو گئی تسکیں
ہوئی جو پیدا کبھی اضطراب کی صورت

ہے حرف حرف محبّت، ورق ورق رحمت
ہے ان کی ذات وفا کے نصاب کی صورت

یہ کائنات سجائی گئی انھی کے لیے
وہ ساری خلق میں ہیں انتخاب کی صورت

مجھے تمازتِ غم کی نہیں کوئی پروا
ہے سر پہ آپ (ﷺ) کی رحمت، سحاب کی صورت

لحد بنے گی جمالِ نبی (ﷺ) کا گہوارہ
نکل سکے گی نہ ہرگز عذاب کی صورت

میں ان کی نعت کی خوشبو لیے زمانے میں
مہک رہا ہوں چمن میں گلاب کی صورت

تلاوتِ رُخِ احمد (ﷺ) ہے مشغلہ میرا
وہ سامنے ہیں مُقدّس کتاب کی صورت

انھی کے دم سے ہے روشن خیال کی دُنیا
انھی کے دم سے منوّر ہے خواب کی صورت

انھی کے واسطے جینا بھی اور مرنا بھی
وہ میری زیست کے لبِّ لُباب کی صورت

نہ کچھ بگاڑ سکیں مشکلیں مرا عارفؔ
رہے نگاہ میں پیہم جناب (ﷺ) کی صورت

محمد عارف قادری (واہ کینٹ)

اُمیدِ روشنی جاں تھی خواب کی صورت
حضور (ﷺ) آئے، مٹی اضطراب کی صورت

اَلَم زدوں نے پڑھا مصطفیٰ (ﷺ) پہ جب بھی درود
کرم برس گیا آ کر سحاب کی صورت

تڑپ رہی ہے تمنّا، ترس رہی ہے نظر
کہ دیکھوں اُن کی گلی، اُن کے باب کی صورت

دکھا دے روضۂ خیر البشر (ﷺ) کی پھر سے جھلک
رواں ہیں اشک خدایا! چناب کی صورت

جہاں کو رونقیں دیتا ہے اُن (ﷺ) کا جود و وجود
بغیر ان کے ہے سب کچھ سراب کی صورت

درود پڑھتے ہوئے جاں مری نکل جائے
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

ہے وَالضُّحیٰ کا سراپا مری نگاہوں میں
میں دیکھوں کس لیے نازشؔ گلاب کی صورت

محمد حنیف نازشؔ قادری (کامونکی)

حضور ﷺ تحفہ جو لائے کتاب کی صورت
وہ اہلِ دل کے لیے ہے نصاب کی صورت

خدائے پاک نے مبعوث اُن کو فرمایا
رسولِ رحمت و رافت مآب کی صورت

رضاعی ماںؓ نے جو دیکھا حضور (ﷺ) کا چہرہ
کبھی نہ بھائی اُنھیں ماہتاب کی صورت

زبان جس کی سدا پڑھتی ہے درود اُن (ﷺ) پر
دہن مہکتا ہے اُس کا گلاب کی صورت

خمارِ یادِ مدینہ سے مست رہتا ہوں
اگرچہ دیکھی نہیں ہے شراب کی صورت

لڑکپنے ہی سے کہتا ہے جو حضور (ﷺ) کی نعت
بڑھاپا آتا ہے اُس پر شباب کی صورت

چُنے ہیں پھول جو نعتوں کے عمر بھر میں نے
مہک رہے ہیں وہ سارے گلاب کی صورت

یہ تجھ سے عرض ہے یا رب! اُنھیں ہدایت دے
جو نعت پڑھتے ہیں چنگ و رباب کی صورت

یہ التجا ہے خدا سے، مرے وطن میں بھی
نبی (ﷺ) کا آئے نظامِ انقلاب کی صورت

بروزِ حشر جو اُٹھے ذکیؔ پہ اُن کی نظر
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

ہو جس کے دل میں بسی آنجناب (ﷺ) کی صورت
نہ دیکھے حشر میں وہ التہاب کی صورت

کہا خدا نے، جو تم عاصیوں میں ہو موجود
سزا نہ اب انھیں دوں گا عذاب کی صورت

یہ جس کے گھر میں بھی پہنچا، اُسی کا گھر مہکا
پسینہ اُن (ﷺ) کا تھا عطرِ گلاب کی صورت

نبی (ﷺ) پہ پڑھتے رہو مومنو! درود و سلام
یہ رب نے تم کو ہے بخشی ثواب کی صورت

زباں ہمیشہ جو پڑھتی ہے نعتِ سرورِ دیں (ﷺ)
مہکتی رہتی ہے تازہ گلاب کی صورت

فراقِ طیبہ میں رونا تو اس طرح رونا
رواں ہوں اشک ترے اشکِ ناب کی صورت

الٰہی! مجھ کو بھی وہ آنکھ مرحمت فرما
کہ میں بھی دیکھ سکوں آنجناب (ﷺ) کی صورت

رسولِ خیر (ﷺ) کی قربت ملے جو محشر میں
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

شفیعِ حشر (ﷺ) شفاعت جو میری فرمائیں
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

جو اُن کے روضہ پہ آئے تھے اشک آنکھوں میں
چمک رہے تھے ذکیؔ! آفتاب کی صورت

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

بپا تھا ہر سُو ستم التہاب کی صورت
حضور (ﷺ) آ گئے سبز انقلاب کی صورت

نبی (ﷺ) کا اُسوۂ احسن نصاب کی صورت
مرے حضور (ﷺ) ہیں اُمُّ الکتاب کی صورت

خزاں رسیدہ چمن تھے شعور و حکمت کے
بہار آئی رسالتمآب (ﷺ) کی صورت

کتابِ دیں کی تھی تکمیل اُن (ﷺ) کے آنے سے
خدا نے ان (ﷺ) کو چُنا انتساب کی صورت

نویدِ امن و سکینت ہے دینِ مصطفوی (ﷺ)
صلائے کفر سراسر سراب کی صورت

میں اُن (ﷺ) کے قدموں میں رکھ دوں گا نامۂ اعمال
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

ہوئے ہیں اُن (ﷺ) کے سبب دشت قلب و جاں سیراب
ہیں آپ (ﷺ) لطف و کرم کے سحاب کی صورت

کچھ اِس طرح سے ملی اُن (ﷺ) کے ذکر سے تسکین
کہ دل ہے میرا دلِ فیضیاب کی صورت

سنا ہے، دھوپ بھی اُن (ﷺ) کی ہے چاندنی کی طرح
ہیں آفتاب مگر ماہتاب کی صورت

ہیں انبیاء و رسل یوں تو محترم سارے
مگر ہیں میرے نبی (ﷺ) انتخاب کی صورت

نبی (ﷺ) ہیں باعثِ تخلیقِ دو جہاں قیصرؔ
اور اُن (ﷺ) کی ذات ہے لُبِّ لُباب کی صورت

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

جب اشک آنکھ سے ٹپکے سحاب کی صورت
خدا ملا ہے رسالتمآب (ﷺ) کی صوررت

شہید جو بھی ہُوا بُوترابؓ کی صورت
رہے گا زندہ فضیلت مآب کی صورت

مرے حضور (ﷺ) نے بخشا ہے زندگی کا جمال
بجھا بجھا تھا زمانہ شباب کی صورت

کرم ہے جنّت و دوزخ کے وارث حق (ﷺ) کا
دکھا گئے ہیں عذاب و ثواب کی صورت

مرے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھولی جو درسگاہِ عمل
صحیفہ دین کا آیا نصاب کی صورت

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بند جو زحمت کی رہگزر کی ہے
برسنے آئی ہے رحمت' سحاب کی صورت

وَرق وَرق ہے مُزیّن نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جلووں سے
حیاتِ سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے کتاب کی صورت

گزر گئے ہیں جدھر سے بھی رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جو خار زار تھے' مہکے گلاب کی صورت

زمین جب سے ہے باغی رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
بَرس رہی ہے فلک سے عتاب کی صورت

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُمّتِ عاصی پہ ہو نگاہِ کرم
کہ گھورتی ہے وطن کو عذاب کی صورت

کرم جو سیّدِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہُوا مجھ پر
حمیدؔ کھل گئی طٰہٰ کے باب کی صورت

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

جو دیکھیں حشر میں عالی جناب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

پسینہ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پایا تو پھر مہک پائی
بنی ہے دہر میں ایسے' گلاب کی صورت

چمک ملی ہے اسے خاکِ پائے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
چمک رہی ہے جو اس آفتاب کی صورت

رُخِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہی جلووں کی بھیک لے کر
ہوئی ہے جلوہ فشاں ماہتاب کی صورت

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے عرفان ہی کا صدقہ ہے
ملی ہے ہم کو جو روشن کتاب کی صورت

وہ اپنا جلوہ دکھائیں تو بات بنتی ہے
کہاں ہے رہتی کوئی پھر حجاب کی صورت

جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لائے تھے طیبہ کی پاک گلیوں میں
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! پھر ہو اسی انقلاب کی صورت!

ہوئی ہے اُمت سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مُضمحل بے حد
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ختم ہو یہ اضطراب کی صورت

ریاضؔ ختم سبھی رنج و غم ترے ہوں گے
جو دیکھے گا تو رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

نہ گُونگے حرف' نہ بہرے سراب کی صورت
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں بولتی' سچّی کتاب کی صورت

جو محتسب نے طلب کی حساب کی صورت
اُسے دکھاؤں گا رحمت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت

ہدایتوں کے ستارے لیے شبستاں میں
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آئے ہیں روشن کتاب کی صورت

جو ذرہ نورِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ڈوب کر اُبھرا
وہ تابناک ہُوا' آفتاب کی صورت

چَراغ بجھ گئے خودِ ساختہ خداؤں کے
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو لائے' نئے اِنقلاب کی صورت

جو ڈھل گیا ہے مدینے کی پاک مٹّی میں
عطا ہوئی ہے اُسے بُوترابؓ کی صورت

میں اپنے گھر سے چلوں گا جو تا بہ خُلدِ نجات
رہے گی ساتھ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت

میں اپنی نعت نکیرین کو سنا دوں گا
جو پیش آئی سوال و جواب کی صورت

بشیرؔ مدحِ نبی (ﷺ) کا ہے یہ حسیں ثمرہ
رہی ہے مجھ سے گریزاں عذاب کی صورت

بشیر رحمانی (لاہور)

نبی (ﷺ) کے قدموں میں پلکوں کیں آب کی صورت
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

بعید اُن (ﷺ) کے کرم سے ہے، مجھ کو ٹھکرائیں
نہ ہو گی پھر کوئی مجھ پر عتاب کی صورت

حضور (ﷺ) زندہ نبی ہیں کہ معجزہ اُن کا
جہاں میں زندہ ہے اُمّ الکتاب کی صورت

مٹانے ظلمتِ باطل مرے نبی (ﷺ) نکلے
حرا کے غار سے اک آفتاب کی صورت

بلا کی دھوپ تھی اس ریگزارِ ہستی میں
حضور (ﷺ) آئے جہاں میں سحاب کی صورت

بتا گئے کہ یہ دُنیا دَنی ہے، فانی ہے
یہ زندگی تو ہے بس اک سراب کی صورت

صحابہؓ آپ (ﷺ) کے مثلِ نجوم ہیں، اُن میں
حضور (ﷺ) جلوہ کُناں ماہتاب کی صورت

مرے نبی (ﷺ) کا جو اُسوہ ہے سربسر قرآں
نظر کے آگے رہے اس نصاب کی صورت

میں آ گیا ہوں، مرا دل وہیں ہے طیبہ میں
بتاؤں کیسے حضور و غیاب کی صورت

بہائے تو نے جو آنسو ریاضِ جنّت میں
ہُوا ہے پھول ترا رُخ گُلاب کی صورت

تنویر پھولؔ

دکھا الٰہی! رسالت مآب (ﷺ) کی صورت
اگرچہ ان کی زیارت ہو خواب کی صورت

کوئی کلیم و نجی ہے، کوئی خلیل و مسیح
حضور (ﷺ) آئے حبیبِ مجاب کی صورت

کرم سے رب کے ہے موجود آج بھی تو مہک
نبی (ﷺ) کے عطرِ بدن کی گلاب کی صورت

حضور (ﷺ) سایہ فگن ہیں گناہ گاروں پر
خدا کے فضل و کرم کے سحاب کی صورت

مجھے نہ موت کی شدّت کی ہو کوئی پروا
جو سامنے ہو مرے آنجناب (ﷺ) کی صورت

جو آج ہم پہ مسلّط ہُوا ہے خوف و ہراس
حضور (ﷺ)! یہ بھی تو ہے اک عذاب کی صورت

مرا نبی (ﷺ) کے غلاموں میں ہو شمار اگر
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

گزاریں اس کے مطابق ہی زندگی اپنی
جو دین لائے ہیں آقا (ﷺ) نصاب کی صورت

عطا مجھے بھی ہو سرکار (ﷺ)! آپ کی الفت
صہیبؓ و سعدؓ و معاذؓ و خبابؓ کی صورت

الٰہی! کٹ مریں ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) پر ہم
عطا ہو جذبہ ہمیں بوترابؓ کی صورت

جفا و جور و ستم کا ہی دور دورہ تھا
جہاں میں آئے نبی (ﷺ) انقلاب کی صورت
نہ بھول موت کو عاجزؔ کہ ہے یہ پندِ نبی (ﷺ)
تمھاری زندگی ہے اک حباب کی صورت

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

جبین آپ (ﷺ) کی ہے آفتاب کی صورت
تو لب ہیں آپ (ﷺ) کے، تازہ گلاب کی صورت
مثالِ دُرِّ عدن دانت ہیں درخشندہ
نظر نواز ہے چہرہ کتاب کی صورت
خدا نے بخشی تھی صحت بھی رشک کے قابل
بلند و تیز نظر تھی عقاب کی صورت
حضور (ﷺ) کا تھا رویّہ یہ دوست دشمن پر
کرم کی کرتے تھے بارش سحاب کی صورت
حیا و شرم کے خوگر تھے باکرہ سے سوا
تو پاک مثل مَلک تھی شباب کی صورت
نبی تو آئے ہزاروں مگر خدا کا حبیب
کوئی نہیں ہے رسالت مآب (ﷺ) کی صورت
کیا جو آپ نے لوگوں سے روزِ حجؔ وداع
کوئی خطاب نہیں اُس خطاب کی صورت
دلوں میں آپ (ﷺ) جو لائے تھے، دہر نے ہرگز
نہ دیکھی ویسے کسی انقلاب کی صورت
جو یادِ سرورِ دیں (ﷺ) کو بسا لیا دل میں
تو دل سے مٹ گئی ہر اضطراب کی صورت

میں چوم لوں گا بہرحال عتبۂ سرکار (ﷺ)
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"
احاطہ آپ (ﷺ) کے وصفوں کا کیا کرے حافظؔ
کہ زندگانی ہے اس کی حباب کی صورت

حافظ محمد صادق

کہیں جو دیکھ لوں شہر جناب (ﷺ) کی صورت
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"
جو مجھ پہ لطف و کرم ہو مرے پیمبر (ﷺ) کا
نظر نہ آئے گی مجھ کو عذاب کی صورت
مرے خدا! کوئی ایسا بھی خواب مجھ پہ اُتار
کہ دیکھ لوں میں رسالت مآب (ﷺ) کی صورت
مرے حضور (ﷺ) کے سیلِ کرم سے ہے شاداب
وگرنہ دہر تھا سارا سراب کی صورت
ہے فیضِ ذکرِ محمد (ﷺ) کہ آج کل حسرتؔ
مہک رہا ہے جہاں میں گلاب کی صورت

محمد یونس حسرتؔ امرتسری

حرا کے صحن میں یوں آنجناب (ﷺ) کی صورت
چمن میں جیسے دمکتے گلاب کی صورت
میں دیکھ لوں تو رسالت مآب (ﷺ) کی صورت
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"
سُخن کو آپ کے "یُوحیٰ" کا اعتبار ملا
عمل نے پائی ہے اُمّ الکتاب کی صورت
جو بے خودی میں مدینے کی سمت کو دیکھا
مٹی مٹی ہوئی پائی حجاب کی صورت

یہ نخلِ جاں ہے مرا دوڑتی ہے شادابی
کہ اس پہ شہ (ﷺ) کی نظر ہے سحاب کی صورت

فراقِ شاہِ اُمم (ﷺ) بھی نوازتا ہے مجھے
کہ میرا نالۂ دل ہے رُباب کی صورت

رَوِش رَوِش پہ نہ کیوں گُل ہوں رونما کہ آپ
ریاضِ دہر میں آئے شباب کی صورت

حضور (ﷺ) آئے تو راحت بھی ساتھ ساتھ آئی
نَفَس نَفَس تھی وگرنہ عذاب کی صورت

خمارِ عشقِ نبی (ﷺ) جسم و جاں پہ ہے طاری
ازل کی صبح سے صہبائے ناب کی صورت

تجلّیِ شہِ بطحا (ﷺ) درونِ خانہ ہے
کہ میرے داغِ جگر ہیں شہاب کی صورت

وہ دیکھ لیتے ہیں مجھ کو جہاں میں ورنہ تو
نہ دیکھتا کوئی مجھ سے خراب کی صورت

یہ شرحِ اُسوۂ حسنہ سرودِ ہستی ہے
یہ میری نعت ہے ناعمؔ نصاب کی صورت

محمد عثمان ناعمؔ (واہ کینٹ)

سرِ نشور جو دیکھیں جناب (ﷺ) کی صورت
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

مثال کوئی کہاں ہے نبی (ﷺ) کی دُنیا میں
وہ مسکرائے تو مہکی گلاب کی صورت

مرے لبوں پہ محمد (ﷺ) کا ذکر جاری ہے
رواں ہے آنکھ سے پانی چناب کی صورت

بدل گیا تھا مقدّر بلال حبشیؓ کا
جب اُس نے دیکھی رسالت مآب (ﷺ) کی صورت

بُلاوا شہرِ نبی (ﷺ) سے مجھے بھی آئے گا
کہاں رہے گی سدا اضطراب کی صورت

وہ سارے لوگ مقدر کے شاہ ٹھہرے ہیں
جنھوں نے آپ (ﷺ) کو دیکھا شباب کی صورت

بدل دیا تھا نظامِ حیات آقا (ﷺ) نے
حضور (ﷺ) آئے یہاں انقلاب کی صورت

حضور (ﷺ) آپ کی بس اک نگاہ ہو جائے
اس اعظمیؔ کا بھی دل ہے سراب کی صورت

محمد طفیل اعظمیؔ (لاہور)

جو دیکھو خواب میں تم آنجناب (ﷺ) کی صورت
تو نکھرے چہرہ تمھارا گلاب کی صورت

رہے نظر میں رسالتمآب (ﷺ) کی صورت
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

ہے ان کی ذات سے یہ انتساب کی صورت
ہر ایک ذرّہ بنا آفتاب کی صورت

تمھارا سایہ جہاں میں نظر نہیں آیا
تمھارا سایہ ہے سب پر سحاب کی صورت

وہ "م" بن کے ہمارے جہان میں آیا
عیاں جہاں پہ ہوئی بے نقاب کی صورت

خدا نے آپ (ﷺ) کے اوصاف سارے جمع کیے
جہاں کو دے دیے اُمُّ الکتاب کی صورت

محمد اسلام شاہ (لاہور)

بس ایک بار میں دیکھوں جناب (ﷺ) کی صورت
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

مِرے لبوں پہ ہمیشہ مہکتی رہتی ہے
درودِ پاک کی خوشبو گلاب کی صورت

چلوں گا ہاتھ میں لے کر میں روزِ محشر کو
بس ایک تحفۂ مدحت کتاب کی صورت

پھر اُن کے ذکر میں گم ہو کے کِھل اُٹھا' دیکھو
ہر ایک مُوئے بدن اپنا باب کی صورت

زبانِ قلب سے یوں ہم سوال اُن سے کریں
وہ ہم کو اپنا بنا لیں جواب کی صورت

اسی کو لب پہ سجائے ہوئے مَیں پھرتا ہوں
ہے ذکرِ احمدِ مرسل (ﷺ) ثواب کی صورت

مہک ہے چار سُو پھیلی ہوئی درودوں کی
کِھلا ہوا ہے مدینہ گلاب صورت

وہ آسمانِ محبت پہ آج بھی دیکھو
چمک رہے ہیں فلکؔ ماہتاب کی صورت

اشفاق فلکؔ

....

کلام رب جو ہے اُمّ الکتاب کی صورت
حدیثیں' اس کے ہیں لُبِّ لُباب کی صورت

جو دیکھی میں نے رسالت مآب (ﷺ) کی صورت
تو حشر میں نہ رہی احتساب کی صورت

قدوم سرورِ کون و مکاں (ﷺ) سے چمکی ہے
فلک پہ نجم و مہ و آفتاب کی صورت

سواری سدرہ سے آگے چلی جو حضرت (ﷺ) کی
سُتی ہوئی سی رہی ہم رکاب کی صورت

میانِ قصرِ سرِ لامکاں شبِ اسرا
ہوئی تھی ایک' شہود و غیاب کی صورت

دکھائی دیں گے رسول کریم (ﷺ) دیباجہ
جو دیکھو غور سے "کُن" کی کتاب کی صورت

اُس آدمی پہ درِ شہرِ علم کُھل جائے
جو دیکھے شہرِ نبی (ﷺ) کی تُراب کی صورت

اڑان بخشے جسے سرورِ جہاں (ﷺ) کا درود
دُعا وہ دیکھے نہ کیوں استجاب کی صورت

لقب پکارا' کبھی اُن کا نام تک نہ لیا
کتابِ رب میں جو آئی خطاب کی صورت

وہ جس کو ذکرِ نبی (ﷺ) میں سکون ملتا ہے
وہ دیکھ پائے گا کیسے عذاب کی صورت

صحابہؓ سے تو بڑا اور کوئی کیا ہو گا
جو دیکھتے تھے رسالت مآب (ﷺ) کی صورت

جو چاہو دیکھنا تم شکلِ التفاتِ نبی (ﷺ)
منافقت سے رہے اجتناب کی صورت

رہے گی صرف مِرے مصطفیٰ (ﷺ) کے آنے تک
میانِ قبر سوال و جواب کی صورت

مِرے نصاب کی سُورت ہے نقش دل پہ مِرے
نبی (ﷺ) کی نعت ہے میرے نصاب کی صورت

وہاں زیارتِ سرکار (ﷺ) جب یقینی ہے
نشانِ عید ہے یوم الحساب کی صورت

نبی (ﷺ) کے ذکر پہ شیطان جیسے کھاتا ہے
نگاہ میں رہے اُس پیچ و تاب کی صورت

چلیں حضور (ﷺ) کے اُسوہ پہ اُمتی ان کے
نکالیں کوئی تو اِس اکتساب کی صورت

سکونِ قلب و نظر شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں ملا
تھی دوری اُس سے، عتاب و عذاب کی صورت

حلال جانور کھاؤ نبی (ﷺ) کے کہنے پر
تم اشتہا میں نہ دیکھو غُراب کی صورت

لحد میں جاری تو "صَلِّ عَلیٰ" لبوں پر ہو
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

پہنچ گیا ہوں مَیں محمودؔ شہرِ طیبہ میں
خیال آتا ہے یہ روزِ خواب کی صورت

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

پنجابی

تمام حسن دے خط نے نصاب دی صورت
مَیں ہمیت مُکھ نوں پڑھناں کتاب دی صورت

میں اوکڑاں تے کھلو کے حضورؐ نوں ویکھاں
سوال میرے تاں پائی جواب دی صورت

لباں نوں سوچاں نیں دل وچ کریر دے پھل نیں
حسین اکھاں نے دھاری خطاب دی صورت

سی واشنا اوہ معراج تے جو پیش ہوئی
اُتاری جنتوں رب نے گلاب دی صورت

رسولی فضل نوں تک کے میں بُھل گیاں گنتی
"بلا توں، جو وی رہوے فر حساب دی صورت"

اَبُوتُراب دا ناں بخشیا سی پاک نبی (ﷺ)
قبول رب نوں سی بوترابؓ دی صورت

ملوک دل نوں بڑے فاصلے نیں ہُن آقا (ﷺ)
ہرے دو نین تاں وہندے چناب دی صورت

ایہہ زندگی تے ہے باواؔ حباب دے وانگوں
وکھائے ہُن تے خدا آنجناب (ﷺ) دی صورت

بشیر باوا چشتی صابری (شیخوپورہ)

☆☆☆☆☆

وہ (ﷺ) عالمین کی رحمت ہیں، بے کراں رحمت
نبی (ﷺ) کی ذات سے ہی فیضیاب ہے خلقت

بہار آ گئی ہر سُو ظہورِ قدسی سے
چلی نسیمِ سحر مکے میں بصد بہجت

جو اُن (ﷺ) سے دور ہے، وہ بُولہَب کا ساتھی ہے
حرام آگ ہو، جس دل میں اُن کی ہو اُلفت

جَبَل وہ نور کا، نور الہدیٰ (ﷺ) جہاں آئے
حرا کے غار سے ہے سربلند وہ پربت

خدا کو آپ (ﷺ) پہ تکمیلِ دین کرنی تھی
ہوئی ہے بعد سبھوں کے حضور (ﷺ) کی بعثت

کتاب آپ (ﷺ) کی محفوظ رب کے لفظوں میں
نہیں ہے پہلی کتابوں کی کوئی بھی آیت

بروزِ حشر جگہ پاؤں اُن (ﷺ) کے قدموں میں
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

چلو مدینے کے دربار سے بھریں دامن
کہ خالی بھیجنا سرکار (ﷺ) کی نہیں عادت

خدا کا شکر ہے اور لطف ہے یہ آقا (ﷺ) کا
چمن میں پھول کے لب پر ہے شاہ (ﷺ) کی مدحت

تنویر پھولؔ

وہ بن کے آئے ہیں دونوں جہاں میں رحمت
ورائے رنگ و نسب اُن (ﷺ) کو سب سے ہے الفت
اُنھی کے ذکر میں دن رات اب گزرتے ہیں
ہے اُن کا فضل و کرم اور ان کی ہے رحمت
زباں دراز ہُوا جا رہا ہے اب یورپ
ملی ہے کیوں انھیں گستاخیوں کی یہ مہلت؟
ہمارے حال پہ اغیار طنز کرتے ہیں
حضور (ﷺ)! کیوں ہے ہماری یہاں بُری حالت
سکونِ قلب میسّر نہیں مسلماں کو
حضور (ﷺ)! آج ہے ہر سُو جہان میں دہشت
درود ہونٹوں پہ محشر میں بھی رہے جاری
"بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"
بہ حالِ زار یہی التجا ہے اب سجّاد
ملے ہمیں بھی تو صبر و سکون کی دولت

پروفیسر سجّاد مرزا (گوجرانوالا)

جو ہے حضور (ﷺ) کی ذاتِ غفور سے قربت
اسے تو جاننے تک کی نہیں کوئی صورت
سرھانے آقا و مولا (ﷺ) کے، دیکھ لی جنّت
تو آئے کیسے جہنم کو جانے کی نوبت
صحابہؓ کی کرے کیسے کوئی بیاں عظمت
جنھوں نے پائی رسولِ کریم (ﷺ) کی صحبت

بنائے رب نے حبیب کریم (ﷺ) کی خاطر
یہ سب گلیکسیاں، ساری زمیں، سب پربت
زبان و دل سے جو تم نے درودِ پاک پڑھا
تو کوئی درد و غم و ابتلا، نہ کچھ کُلفت
کسی محافظِ ناموسِ مصطفٰی (ﷺ) کی کرو
بقائے زیست کی منزل کے واسطے بیعت
مری نگاہ میں ٹھہرے ہیں لازم و ملزوم
نبی (ﷺ) کے شہر کا میخانہ اور مئے وحدت
کرو تو طاعت و تقلید و اِتباعِ نبی (ﷺ)
ملے گا خلعتِ بخشش، خریطۂ جنّت
چہار سمت ہے ذکرِ جمیلِ سرور (ﷺ) سے
اک انبساط، اک کیف و سرور، اک بہجت
نظامِ شمسی کی دُنیائیں ہوں کہ یہ دُنیا
ہر اک جہاں کے لیے ہیں حبیبِ رب (ﷺ) رحمت
خدا کرے کہ ہر اک اُمّتی کو حاصل ہو
وہ جو بلالؓ کو سرکار (ﷺ) سے رہی نسبت
بحکمِ سرورِ کُل عالمین (ﷺ)، انساں کو
ملی ہے دُنیا میں حسنات کے لیے مہلت
چلے ہو شہرِ نبی (ﷺ) کو تو یہ سنو کہ وہاں
بجائے حُسنِ بیاں، کام آئے گی لُکنت
سنوں گا کیسے نکیرین کے سوالوں کو
وہاں ملے گی کیا مدحِ حضور (ﷺ) سے فرصت
یہ دیکھنے کے لیے، خاک کفر نے چھاپے
کہ حق پرستوں میں باقی ہے کس قدر غیرت

وہ جذبہ عشق رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے جس کا
نہ مُشتری ہے، نہ بائع، نہ کوئی ہے قیمت

نظر ترازو پر ہو، اور ''یا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)'' لب پر
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

بنے گا اب کے بھی محمودؔ زائرِ طیبہ
خدا کے فضل سے یاور جو ہو گئی قسمت

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

بے عمل میں حبیب غفور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت
یہ دین کو ہے سمجھنے کی منطقی صورت

پکاروں گا سرِ محشر حبیب خالق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
نہ مغفرت کی نظر آئی جس گھڑی صورت

ضروری ہے کہ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام لیوا ہو
ہو کوئی معصیت پیشہ کہ متقی صورت

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کرتے سرِ لامکاں قدم رنجہ
تھی روبروئی کی تو صرف اک یہی صورت

اثر ہے کچھ نہ کچھ جس پر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت کا
ہمیں لگی تو لگی ہے وہی بھلی صورت

عمل میں جس کے نہ طاعت ہو سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
میں ایسے شخص کی دیکھوں تو کیوں بُری صورت

محب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نہیں ہے تو گویا شیطاں ہے
اگرچہ بندہ بظاہر ہو آدمی صورت

بروزِ حشر شفاعت حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پاؤں
یہی تو ایک ہے غُفراں کی آخری صورت

بقا ہے حرُمتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حفاظت سے
حیات، زندگی کی ہے اک عارضی صورت

نہیں جو ذاکرِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، کریہہ منظر ہے
ہو دیدہ زیب ہزار اُس کی ظاہری صورت

خدایا! جیسی بھی ہے، ہے تو صاحبِ نسبت
وقارِ اُمّتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہو کوئی صورت

مجھے ہو حشر میں پہلے زیارت سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

کروں گا رب کو مَیں محمودؔ سجدے پر سجدہ
مدینے جانے کی پیدا تو ہو کوئی صورت

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

درود لائے جو وافر حساب کی صورت
دکھائے خُلد اُسے قادرِ حساب کی صورت

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم کی تعمیل لازمی کر لو
کہ دیکھنی تو ہے آخر حساب کی صورت

میں اپنی جیب سے نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نکالوں گا
ہوئی جو حشر میں ظاہر حساب کی صورت

تجھے بچائیں گے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، جب کریں گے مَلک
کیا دھرا ترا حاضر حساب کی صورت

خطا شعار ہو، پھر بھی نہ دیکھ پائے گا
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہر کا زائر حساب کی صورت

مجھے تو خُلد میں جا کر دکھائیں گے سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
بحکمِ داور و قادرِ حساب کی صورت

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دشمنوں پر میں زباں چلاتا ہوں
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

نہ ہو جو حُبِّ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو محمودؔ
ہیں اپنے جُملہ عناصر حساب کی صورت

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

کتابِ حُبِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مطالعے میں جو ہو
تو کچھ نہ باقی رہے پھر حساب کی صورت

کہے جو جاتا ہوں دُنیا میں لا تُعد نعتیں
تو کیوں نہ فرضی رہے پھر حساب کی صورت

خیالِ حشر میں رگن کر جو تُو درود پڑھے
تری مثالی رہے پھر حساب کی صورت

نظر میں گنبدِ اَخضر کی روشنی رکھو
تو کیسے کالی رہے پھر حساب کی صورت

مری جو حاضری ہوتی رہے مدینے میں
تو غیر ہوتی رہے پھر حساب کی صورت

مرے گناہ جو آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرے معاف کریں
تو نعت گوئی رہے پھر حساب کی صورت

ہو تیری فردِ عمل میں تو الفتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو دیکھ لیں محمودؔ کو سرِ محشر
نہایت اچھی رہے پھر حساب کی صورت

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

سرِ نشور نگاہِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آؤں
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

جو عرضی میری نہ پہنچائی اُس نے طیبہ تک
ہَوا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

خطاؤں پر تو پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے معذرت کر لو
عطا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

تم اس کے اوّل و آخر درود پڑھ لینا
دُعا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

مدد غریب کی، تقلیدِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کرو
غِنا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

حیات یادِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں گزرے
قضا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

پہنچ کے حشر میں محمودؔ نعت پڑھ دے گا
خدا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

گرہ بند نعت

مرے قریں ہو رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صورت
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

بروزِ حشر وہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ دیں ''غلام تُو میرا''
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

گدائے آلِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں خدا کرے شامل
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

اُٹھوں میں قبر سے کلمہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پڑھتے ہوئے
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

میں اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام پہ قربان کر دوں جاں اپنی
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

میں اُن کے قدموں سے لپٹوں، کہوں مرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

وہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ دیں پھولؔ! تو غفّار کے حوالے ہے
''بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت''

تنویر پھولؔ

۷۷واں (ساتویں سال کا چھٹا)

ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

سات جون ۲۰۰۸ (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال (ناصر باغ، لاہور)

....

صاحبِ صدارت: علامہ محمد بشیر رزمی

مہمانِ خصوصی: رفیع الدین ذکی قریشی

مہمانِ اعزاز: محمد ارشد قادری

قاریِ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری

نعت خواں: محمد ارشد قادری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

....

مصرعِ طرح:

''کوئی اُس کے نام پر نقط، نہ ان ﷺ کے نام پر''

شاعر:

قمر جلالوی

۲۰۰۸ کا چھٹا حمدیہ و نعتیہ ماہانہ طرحی مشاعرہ

''کوئی اُس کے نام پر نقط، نہ ان ﷺ کے نام پر''

قمر جلالوی صفحہ ۴۰

حمدِ خالق و مالک

محمد بشیر رزمی (لاہور) ۴۱ حافظ محمد صادق (لاہور) ۴۱،۴۲

تنویر پھول (نیویارک) ۴۲،۴۳ محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور) ۴۳،۴۴

ضیا نیر (لاہور) ۴۴،۴۵ راجا رشید محمود ۴۶،۴۷

بشیر باوا (شیخوپورہ)

''نام، اقدام، انجام'' قوافی۔ ''پر'' ردیف

محمد بشیر رزمی ۴۸ تنویر پھول ۴۸،۴۹

بشیر رحمانی (لاہور) ۵۰،۵۱ اکرم سحر فارانی (کامونکی) ۵۱

ضیا نیر ۵۱،۵۲ عقیل اختر (لاہور) ۵۲،۵۳

اشفاق فلک (لاہور) ۵۳،۵۴ محمد طفیل اعظمی (لاہور) ۵۴،۵۵

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد) ۵۵ راجا رشید محمود ۵۵،۵۶

بشیر باوا (پنجابی) ۔ ۵۶،۵۷

غیر مردّف نعتیں

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور) ۵۷،۵۸ تنویر پھول ۵۸،۵۹

محمد ابراہیم عاجز قادری ۵۹تا۶۱ حافظ محمد صادق ۶۱،۶۲

''کے، اپنے، جذبے'' قوافی۔ ''نام پر'' ردیف

راجا رشید محمود ۔ ۶۳،۶۴

گرہ بند نعتیں

تنویر پھول ۶۴ راجا رشید محمود ۶۴،۶۵

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مطمئن بیٹھے ہوئے ہیں حشر کے انجام پر
بخش دے گا بخشنے والا تمھارے نام پر

اور کیا لو گے سَنَد پیغمبری کے کام پر
ختم کروا لی نبوّت تم نے اپنے نام پر

کیا ہو اللہ و محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں تمیزِ حسن و عشق
کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر

پوچھنا تھا حضرتِ آدمؑ! تمھیں پڑھنے کے بعد
عرش پر یہ نام ہے یا عرش ہے اس نام پر

میرے ساغر کی تو اے ساقی! الگ پہچان ہے
بادہ خوارِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) لکھا ہوا ہے جام پر

کفر کی ظلمت مٹی یوں مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے اے قمرؔ!
چاند غالب آ گیا جیسے سوادِ شام پر

قمرؔ جلالوی

حمدِ خالق و مالک جلّ وعلا

ڈھونڈتا رہتا ہوں اس کو خوانِ صبح و شام پر
تو نے کیا کیا چُن دیا ہے رزق میرے نام پر

میں ہمیشہ تیری رحمت کا ضرورت مند ہوں
میں نے تیرا نام لکّھا ہے جبین کام پر

زندگی تیری عطا ہے، یہ مجھے معلوم ہے
اور کیا قربان کر سکتا ہوں تیرے نام پر

بس ترا دستور ہی اپنے لیے تقدیر ہے
میرے ہر آغاز کا پرتَو ہے ہر انجام پر

کون سمجھے کون سمجھائے انھیں اس دور میں
کیوں نہیں کرتے عمل اکثر ترے پیغام پر

تیرے دشمن عیش و عشرت کے علَم بردار ہیں
تیرے سجّن چلتے رہتے ہیں دمِ صمصام پر

ہم نے اپنی اپنی مرضی کے معانی کے لیے
کتنے سائے ڈال رکّھے ہیں ترے پیغام پر

تو الٰہ العالمیں ہے اور ربّ العالمیں
جی رہا ہے آج بھی رزمیؔ ترے انعام پر

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

....

لائقِ تکریم ہے، تو اے خدائے بحر و بر
بزمِ امکاں کے ہر اک ذرّے میں تو ہے جلوہ گر

اے خدا! سب حکمرانوں کا تو ہی ہے تاجور
طنطنہ تیرا ہی ہر جا، تیرا ہر جا کرّ و فر

تیرا جلوہ ہی نظر آتا ہے، ہم دیکھیں جدھر
پر نہیں پاتے تجھے، تو ذہن سے ہے بالاتر

امتحاں گہ ہے بحکمِ ربِّ جہاں کا ہر نگر
کیونکہ ہیں دست و گریباں خیر و شر باہم دگر

ہر کسی کو اس کے تُو اعمال کا دے گا ثمر
نیک تو پائے گا جنّت اور بُرا نارِ سقر

شاہِ عالی ہو کہ معمولی سا ہو دریوزہ گر
واسطے سب کے کُھلا ہے تیرا در شام و سحر

ترجماں نورِ ازل کے ہیں ترے شمس و قمر
کر رہے ہیں تجھ کو سجدہ ساکنانِ خشک و تر

ایک دن مٹ جائے گی دُنیا کی ہر شے سر بسر
تو مگر ہے غیر فانی، جاودانی اور اَمَر

ہر جگہ موجود ہے تو، پر نہیں آتا نظر
یہ بھی تو سچ ہے، رگِ جاں سے ہے تو نزدیک تر

سامنے تیرے جھکاتا ہی نہیں جو اپنا سر
پھرتا رہتا ہے جہاں میں دربدر وہ عمر بھر

کیا کرے تیری ثنا یہ حافظِ خستہ جگر
جو ہے یا رب سربسر ناواقفِ فنّ و ہنر

حافظ محمد صادق (لاہور)

وہ ہے مالک ہر زماں کا، ہیں اُسی کے بحر و بر
جلوۂ قدرت سے ہیں محروم، جو ہیں بے بصر

وہ بڑا رزّاق ہے، بے شک وہ خیرُ الرّازقین
رزق اعلیٰ اُس نے بخشا اور دیئے شیریں ثمر

رحمۃٌ للعالمیں (ﷺ) کا وہ ہے خالق جو رحیم
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ ان (ﷺ) کے نام پر"

سب ہیں فانی اِس جہاں میں، اُس کی ہستی کو بقا
جو لٹا دے جان اُس کے نام پر، وہ ہو اَمَر

وہ ہے رحمٰن و رحیم اور اُس کی رحمت ہے بڑی
دل سے گر اُس کو پکارو، کھول دے بابِ اثر

آیۂ "لَا تَقْنَطُوْا" اپنی نظر کے سامنے
ملتجی ہے بابِ کعبہ پر اُسی سے چشمِ تر

وہ ہے بندوں سے قریں، سُنتا ہے وہ سب کی پُکار
اس کے در کو چھوڑ کر، پھرتا ہے ناداں دربدر

جس کے دل میں اُس کی الفت، وہ جہاں سے بے نیاز
جس کے دل میں ڈر ہو اُس کا، ہے وہ باطل سے نڈر

آج بھی قرآن میں محفوظ ہیں الفاظِ رب
معجزہ زندہ یہ ہم کو دے گئے خیر البشر (ﷺ)

اُس کی حکمت، اُس کی قدرت کی نہیں کوئی مثال
وہ صدف کے بطن کو دیتا ہے رخشندہ گہر

حکم سے اُس کے اُجالا، ہے وہی ربِ فلق
شب کی ظلمت چیر کر وہ بھیج دیتا ہے سحر

گل کو خوشبو بخش دی اللہ نے تنویر پھولؔ
اپنی قدرت سے منوّر کر دیئے شمس و قمر

تنویر پھولؔ (نیویارک)

بحر و بر، شمس و قمر، برگ و ثمر، جنّ و بشر
اے خدا! کرتے ہیں تیری ہی اطاعت سربسر

تو ہی یا رب! ہے سمیع و حافظ و نور و بصیر
سب کی سنتا ہے تُہی اور سب پہ ہے تیری نظر

یا خدا! تحت الثّرا سے عرشِ اعظم تک سبھی
کر رہے ہیں صرف تیری ہی ثنا شام و سحر

ذات تیری لازوال اور وصف تیرے بے مثال
کوئی بھی تجھ سا نہیں ہے، تُو تو ہے چیزے دگر

ہو زمیں پر یا ہُوا میں یا ہو پانی میں کوئی
سب کو روزی تو ہی دیتا ہے، اے ربِّ بحر و بر!

نور سے تیرے ہوئے پُرنور پیارے مصطفیٰ (ﷺ)
اور اُن کے نور سے روشن ہوئے شمس و قمر

مصطفیٰ (ﷺ) سے ربّ کعبہ کی محبّت دیکھیے
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ ان کے نام پر''

کر رہا ہے پتّہ پتّہ' بُوٹا بُوٹا' پھول پھول
ذکر تیرا ہر گھڑی اے خالق ہر خشک و تر!

واسطہ دیتا ہوں تجھ کو میں ترے محبوب (ﷺ) کا
یا خدا! میری خطاؤں سے بھی فرما درگزر

اُڑ کے پہنچوں روضۂ آقا (ﷺ) پہ میں بھی ایک دن
اے خدا! مجھ کو عطا فرما تو ایسے بال و پر

جو دعا مانگی وسیلے سے ترے محبوب (ﷺ) کے
تیری رحمت سے خدایا' ہو گئی وہ با اثر

ہو گیا عرصہ اِسے دیکھے ہوئے کعبہ شریف
یا خدا! پھر سے دکھا عاجزؔ کو اپنا پاک گھر

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

کرتے ہیں آغاز ہم ہر کام جس کے نام پر
سکّہ ہر عنواں رواں ہے اس کا صبح و شام پر

اس کے اَلطاف و کرم کا سلسلہ ہے سُو بسو
بارشیں اس کی عنایت کی ہیں خاص و عام پر

اے کہ تیری ذات ہی ہے مصدرِ جُود و سخا
اک نظر اکرام کی مجھ بندۂ بے دام پر

رات دن گردش میں ہیں سیّارگانِ آسماں
ہیں لگے اَجرام سارے اپنے اپنے کام پر

تھرتھرا کر گر گئے سارے بُتانِ آذری
''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد'' گونجا لبِ اصنام پر

پا ہی لیتے ہیں وہ رب کی معرفت کی منزلیں
رہتی ہے جن کی نظر آغاز سے انجام پر

دونوں ہیں اپنی جگہ بے مثل و یکتا بالیقیں
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ' نہ ان کے نام پر''

بادۂ ''ھُو'' سے ہُوا سرمست نیّرؔ اک جہاں
آ کے ٹھہری ہے نظر پیرِ مغاں کے جام پر

ضیا نیّر (لاہور)

ہر مصیبت' ہر پریشانی میں ہے رب چارہ گر
درد کا درماں ہے ذکرِ مالکِ ہر خشک و تر

جو جُھکاتا ہے فقط ربِّ جہاں کے آگے سر
زندگی اس کی گزرتی دیکھنا با کرّ و فر

ایک حرفِ ''کُن'' سے جب یہ سب بنا سکتا ہے وہ
کائناتیں کر بھی سکتا ہے خدا زیر و زبر

ابرِ لطفِ کبریا نے مجھ کو گھیرے میں لیا
میں جو حمدِ کبریا کرتا رہا باچشمِ تر

اتنی عظمت ربِّ عالم سے ملی محبوب (ﷺ) کو
تھا شبِ معراج خالق مُنتظِر' وہ مُنتظَر

دور کرتے ہیں علائق دُنیوی اسلام سے
رب نہ دے توفیق تو ہے مرحلہ دشوار تر

پہلے جتنا بھی جہاں میں تو رہا بے اعتبار
مُلتزم کے سامنے سجدے سے ہو جا معتبر

مالکِ کون و مکاں کے نور سے روشن ہوئے
کہکشاں و کوکب و خورشیدِ رخشان و قمر

جب مری پہلی نظر اُٹھی تھی بیتُ اللہ کو
شبنمی آنکھوں میں اس سے جھلملائے تھے گہر

دل میں جب خوفِ خدا ہے، اس میں آ سکتیں نہیں
منفعت کی چاہتیں اور خواہشاتِ مال و زر

احتسابِ حشر و میزاں پر تو دو رائیں نہیں
پر نبی (ﷺ) شافع ہیں، رب ناصر ہے تو پھر کیسا ڈر

اسمِ ربّ و مصطفیٰ (ﷺ) پر حرف آ سکتا نہیں
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر''

حمدِ رب محمودؔ اور مدحِ رسولِ محتشم (ﷺ)
ہے یہی حکمت، یہی معراجِ فن، حُسنِ ہنر

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

پنجابی

جو ترے ٹُن یا کریم او پا گئے انعام تے
تیری ملنی دے سوادی پی گئے نیں جام تے

شمس چاہڑے چوں وپہراں، ٹیگراں وٹّر دویں
دھمّ دے چوں دن بناویں رات پاویں شام تے

اُڈ کے رُکھّاں توں ترے پنچھی وچارے بیٹھ دے
محل کدھرے ماڑیاں کدھرے کچیرے بام تے

فن کے کمہار دے ہتھّاں تے بہ کے ڈھولناں
آڑیاں اندر پکاویں آپ بھانڈے خام تے

زندگی نوں جد بڑھاپے وَل رُتی جے ٹورناں ئیں
او جو ناڈُو خاں بڑے ٹُن ہو گئے نیں رام تے

تیریاں لکھتاں دے اندر ہین پکّے قافیے
تیریاں شعراں دے اندر ہوندے بسرام تے

ہر غزل تیری دے اندر رنت نویں مضمون ہون
رنگ سارے لفظ خوش خط لہریے ابہام تے

ڈھٹھ دی ہر اک لوڑ نوں نت لوچ رہندی اے سوچ
ویکھ خالق کون چلدا اے ترے احکام تے

جو وی ویکھے، پڑھ لوے خالق مرے دے نام نوں
میں کڑھا کے پا لواں سونے دا گل وچ نام تے

ناں انبر ویل رُکھاں نوں ولاویں دئیں کِتے
کھنگریاں پاویں نوں ربّا مُکھ دوالے لام تے

تیریاں اکھاں توں اوہلے کون ایں مولا مرے
آ گیا اے وقت چوکھا اوکھڑا اسلام تے

توں غریباں پاٹڑواں دے سر تے رکھ دئیں دابڑے
ڈگریاں ملیاں نوں باواؔ بھوکھڑے انجام تے

سائیں بشیر باواؔ چشتی صابری (شیخوپورہ)

☆☆☆☆☆

ہدیہ ہائے نعت

کس قدر مضبوط ہے اپنی گرفتِ ایّام پر
جب سے اپنا دل دھڑکتا ہے نبی (ﷺ) کے نام پر

ہم سے کہتی ہے ہماری بے بسی ہر گام پر
ہم عمل کرتے کہاں ہیں آپ (ﷺ) کے پیغام پر

دوست آخر دوست ہیں، دشمن بھی رحمت یاب ہیں
آسماں حیرت زدہ ہے آپ (ﷺ) کے اقدام پر

دن نے رکھا تازہ ہم کو رات نے بخشا سکوں
لمحہ لمحہ آپ (ﷺ) کی رحمت ہے صبح و شام پر

میرے دل پر شعر اُترتے ہیں، مجھے معلوم ہے
لوگ کیوں حیرت زدہ ہیں نعت کے الہام پر

نُور آیا تو سیاہی کا بھی چہرہ ڈھل گیا
ہم نے دیکھا ہی نہیں تل چہرۂ گلفام پر

اس میں دونوں ہی جہاں کی بہتری کے راز ہیں
آپ (ﷺ) رکھتے تھے نظر ایک ایک پل انجام پر

دوست داری، رشتہ داری کا تقاضا ہی تو ہے
ہو مودت کی نظر ہر لمحہ ذُوالارحام پر

مشترک اللہ سے ہے یہ محمد (ﷺ) کی صفت
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ ان کے نام پر''

سوچیے رزمیؔ کوئی بھی اس سے اچھا کام ہے
نعت نے ہم کو لگایا خوبصورت کام پر

محمد بشیر رزمی (لاہور)

.....

احترام اُن (ﷺ) کا رہے ملحوظ ہر ہر گام پر
جس نے کی بدگوئی، رکھنا تم نظر انجام پر

دیکھ لو ابنِ مُغیرہ کی مذمّت در ''قلم''
بُولہب غارت ہُوا، اُترا جو وہ دُشنام پر

زاہدِ خشک اُن (ﷺ) کی الفت چھوڑ کر، حق سے قریں؟
ہم کو آتی ہے ہنسی تیرے خیالِ خام پر

در شبِ اسرا باذنِ رب ہُوا طاری جُمود
کائناتِ ہست و بود اور گردشِ ایّام پر

آخری خطبہ نبی (ﷺ) کا کاش اپنا لے جہاں
ترس آتا ہے مجھے دُنیائے خوں آشام پر

آ گیا حق اور باطل مٹ گیا، شہ (ﷺ) نے کہا
لرزہ طاری ہو گیا کعبے کے سب اصنام پر

رب نے فرمایا، مشقّت چھوڑ دے میرے حبیب (ﷺ)
آپ (ﷺ) نے ترجیح دی سجدے کو جب آرام پر

لگ رہا ہے جیسے اب بھی پڑھتا ہے ہر دم درود
طائرِ سدرہ نشیں صحنِ حرم کے بام پر

اُسوۂ خیرُ الوریٰ (ﷺ) اپناؤ، یہ قرآں کہے
مَرتے دم تک مومنو! قائم رہو اسلام پر

کلمۂ طیّب پڑھو، اِس میں نہ نقطہ ہے کوئی
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر''

تشنگی ہے دیدِ ساقی (ﷺ) کی ہمارے قلب میں
ہم نہیں مائل ہیں کوثر! صرف تیرے جام پر

گلشنِ فردوس میں اُن (ﷺ) کی قدم بوسی ملی
شادماں ہے پھول بے حد نعت کے اکرام پر

تنویر پھول (نیویارک۔ امریکا)

.....

جب نظر کرتا ہوں راہ رہبرِ اسلام پر
دیکھ لیتا ہوں جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) ہر گام پر

چاند سورج بھیک مانگیں کیوں نہ مجھ سے نور کی
جلوہ زا عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے روح کے اَجرام پر

اللہ اللہ! التفاتِ رحمتؐ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
زندگی بخشی ہے دل کو درد کے اِدغام پر

ساقیٔ کوثر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روزینہ جو ملتا ہے مجھے
پیاس ہے وارفتہ میری اُس چھلکتے جام پر

کیوں نہ ہو بے تاب ناموسِ رسالت کا شعور
مضطرب ہوتے ہیں مومن کفر کے الزام پر

چشمِ ربّ العالمین بھی والہانہ ہے فدا
رحمتؐ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے التفاتِ عام پر

گھورتی ہیں آفتیں پھر اُمّتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
حرف آ جائے نہ خُوئے گردشِ ایّام پر

مخزنِ ایمان و دیں سے وہ ہوئے ہیں سرفراز
جو نچھاور ہو گئے ہیں سرورِ اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

اللہ اللہ! یہ جمالِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جھلکیاں
چاند سورج ہیں فدا اُن کے چراغِ شام پر

تا بہ امکاں ہو گئے علم و یقیں کی روشنی
جب نظر ڈالی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ظلماتِ اوہام پر

دین و دُنیا کی حکومت ڈھونڈنے آئی مجھے
فخر ہے مجھ کو رسولؐ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے انعام پر

جب مصائب میں رسولِ خیر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو آواز دی
کامیابی ہو گئی نازل دلِ ناکام پر

شانِ توحید و رسالت ہو گئی ہے منکشف
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"

بشیر رحمانی (لاہور)

.....

دین کا سورج جو چمکا قصرِ حق کے بام پر
صبح وحدت چھا گئی ہے ظلمتِ اصنام پر

مرحبا محمودؐ و حامد میں یہ قدرِ مشترک
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ ان کے نام پر"

در کھُلا ہے آپ کا جویائے رحمت کے لیے
فیض ہر دم جاری و ساری ہے خاص و عام پر

نورِ سُبحانی نے ظلمت کا کلیجا چیر کر
دین کی قندیل روشن کی فصیلِ شام پر

پَر جلیں جبریلؑ کے جس راہ پر چلتے ہوئے
کھُل گئی وہ شاہراہِ عام نورِ تام پر

کیوں درِ اغیار پر میں دوں صدائے العطش
میری نظریں تو لگی ہیں رحمتوں کے جام پر

المدد یا مصطفیٰ یا رحمتؐ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!
ظلم کا خنجر رواں ہے عالمِ اسلام پر

ان کی نسبت سے ملی ہے مجھ کو بخشش کی نوید
کیوں نہ ہو جاؤں نچھاور میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام پر

سحرِ شب ٹوٹا، سحَر کا نور چمکا ہر طرف
مدحِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے لکھ دی قلب کے اِحرام پر

اکرم سحؔر فارانی (کامونکی)

.....

ذکرِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے لبِ ایام پر
جان و دل کر دیں فدا ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کے نام پر

جس سے گونج اُٹھی تھیں شرق و غرب کی پہنائیاں
ایک عالمؑ ہے سراپا گوش اس پیغام پر

شانِ یکتائی کے حامل ہیں خدا و مصطفیٰ (ﷺ)
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر''
کر دیا محبوب (ﷺ) اپنا اُس نے جو ہم کو عطا
شکرِ حق واجب ہُوا ہے ہم پہ اس انعام پر
اپنی خواہش سے تو وہ کرتے نہیں مُطلق کلام
بات ہر اک آپ کی مبنی رہی الہام پر
لازمی ہے اِتّباعِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ)
پیروی اُن کی ضروری ہے ہمیں ہر گام پر
دامنِ خیر البشر (ﷺ) سے گر رہیں وابستہ ہم
تو نہ ہوں گے دل گرفتہ حشر کے آلام پر
کرتا ہے نیّرؔ تقاضا ماہِ میلاد النبی (ﷺ)
ہم مسرّت کا کریں اظہار اس ہنگام پر

ضیا نیّرؔ (لاہور)

نعمتِ دُنیا ہے پائی ہم نے اُن (ﷺ) کے نام پر
بات ٹھہری ہے سرِ کوثر بھی اُن کے جام پر
کچھ منوّر اور بھی پاتا ہوں اپنے دل کو میں
لگ گیا ہوں جب سے حمد و نعت کے مَیں کام پر
دیکھتی آنکھوں نے دیکھا معجزہ یہ برملا
لکّھا ہے اسمِ محمد (ﷺ) چرخِ نیلی فام پر
کوئی نکتہ چیں کرے گا نکتہ چینی کس طرح
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر''
اُن کی الفت کا تقاضا ہے حفاظت دین کی
دیں توجّہ مل کے باہم اس صلائے عام پر

یادِ طیبہ عاشقوں کو اس قدر مرغوب ہے
ٹوٹ کر گرتی مگس ہے جیسے بیٹھے آم پر
شام ٹھنڈی چاندنی اور صبح تازہ پُر جمال
میں قصیدہ صبحِ طیبہ پر لکھوں یا شام پر
بے نوا کہلائے کیوں، ہو کر عقیلؔ اُن کا گدا
کام اُس کو مل گیا ہے کیا ہی اچھے دام پر

عقیل اختر (لاہور)

اسمِ خالق، اسمِ احمد (ﷺ) فیض ہیں اقوام پر
''کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر''
ذکر سے روشن ہوئے دل کے در و دیوار پھر
جلوۂ احمد (ﷺ) نظر آیا نظر کے بام پر
راس آیا ہے جنونِ عشق کا ہر مرحلہ
اُن کی الفت چھا گئی ہے قلب کے ایّام پر
عشقِ احمد (ﷺ) میں اگر ہو جاں نثاری کا مقام
میں دل و جاں وار دوں اپنے نبی (ﷺ) کے نام پر
کس طرح ہم چھوڑ دیں دامن رسولُ اللہ (ﷺ) کا
وقت کیسا بھی ہو، رہنا ہے ہمیں اسلام پر
رہنمائی کے لیے ہے نقشِ پائے مصطفیٰ (ﷺ)
آپ کا رستہ ہمیں لایا ہے استحکام پر
آپ سے پائی ہے ہم نے آگہی کی چاشنی
اک تصوّر ہے خدا کا اوجِ استلزام پر
جب نجات آئی نظر تو پھر عقیدت سے فلک
متّفق ہونے لگے سب آپ کے اِعلام پر

ہر محبت کی جبیں پر آپ ہی کا نام ہے
آپ کی چاہت کی خوشبو ہے بسی اکرام پر
ہر زباں پر مصطفیٰ صلِ علیٰ کا ذکر ہے
یعنی اُن کا ذکر غالب ہے سبھی اقوام پر
جس کے آنے سے مہک اُٹھا جہانِ رنگ و بو
سو درود اور سو سلام اُس ہادیٔ گلفام (ﷺ) پر
آرزو طیبہ کی لے کر چل رہا ہوں میں فلکؔ
نیکیاں ملنے لگی ہیں مجھ کو ہر اک گام پر
اشفاق فلکؔ (لاہور)

وجد میں دل کیوں نہ آئے آپ (ﷺ) کے پیغام پر
آپ (ﷺ) کی رحمت سے ہم دُنیا میں ہیں اسلام پر
پاک ٹھہری دونوں کی ہستی کسی بھی عیب سے
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
اُن کی رحمت ہر قدم ہوتی ہے میری ہم سفر
جب سحر کے وقت جاتا ہوں میں اپنے کام پر
یہ تقاضا ہے محبت کا، جنوں کا حکم ہے
ہو متاعِ زندگی قربان اُن (ﷺ) کے نام پر
میرے دل میں اُن کی یادیں ضوفشاں ہو جاتی ہیں
تیرگی کے سائے پڑنے لگتے ہیں جب شام پر
اک نظر تو دیکھیے عشقِ بلالؓ کی طرف
وہ خوشی سے ظلم سہتا تھا نبی (ﷺ) کے نام پر
اُن کی اُمّت میں ہوں، اُن کا شکریہ کیسے کروں
سجدے کرتا جا رہا ہے میرا دل ہر گام پر

عقل بے بس ہو گئی ہے پھر جنوں کے سامنے
اُن کے عاشق کٹ مَرے ہیں حرمتِ اسلام پر
مصطفیٰ (ﷺ) کے نام کا یہ معجزہ تو دیکھیے
مل گیا آدمؑ کو چھٹکارا انھی کے نام پر
اعظمیؔ جس کو پلاتے ہیں وہ اپنے ہاتھ سے
ناز کرتے ہیں فرشتے ایسے تشنہ کام پر
محمد طفیل اعظمیؔ (لاہور)

جو درودِ پاک ہی پڑھتا گیا ہر گام پر
رشک آتا ہے مجھے اس شخص کے انجام پر
رب نے ہر اک شان میں ان (ﷺ) کو ہے رکھا اپنے ساتھ
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
نعت سے پہلے کوئی پہچانتا مجھ کو نہ تھا
نعت کے صدقے میں پہنچا عزّتوں کے بام پر
جس کی ہر ساعت میں لکھّی جاتی ہو نعتِ حضور (ﷺ)
میں سلامی بھیجتا ہوں ایسے صبح و شام پر
جب پکارا سرورِ عالم (ﷺ) نے غزوہ کے لیے
سربکف آئے صحابہؓ آپ (ﷺ) کے پیغام پر
نعت گوئی ہے وظیفہ میرا صبح و شام کا
ہیں فرشتے اور خدا بھی خوش مرے اِس کام پر
پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

ہم اگر چلنے لگیں سرکار (ﷺ) کے اَحکام پر
سایۂ ابرِ سکینت پائیں ہر ہر گام پر
آخری حج میں تھیں رب کی نعمتیں اِتمام پر
راضی خالق ہو گیا سب کے لیے اسلام پر

جو کہیں سرکار (ﷺ) مرضی سے، وہ رب کا حکم ہے
ان کی ہر ہر بات کا ہے انحصار الہام پر

اختیاراتِ نبی (ﷺ) کا دَرک کیا انساں کرے
ان کے بندوں کو ہے قابو مرکبِ ایّام پر

حمدِ رب کہتے ہوئے، کہتا ہوں مدحِ مصطفیٰ (ﷺ)
اوڑھتا ہوں مَیں ردائے نعت یُوں اِحرام پر

صاد پاتا ہوں خدائے قادر و قیّوم کا
مصطفیٰ (ﷺ) کے التفات و لطف پُر اکرام پر

وجہِ تنغیضِ خواطِر جن کو ہے ذکرِ نبی (ﷺ)
ایسے بدبختوں کو رکھنا چاہیے دُشنام پر

وردِ "صَلَّی اللّٰہ" میری زندگی کے ساتھ ہے
مُفتخِر مَیں کیوں نہ ہوں اِس کارِ خوش انجام پر

قُدسیوں کے لب پہ ہوتی ہے صدائے مرحبا
مصطفیٰ (ﷺ) کے نام لیواؤں کے ہر اقدام پر

فتحِ مکّہ پر لرزتے کانپتے کُفّار سے
حرفِ "لَا تَثْرِیبَ" آقا (ﷺ) کا تھا عفوِ عام پر

تھی عقیدت پُختہ تر جب تک انھیں سرکار (ﷺ) سے
اک تفوّق تھا مسلمانوں کو سب اقوام پر

نام محبوب (ﷺ) و محبّ پاک کے دیکھو اگر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر"

خدمتِ نعتِ نبی (ﷺ) محمودؔ کو سونپی گئی
شکرِ رب ۔ جس نے لگایا ہے مجھے اِس کام پر

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

جد درودِ پاک پڑھناں پا لئے انعام تے
میں تدوں محسوس کرناں عرش دے اُچ بام تے

تاہنگھدا رہندا بدن میرا زیارت نوں حضور (ﷺ)
ادبوں بہہ جاوے تخیّل میرا اک اک گام تے

مکٹ شدّ دا رکھ لیا اُدھر ہے، مد دا سر تے تاج
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اُن کے نام تے"

یا رسولَ اللہ (ﷺ) حقیقت نوں بدل دیندے نیں لوک
بھولیاں نوں جھٹ پھسا لیندے نیں چاڑ دام تے

حال دی گزران بہتر جاپدی رب دے حبیب (ﷺ)
وقت بدتر آ رہیا اے دن بدن ایّام تے

ہے درود اندر حیاتی، سانس خالی موت اے
ٹھہرناں جسراں پوے ہر شعر دے بسرام تے

ایہہ تونگر دِین خورے ہو گیا مظلوم کیوں
غیر وی ہُن ظلم کردے نیں پے اسلام تے

چھ ہزار اندر کویں مزدور دا گزرے وسیب
یا نبیَّ اللہ (ﷺ) بڑا ای بھار ہے وریام تے

صبر دی تلقین تے میں ہو گیا حق الیقین
دل دے گنّاں نال مُن لاں آپ (ﷺ) دے پیغام تے

آپ (ﷺ) دے لیسّ جلوے ہین مسیحا رج سخی
مرض نوں بخشن شفا بھیجن خوشی آرام تے

ہاں وسیلہ مصطفائی اُمّتی دا دین ایں
دن گزر دا ہے سہانا، رات افضل شام تے

جد مدینہ میریاں اکھیّاں دے ساویں آوناں ایں
ویکھنا ٹنگا کے باوا رنگ برتن خام تے

سائیں بشیر باوا چشتی صابری (شیخوپورہ)

☆☆☆☆☆

شاعری کا مجھ کو بھی یا رب! ہُنر تفویض کر
تاکہ مَیں کرتا رہوں مدحت نگاری عمر بھر

رب نے بخشیں ذکرِ شاہِ دیں (ﷺ) کو ایسی رفعتیں
ہو رہا ہے ذکر اُن کا ہر جگہ، شام و سحر

حوصلہ افزا ہے کیا "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ" کی حدیث
ہو گئی زائر کی بخشش اُن کا روضہ دیکھ کر

اُس کو حاصل ہو گئی بیشک حیاتِ جاوداں
جس نے قرباں کر دیا سب کچھ نبی (ﷺ) کے نام پر

یہ بھی تو نعتِ رسولِ خیر (ﷺ) ہی کا فیض ہے
ہو گیا جو مجھ سا بھی ناچیز انساں معتبر

عاملِ سُنّت رہے جب تک تو تھے یہ معتبر
ہو گئے رُسوا مسلماں اُن کی سُنّت چھوڑ کر

عالمِ اسلام کے ناگُفتہ بہ حالات ہیں
ہو نگاہِ لطف آقا (ﷺ) عالمِ اسلام پر

یا الٰہُ العالمیں! تجھ سے ہے یہ میری دُعا
اُن (ﷺ) کے در پر ہو بسر باقی یہ عمرِ مختصر

نکتہ چینی کی نہیں یوں اس میں گنجائش ذکیؔ
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر"

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

پرتوِ نورُ الہُدیٰ (ﷺ) سے ضو فشاں ہیں بحر و بر
صاحبِ لولاک (ﷺ) کا صدقہ ہیں یہ شمس و قمر

تم کہو اللہ! احمد اور محمد (ﷺ)، دیکھ لو
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ، نہ اِن کے نام پر"

کوئی بھی اُن (ﷺ) کا مماثل ہے نہیں مخلوق میں
بعد خالق کے، نبی (ﷺ) کا نام سب سے معتبر

کلمۂ طیّب میں اُن (ﷺ) کا نام ساتھ اللہ کے
اُن (ﷺ) سے گر الفت نہیں، اعمال سارے بے اثر

آپ (ﷺ) وہ قرآن لائے جو کلام اللہ کا
اس سے جو غافل ہُوا، پھرتا رہے گا دربدر

کہ دیا عیسیٰؑ نے، احمد (ﷺ) مجھ سے بڑھ کر ہیں قوی
ہے یہی انجیل میں، وہ (ﷺ) صاحبِ فتح و ظفر

اُن (ﷺ) کی سیرت پر چلو، حاصل تمھیں ہو گی فلاح
تم کو عقبیٰ میں نہ کوئی غم ہو اور کوئی نہ ڈر

جو محبِّ مصطفیٰ (ﷺ) ہے، جو محبِّ مُرتضیٰ (ﷺ)
دل سے پیارے ہیں اُسے صدّیقؓ و عثمانؓ و عمرؓ

رب ہے شہ رگ سے قریں، دل میں بسے ہیں مصطفیٰ (ﷺ)
دل مِرا غارِ حرا ہے، دل مِرا طیبہ نگر

میرا سینہ ہے مدینہ، دل ہے میرا اک صدف
اور دمکتا ہے یہاں بس اُن (ﷺ) کی الفت کا گہر

گلشنِ طیبہ میں جا کر اپنا داماں بھر لے پھولؔ
خالی لوٹاتا نہیں ہے عادتِ خیر البشر (ﷺ)

تنویر پھولؔ (نیویارک)

جس جگہ سے جلوۂ سرکارِ دیں (ﷺ) آئے نظر
ہو عطا فردوس میں یا رب! مجھے بھی ایسا گھر

عالمِ رؤیا میں جب تشریف لائے مصطفیٰ (ﷺ)
"رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ" ہونٹوں پہ تھا المختصر

جب غمِ اُمّت میں سجدہ ریز ہوتے تھے حضور (ﷺ)
سجدہ گہ ہو جاتی تھی اشکوں سے اُن کے تر بتر

اُستنِ حنّانہ رویا آپ ہی کے ہجر میں
آپ کے ارشاد ہی پر چل کے آیا تھا شجر

ہیں معطر پھول سارے خوشبوئے سرکار (ﷺ) سے
اور اُن کے نور سے پُرنور ہیں شمس و قمر

ہے درخشاں آفتابِ عظمت شاہِ اُمم (ﷺ)
عقل کے اندھوں کو لیکن یہ نہیں آتا نظر

آپ (ﷺ) کا در جب گنہ گاروں کی ہے جائے اماں
چھوڑ کر پھر آپ کا در جائیں تو جائیں کدھر

ہے رضائے مصطفیٰ (ﷺ) ہی میں رضائے کبریا
ہر مسلماں یہ اصول اپنے رکھے پیشِ نظر

یا الٰہی! بندۂ عاجزؔ کی ہے تجھ سے دعا
ہو نبی (ﷺ) کے دین ہی پر زندگی اس کی بسر

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

اُڑ رہا ہے مصطفیٰ (ﷺ) کا جب پھریرا عرش پر
کیوں نہ ہو زیرِ نگیں پھر اُن کے ہر اک خشک و تر

بے سہاروں بے نواؤں اور گداؤں کے لیے
مصطفیٰ (ﷺ) کا در کھلا ہی رہتا ہے آٹھوں پہر

ربِّ ہر عالم کا اُس کو قرب حاصل ہو گیا
گامزن جو بھی ہُوا ہے سنّتِ سرکار (ﷺ) پر

عرصۂ محشر میں خلقت کبریا کے سامنے
آپ کی دے گی دُہائی "یا نبیؐ بحر و بر (ﷺ)"

رب تعالیٰ نے ہے بخشی وہ بصارت آپ کو
ایک اک عالم پہ ہر دم آپ رکھتے ہیں نظر

سب غلامانِ نبی (ﷺ) حقدار ہیں فردوس کے
لیکن اُن کے دشمنوں کے ہے مقدّر میں سقر

یہ خدا اور مصطفیٰ (ﷺ) کے نام کے اسرار ہیں
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"

ایک مدت ہو گئی ہے یا نبی (ﷺ)! آئے ہوئے
ہو عطا مجھ کو مدینے کا سفر بارِ دگر

دست بستہ التجا ہے آپ سے یا مصطفیٰ (ﷺ)
میرے پاکستان پر فرمائیں رحمت کی نظر

کیجیے سرکار (ﷺ) میرے دل کی سختی کا علاج
ہو عطا خوفِ الٰہی سے مجھے بھی چشمِ تر

آپ کا دیدار عاجزؔ کو بھی ہو جائے نصیب
یا حبیبِ ربِّ عالم (ﷺ) بہرِ صدیقؓ و عمرؓ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

احمد (ﷺ) بے میم میں ذاتِ اَحد ہے جلوہ گر
ہستیاں دونوں ہیں گویا صورتِ شمس و قمر

پیکرِ خُلقِ حسیں بن کر رسولِ پاک (ﷺ) نے
کر دیا انسان کو انسانیت سے بہرہ ور

دیکھ لو قرآن پڑھ کر' کہ رہا ہے خود خدا
آپ (ﷺ) بن کر آئے ہیں انسانیت کے راہبر

آپ (ﷺ) کا قول و عمل ہے حسبِ قرآنِ مجید
آپ (ﷺ) ہیں قرآن کی تفسیر گویا سربسر

آپ (ﷺ) محبوبِ خدا ہیں' آپ شہکارِ خدا
گَرد کو بھی آپ (ﷺ) کی پہنچا نہیں کوئی بشر

دہر کی تاریخ میں ملتی نہیں اس کی مثال
دشمنِ مغلوب سے کرتے تھے آقا (ﷺ) درگزر

آپ (ﷺ) نے دُنیا میں پھیلائی ہے حق کی روشنی
اور باطل کے اندھیروں کو کیا زیر و زبر

عمرِ گزراں کا مری حاصل ہیں لاریب و گماں
میں نے طیبہ میں گزارے دن ہیں حافظ جس قدر

حافظ محمد صادق (لاہور)

....

اُمّتِ بیضا پہ کھولے آپ (ﷺ) نے جنّت کے در
دور کر دی پیروی نے آپ (ﷺ) کی نارِ سقر

آپ (ﷺ) کے ہر کام میں ہوتا تھا دائم اعتدال
چومتی ان کے قدم ہر گام پر فتح و ظفر

اذن فرما دیجیے طیبہ میں رہنے کا حضور (ﷺ)
کہ نہیں ہوتے مِرے لاہور میں اب دن بسر

آپ (ﷺ) کی عزّت کی خاطر، مرحبا عامر شہیدؒ!
قوّتِ باطل سے تو ٹکرا گیا ہو کر نڈر

بُدّھوؤں کے دل کیے زندہ رسولِ پاک (ﷺ) نے
بن گئے اُن کے کرم سے وہ جہاں کے تاجور

تابِ موسیٰ اک جھلک کی لا نہ پائے طور پر
آپ (ﷺ) نے لیکن کیا دیدارِ حق قوسین پر

رحمتِ سرکارِ والا (ﷺ) دور ہو جائے نہ کیوں
جھک رہے ہیں ہر گھڑی ہم غیر کی دہلیز پر

اُمّتِ بیضا ہے زیرِ پنجۂ ظلمِ یہود
آپ (ﷺ) سے باچشمِ تر فریاد ہے اے چارہ گر

سرورِ دیں (ﷺ) ہیں یہاں آرام فرما، اس لیے
نرم چلتی ہے مدینے میں ہوا شام و سحر

کیوں نہ عظمت ہو خدا کی اور نبی (ﷺ) کی لاجواب
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"

حافظ محمد صادق (لاہور)

....

عزّت و توقیر والے، جاہ والے نام پر
رب نے الفت کی نظر رکھی نبی (ﷺ) کے نام پر

نام ہے اِس کا حبیبِ کبریا (ﷺ) کے نام پر
مُفتخر یوں بھی تو ہے محمودؔ اپنے نام پر

چُومتے ہیں اس کا منہ فرطِ عقیدت سے مَلک
جو انگوٹھے چُومتا ہے اُن (ﷺ) کے پیارے نام پر

آپ سے پہلے "محمد" (ﷺ) نام دُنیا میں نہ تھا
ہو گئے حیران سب کافر نرالے نام پر

نام لو سرکار (ﷺ) کا، پڑھتے ہوئے ان پر درود
یوں عقیدت کے کِھلاؤ تم شگوفے نام پر

ہو ردیف اس کی "محمد (ﷺ)" صِرف یا "احمد" فقط
شاعرانِ محترم لکھّیں قصیدے نام پر

حُرمت و ناموسِ آقا (ﷺ) پر کٹا سکتا ہے سر
جو محبّت کیش بندہ سر جھکائے نام پر

جو کلامِ خالق و مالک میں آیا چار بار
ختم فرما دی نبوّت اس نے ایسے نام پر

بس، گھماتا ہوں فقط تسبیح کے دانوں کو میں
مصطفیٰ (ﷺ) کے پیارے یا خالق کے سچے نام پر

اِس قدر تو ہوش رہتا ہے مجھے سوتے میں بھی
جاگتے ہیں اُنس کے، الفت کے جذبے نام پر

خالق و محبوب (ﷺ) کے حُسنِ تعلّق کے طفیل
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"

مُفتخر میں کیوں نہ ہوں، اِس پر تبختر کم ہو کیوں
رب نے خدمت نعت کی لکھ دی ہے میرے نام پر

مرتکب اِس میں نہ کوتاہی کا ہو محمودؔ تو
پڑھ درود آقا و مولا (ﷺ) کے سہانے نام پر

راجا رشید محمودؔ

ہم فدا اللہ پر، طیبہ کے دل آرام (ﷺ) پر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
پہلا کلمہ دیکھ لو اس میں کوئی نقطہ نہیں
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
ایک جیسا رنگ ہی آیا پسند اللہ کو
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
اُن (ﷺ) کا خالق ہے اَحد، احمد (ﷺ) ہیں سردارِ انام
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
یہ تو تین الفاظ ہیں اللہ، احمد (ﷺ) اور علیؓ
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
ہے عمرؓ کا نام بھی بے نقطہ اور احمد (ﷺ)، اَحد
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
کلمۂ طیّب کو دیکھو غور سے تنویر پھولؔ
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"

تنویر پھول (نیویارک)

خالق و محبوب (ﷺ) کو دیکھے تو کوئی دیدہ ور
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
ایک خلّاقِ دو عالم، ایک شاہِ بحر و بر (ﷺ)
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
دیکھ لو "اللہ" کو۔ پہلے "محمد (ﷺ)" دیکھ کر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"

اس طرح سے ہو گئے ہیں نام دو شیر و شکر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
حُسنِ اسماءِ نبی (ﷺ) و رب ہے یوں باہم دگر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
یہ تخصّص ربّ و پیغمبر (ﷺ) کا ہے، المختصر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
یہ مِرا حُسنِ عقیدت ہے کہ ہے حسنِ نظر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"
مجھ کو یہ محمودؔ میرے ذوق نے دی ہے خبر
"کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر"

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

سیّدِ ہجویر نعت کونسل کے زیر اہتمام

۸۷ واں (ساتویں سال کا ساتواں)

ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۵ جولائی ۲۰۰۸ (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال لاہور

صاحبِ صدارت: پروفیسر محمد عباس مرزا

مہمانِ خصوصی: محمد ابراہیم عاجز قادری (امیر تبلیغ اسلامی)

مہمانِ اعزاز: رفیع الدین ذکی قریشی

قاری/نعت خواں: محمد ارشد قادری

ناظمِ مشاعرہ: اظہر محمود

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"/ڈائرکٹر "مدنی گرافکس")

مصرعِ طرح:

"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو"

شاعر:

انور صابری دیوبندی

۲۰۰۸ کا ساتواں مشاعرہ

"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو"

انور صابری صفحہ ۶۸

حمدِ خلاقِ کائنات

"خدا" مدعا" ماجرا" قوافی ۔ "نہ کہو" ردیف

غیر مردف نعتیں

گرہ بند نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہا ہے کس نے کہ سر تا بہ پا نظر بن کر
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مرکزِ انوارِ انبیاء نہ کہو

کہا ہے کس نے کہ الطافِ حق کے قاسم کو
کمالِ رحمتِ باری کی انتہا نہ کہو

کہا ہے کس نے کہ مدہوشیٔ محبت میں
دلِ شکستۂ عاشق کا آسرا نہ کہو

کہا ہے کس نے کہ مایوسیوں کے عالم میں
جہانِ عشق کا مقصود و مُدّعا نہ کہو

کہا ہے کس نے کہ سرگرمِ گفتگو ہو کر
ادب کے ساتھ، حدِ فہم سے سوا نہ کہو

کہا ہے کس نے کہ مُشکل کشائیوں کے لیے
انھیں وسیلۂ تکمیلِ التجا نہ کہو

یہی ہے فلسفۂ "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ"
خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو

انورؔ صابری دیوبندی

حمدِ خلّاقِ کائنات

سوا خدا کے، کسی کے لیے بقا نہ کہو
کسی کو اُس کی عطاؤں سے ماورا نہ کہو

کوئی شریک نہیں اُس کا، وہ تو یکتا ہے
سوا خدا کے کسی کو بھی تم خُدا نہ کہو

قریب رہتا ہے شہ رگ سے وہ ہماری جب
خدائے پاک کو خود سے کبھی جُدا نہ کہو

فقط ہے ذاتِ خُدا حیّ و باقی و قیّوم
کسی طرح سے بھی اُس کے لیے فنا نہ کہو

اگرچہ اُس کے ارادے کے ہیں سبھی تابع
مگر گُنہ میں ہے اللہ کی رضا، نہ کہو

کمالِ بندہ کی کوئی نہ حد ہے ضرور
کمالِ خالقِ عالم کی انتہا نہ کہو

وہی ہے دیتا سبھی کو، تمھیں بھی دے گا وہی
سوا خدا کے، کسی سے بھی مُدّعا نہ کہو

تمھیں وہ رب، نہیں لوٹائے گا کبھی خالی
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جس نے کہا، سائلوں سے "لا" نہ کہو

تمام صورتیں رب نے بنائی ہیں عاجزؔ
کسی طرح سے کسی کو کبھی بُرا نہ کہو

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

خدا ہے ایک، کسی اور کو خدا نہ کہو
کسی کو اُس کے سوا ربِّ دوسرا نہ کہو

ہر ایک عیب سے ذاتِ خدا مُبرّا ہے
کسی بھی فعل کو اُس کے، کبھی جفا نہ کہو

خدا کے ہونے پہ ہر ایک چیز شاہد ہے
اے دہریو! یہ حقیقت ہے، فلسفہ نہ کہو
عقیدہ جن کا ہے امکانِ کذبِ باری کا
جو ایسے بندے ہیں، تم اُن کو پارسا نہ کہو
ادب سے بات کرو تم خدا کے بارے میں
تم اُس کی اچھی تدابیر کو دغا نہ کہو
وہی ہے خالق خیر اور وہی ہے خالق شر
مجوسیوں کی طرح تم بھی دو خدا نہ کہو
پسند رب کو بہت عاجزی ہے اے عاجزؔ
لہٰذا خود کو کسی سے بھی تم بڑا نہ کہو

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

خدا کے تابع فرمان جان و دل سے رہو
وہی ہے خالق و مالک، اُسی کا نام جپو
خدا یہ کہتا ہے، ماں باپ پر کرو احساں
اُنھیں نہ جھڑکو کبھی اور نہ اُف تلک ہی کہو
تمھارے سارے مسائل کا حل ہے قرآں میں
تمھارا فرض ہے، اس کو سدا بغور پڑھو
ستم زمانے میں ڈھایا ہے اہلِ باطل نے
دفاعِ حق کے لیے ان سے تم جہاد کرو
خدا نے تم کو نوازا ہر ایک نعمت سے
خدا کے بندو! کبھی حکم سے نہ اس کے پھرو
خدا کے قرب کی تم کو اگر تمنا ہے
خلوصِ دل سے شہِ دوسرا (ﷺ) سے پیار کرو

رکھو اُمید نہ بھولے سے ماسویٰ سے کوئی
مُراد دل کی خدا کے حضور پیش کرو
کرو خدا کی عبادت خلوص سے حافظؔ
مگر نہ بھولے سے شیطاں کے پیروکار بنو

حافظؔ محمد صادق (لاہور)

خدا کی ذات سے مانگو، اُسی پہ تکیہ کرو
ڈرو گرفت سے اُس کی، اُسی کے آگے جھکو
دلوں میں گونجتا رہتا ہے اسمِ ذات اس کا
تم اس کے ذکر کا، ہر انجمن میں چرچا کرو
یہ جان اس کی عطا ہے، جو لے بھی وہ تو کیا
نہ کر سکو گے ادا اس کا حق کبھی لوگو
وہی ہے ہر جگہ موجود، حاضر و ناظر
اسی کو پاؤ گے ہر دم، جہاں کہیں جاؤ
بزرگ تر ہے حبیب (ﷺ) اس کا سب جہاں سے، اُسے
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"
ہر عارضے کا معالج وہی تو ہے نیّرؔ
ہے چارہ ساز حقیقی، وہی تو "چارہ گرو!"

ضیا نیّرؔ (لاہور)

اگر تمھیں ہے نصیحت کی کچھ طلب یارو
خدا کی ذات کو موجود ہر جگہ سمجھو
اُسی کے نام کی تسبیح لمحہ لمحہ کرو
جو ناسمجھ ہیں، انھیں بھی یہ بات سمجھاؤ
اُسی کی شانِ کریمی پہ مَیں بھی شیدا ہوں
وہ جس کی شان ہے بکھری، جدھر جدھر دیکھو

اسی کے نخل و حجر ہیں، اُسی کے جنّ و بشر
اُسی کے ذکر کا شُہرہ ہے، جس طرف دیکھو

کہاں مقام ہے اُس کا، کہاں بسیرا ہے
تم اپنے دل میں کسی روز جھانک کر دیکھو

خدا کے سامنے جھکتے رہو محبّت سے
یہی ہے طرزِ عقیدت، اسی کو اپناؤ

خدا نے جن کو عطا کی ہے روشنی اپنی
انھی کی بزمِ محبّت میں تم سدا بیٹھو

ہُوں آج دُنیا و عقبیٰ سے بے نیاز فلکؔ
مَیں اُس کے در پہ جھکا، ہوں، جھکا ہی رہنے دو

اشفاق فلکؔ (لاہور)

خدا کا ذکر کرو اور اُسی کو یاد کرو
اُسی کی حمد کے مضمون صبح و شام کہو

شہانہ سطوتِ کُہسار اُس پہ شاہد ہے
مقابل عظمتِ باری کے آسمان فرو

گُلِ مُراد سے دامن تمھارا بھر دے گا
تم اُس کے در کے سوالی تو ایک بار بنو

طیور الاپتے ہیں گیت اُس کی مدحت کا
سویرے اُٹھ کے ذرا اُن کے چہچہوں کو سنو

مکینِ قلبِ حزیں ہو گا، قول ہے اُس کا
تو ضربِ حق سے ذرا اپنے دل کو وسعت دو

تقاضا حمد یہ کرتی ہے نعت گو سے عقیلؔ
”خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو“

عقیلؔ اختر (لاہور)

حمدیہ غزل

ہمارے ساتھ چلو، ہاں، ہمارے ساتھ چلو
خدا کی راہ پہ چلتے رہو جواں مَردو!

وہ راستہ کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے نشان جس پر ہیں
تمام عمر اسی راستے کو اپناؤ

زباں پہ لاکھ سہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
عمل میں پرتوِ وحدت دکھائی دیتا ہو

قوائے غیر، کہاں تک بتا، مرے مولا
تباہ کرتی رہیں گی ہماری نسلوں کو

تمھارا کام تمھیں یاد ہم دلاتے ہیں
خدا کے حکم سے رحمت کے بادلو! برسو

ہمیں بھی چاہیے، بچتے رہیں گناہوں سے
خدا کا لطف سہی بخشنا گناہوں کو

جدھر بھی ہم نے اُٹھائے قدم زمانے میں
اُدھر ہی سامنے پایا اُسی کے چہرے کو

تمھیں خبر ہے، وہی رزق دینے والا ہے
تو پھر حیات کے دروازے سب پہ کھُلنے دو

ہمارے دور کے انساں کو کیا ہوا رزمیؔ
خدا کو مان کے شیطان کا ہُوا پیرو

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

کسی سے رب کے سوا دل کا ماجرا نہ کہو
کوئی جو ایسا کرے، اس کو تم بجا نہ کہو

رشیدؔ اور تو کچھ رب سے تم ذرا نہ کہو
سوائے دفنِ مدینہ کے، مُدّعا نہ کہو

یہی ہے دیں، کہ ہو ہر حکمِ کبریا پہ عمل
وفا جو رب سے نہ ہو، اُس کو تم وفا نہ کہو

جو راہِ طاعتِ سرکار (ﷺ) کا نہ راہی ہو
حریمِ ذاتِ خدا تک اُسے رسا نہ کہو

یہ کون کہتا ہے، نعتِ حضورِ والا (ﷺ) کو
خدائے قادر و قیوم کی ثنا نہ کہو

خدا کے دین کی خاطر نثار جاں کرنا
یہی تو اصل بقا ہے، اسے فنا نہ کہو

روا نہیں ہے، جسے ناروا کہے مالک
جسے روا کہے رب، اُس کو ناروا نہ کہو

خدا کی ساری ہے مخلوق پیار کے قابل
جو ہو سکے تو کسی کو بھی تم بُرا نہ کہو

عمل میں ہو نہ اگر طاعتِ خدا کا اثر
خدا رسی نہ کہو اس کو، اتّقا نہ کہو

خدا رحیم بھی، شافی بھی ہے، کریم بھی ہے
کسی مرض کو کسی وقت لادوا نہ کہو

نبی (ﷺ) خدا کے ہیں محبوبِ محترم، ان کو
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

کہے پہ خالقِ عالم کے جو نہ چلتا ہو
اُسے تو بھول کے محمودؔ رہنما نہ کہو

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

نعوت النبی (ﷺ)

تمھیں بتاؤں، کہو کیا نبی (ﷺ) کو، کیا نہ کہو
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

حریمِ قُدس بھی جس کو سلام کرتا ہے
اُسے رسولِ دو عالم (ﷺ) کا آستانہ کہو

کفِ رسول (ﷺ) سے مس کرنے والی مٹّی کو
بڑا عجب ہے، اگر روح کیمیا نہ کہو

وہ جانتے ہیں غلاموں کی حاجتیں ساری
حضورِ سیّدِ لولاک (ﷺ) مُدّعا نہ کہو

یہ وہ گدائی ہے جس پر ہے رشک شاہی کو
گدائے سرورِ کونین (ﷺ) کو گدا نہ کہو

یہ ہم تو عام بشر ہیں، ہماری کیا اوقات
کسی نبی کو بھی تم مثلِ مصطفیٰ (ﷺ) نہ کہو

بیانِ ہجرِ نبی (ﷺ) آنسوؤں میں جچتا ہے
زبانِ قال سے فرقت کا ماجرا نہ کہو

گر اُمّتی ہو نبی (ﷺ) کے، تو مَن کو صاف کرو
کرو بُرے سے بھلائی، اُسے بُرا نہ کہو

ثنا گرو! نہ کرو شاعری کا دعویٰ تم
کہ حمد و نعت کو بخشش کا اک بہانہ کہو

قلوبِ ارض و سماوات کو میاں فیضانؔ
نگاہِ رحمتِ سرکار (ﷺ) کا نشانہ کہو

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

نبی (ﷺ) نے اپنے لیے جو نہیں کہا، نہ کہو
انھیں خدا کا پیمبر کہو، خدا نہ کہو

ہر ایک فکر کی اپنی حیات ہوتی ہے
حدیثِ پاکِ محمد (ﷺ) کو جاودانہ کہو

زمیں پہ سدرہ کے مانند سبز گنبد ہے
تو اس کو روح کے پنچھی کا آشیانہ کہو

ہمارا علم ہمیں راستہ دکھاتا ہے
جسے نبی (ﷺ) نے کہا ناروا، روا نہ کہو

انھی کی یاد میں ہر وقت مست رہتے ہیں
ہماری مست خرامی کو عاشقانہ کہو

رمزی نظر میں ابھی تک وہاں کے منظر ہیں
انھیں مدینہ کے انوار کے سوا نہ کہو

جہاں بھی نورِ ہدایت کی شمع جلتی ہے
اس آستانہ کو رحمت کا آستانہ کہو

ہمیں یہ محسنِ انسانیت (ﷺ) نے درس دیا
شہیدِ راہ خدا کو مرا ہوا نہ کہو

انھی کی دید میں رمزی ہوں مستِ نظّارہ
مجھے درودِ ادب سے بڑھا ہوا نہ کہو

محمد بشیر رمزی

عجب یہ بات ہے گر اُن (ﷺ) سے مُدّعا نہ کہو
دیارِ شاہ (ﷺ) میں بھی دل کا ماجرا نہ کہو

وہی تو مالکِ کوثر ہیں، کچھ نہ شک اِس میں
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو''

دُعا کا حق بھی تمھارے لیے رکھا محفوظ
تمھارا کون ہے گر اُن (ﷺ) کو آسرا نہ کہو

وفا نہ اُن سے کرے جو، ہیں رحمتِ عالم (ﷺ)
تم ایسے شخص کو زنہار باوفا نہ کہو

سُخن میں پرتوِ خُلقِ محمدی (ﷺ) رکھنا
کبھی کسی سے کوئی بات ناروا نہ کہو

سروش! دیکھو نبی (ﷺ) کی ہیں آنکھ میں آنسو
تم اُن کے سامنے رودادِ کربلا نہ کہو

نبی (ﷺ) پہ جان چھڑکتے تھے، اس لیے ہے غلط
گر اُن (ﷺ) کے یاروں کو اصحابؓ باوفا نہ کہو

کہا یہ پھولؔ نے، افسوس! شاعرو! تم پر
سفر میں شعر کے گر نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) نہ کہو

تنویر پھولؔ (نیویارک)

نقوشِ پائے نبی (ﷺ) کو نقوشِ پا نہ کہو
اُنھیں فیوضِ مسلسل کا اک خزانہ کہو

حدیث ہو کہ ہو قرآں، شفا سراپا ہیں
جو اِن سے ہٹ کے ہو نسخہ، اُسے روا نہ کہو

درِ رسول (ﷺ) ہی مرکز ہے آرزوؤں کا
کسی بھی دوسری چوکھٹ پہ التجا نہ کہو

ہر ایک نعمتِ باری کے آپ (ﷺ) قاسم ہیں
کوئی قسیمِ نعم اُن سا دُوسرا نہ کہو

اِسی عقیدے میں ایمان کی حلاوت ہے
خدا کہو نہ نبی (ﷺ) کو مگر جدا نہ کہو

فقط وہی ہیں دو عالم کی غایتِ تخلیق
کسی کو اُن کے سوا وجہِ دوسرا نہ کہو

ہمیں حضور (ﷺ) کی سیرت یہ درس دیتی ہے
کسی بُرے کو جواباً کبھی بُرا نہ کہو

جہاں سے سارے جہانوں کو بھیک ملتی ہے
اُس آستانے کو کیوں مرکزِ عطا نہ کہو

نبی (ﷺ) کا فقر نہ یاد آئے دیکھ کر جس کو
تم ایسی اونچی عمارت کو خوش نما نہ کہو

نبی (ﷺ) کی نعت سے جس کو خوشی نہیں ہوتی
اُس اُمّتی کو پیمبر (ﷺ) کا باوفا نہ کہو

غلامیٔ شہِ عالم (ﷺ) ہے رشکِ بادشہی
نہیں جو اُن کا گدا، اُس کو بادشاہ نہ کہو

جو سر کٹاتا نہیں حُرمتِ پیمبر (ﷺ) پر
وہ مُردہ دل ہے، اسے حاملِ بقا نہ کہو

قدومِ شافیٔ کونین (ﷺ) میں چلے جاؤ
کسی بھی درد کو تم دردِ لادوا نہ کہو

خدا نے اُن کو بنایا ہے رحمتِ دارین
سو کس لیے انھیں دو جگ کا آسرا نہ کہو

مدینے جا کے طلب کے بغیر ملتا ہے
وہاں بجا ہے، اگر دل کا مُدّعا نہ کہو

یہی عقیدہ ہے نازش سلامتی والا
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

درود جس میں نہیں ہے، اسے دعا نہ کہو
بغیر حُبِّ نبی (ﷺ) دل کا مُدّعا نہ کہو

خدا کے بعد وہ ہیں سب سے اعلیٰ و افضل
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

درِ نبی (ﷺ) کے توسُّل سے ہے وہ بادِ صبا
جو ان کے در سے نہ آئے، اسے صبا نہ کہو

وہی ہے عاشقِ صادق جو اُن پہ جاں وارے
گریزاں اس سے جو ہو، اس کو باوفا نہ کہو

تقاضا نعت کا عشقِ رسولِ اکرم (ﷺ) ہے
نہیں جو عشقِ نبی (ﷺ) دل میں تو ثنا نہ کہو

ملے جو حاضریٔ طیبہ کی، شکر رب کا کرو
تو اس کے شکر میں پھر نعت کا ترانہ کہو

نبی (ﷺ) کے در پہ ہمیں صوفیہ نے پہنچایا
اِسی خوشی میں پھر اشعار صوفیانہ کہو

ادبِ نبی (ﷺ) کا جو کرتا نہیں، منافق ہے
ہر ایسے شخص کا انداز باغیانہ کہو

حضور (ﷺ) دیں گے تو خیرات ہم بھی پائیں گے
جو اُن کے در سے نہ آئے، اسے عطا نہ کہو

جو ذکر ذکرِ نبی (ﷺ) سے ہے ماورا اے ریاض
حقیقت اس کو نہ مانو، اسے فسانہ کہو

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

نبی (ﷺ) کو خالقِ دوراں سے ماورا نہ کہو
ازل کے نور سے سرکار (ﷺ) کو جُدا نہ کہو

نوائے نغمۂ ہادی کو بے نوا نہ کہو
صدائے سازِ پیمبر (ﷺ) کو بے صدا نہ کہو

مجاز اور ہے عشقِ رسولِ خیر (ﷺ) ہے اور
غزل کو والیٔ کونین کی ثنا نہ کہو

حرم ہے جلوہ گہِ نورِ ذاتِ سُبحانی
صنم کدے کو کبھی خانۂ خدا نہ کہو

ہر اک جمال نہیں پرتوِ حبیبِ الٰہ
ہر اک جمال کو انوارِ مصطفیٰ (ﷺ) نہ کہو

یہ مہر و ماہ کے جلوے ہیں ابتدائے جمال
انھیں جمالِ محمد (ﷺ) کی انتہا نہ کہو

ترقیات کی منزل ہے گنبدِ خضریٰ
تنزلی کے فسانوں کو ارتقا نہ کہو

وہ بادشاہ زمین و زماں ہے دُنیا میں
گدائے سرورِ دیں (ﷺ) کو کبھی گدا نہ کہو

ملے نہ روح کو جس سے متاعِ ربّانی
اُسے حضور (ﷺ) کے فیضان کی صدا نہ کہو

بشیرؔ وہ ہے رسالت کے نور کی دشمن
ریا کی شمع کو بھولے سے بے ریا نہ کہو

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

نبی (ﷺ) خدا ہیں، نہ ابنِ خدا، نہ مثلِ خدا
مگر خدا سے انھیں تم کبھی جدا نہ کہو

خدا نے اُن کو بنایا ہے قاسمِ نعمت
تم اُن کے جیسا کسی کو بھی خوش عطا نہ کہو

حبیبِ رب (ﷺ) کی زیارت کا دن ہے یومِ نشور
خوشی کا دن ہے، اسے روزِ ابتلا نہ کہو

بیانِ شانِ نبی (ﷺ) کا اصول ہے کہ انھیں
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

رسولِ ہر دو جہاں (ﷺ) نے ہمیں یہ درس دیا
بلا سبب کسی بندے کو بھی بُرا نہ کہو

تمھیں حبیبِ خدا (ﷺ) سے اگر محبت ہے
سوا تم اُن کے، کسی کو بھی دلربا نہ کہو

خدا کے دین کے دشمن سے جس کی یاری ہے
اسے غلامِ شہنشاہِ دوسرا (ﷺ) نہ کہو

ہزار بار گنہ گار تم کہو لیکن
رسولِ خیر (ﷺ) کا عاجز کو بے وفا نہ کہو

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

نبی (ﷺ) کو شانِ دو عالم، شہِ زمانہ کہو
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

مرا حضور (ﷺ) سے رشتہ شہ و گدا کا ہے
مجھے حضور (ﷺ) سے نسبت ہے عاجزانہ کہو

بُرا کہے نہ کہیں غیرِ ربِّ اکبر کو
نبی (ﷺ) کا حکم ہے اصنام کو بُرا نہ کہو

خدا ہے مالک و خالق، حضور (ﷺ) ہیں مختار
کبھی رسول (ﷺ) کو خالق کا دُوسرا نہ کہو

مجھے یہ فخر کہ ہوں ریزہ خوارِ خوانِ نبی (ﷺ)
درِ حضور (ﷺ) پہ مجھ کو گرا پڑا نہ کہو

حضور (ﷺ) باپ ہیں، بیٹے ہیں اور شوہر ہیں
مرے حضور (ﷺ) کو دُنیا سے ماوریٰ نہ کہو

بشر ہیں آپ (ﷺ) مگر عرشیوں سے افضل ہیں
کسی کو دونوں جہانوں میں آپ (ﷺ) سا نہ کہو

میں ایک ذرّہ ہوں قیصرؔ، حضور (ﷺ) ہیں خورشید
مرا یہ ان سے تعلق ہے معجزانہ کہو

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

جہاں بھی ہادیِ دوراں (ﷺ) کا احترام نہیں
شعور ہے تو اسے محفلِ ہُدیٰ نہ کہو

تجلیاتِ دو عالم (ﷺ) سے جو ہے بیگانہ
اُسے جمالِ پیمبر (ﷺ) سے آشنا نہ کہو

بھٹک گئی ہو جہاں دینِ آگہی سے نظر
وہ قصرِ کفر ہے، دہلیزِ مصطفیٰ (ﷺ) نہ کہو

جو سالکوں کے دلوں میں نہ روشنی بھر دے
اُسے رسول (ﷺ) کی دہلیز کا دیا نہ کہو

خدا ہے وہ، جو مٹاتا ہے جابروں کا غرور
کسی کے جبر سے ڈر کے اُسے خدا نہ کہو

اگر نصیب ہے عرفان و آگہی منشاؔ
ریا کی شام کو تم صبحِ بے ریا نہ کہو

محمد منشاؔ قصوری (کوٹ رادھا کشن)

یہ اور بات ہے خالق الگ ہے، خلق الگ
نبی (ﷺ) کے نور کو اللہ سے جدا نہ کہو

یہی تقاضا ہے فرمانِ ہادیٔ دیں (ﷺ) کا
کہ رہزنوں کو رہِ حق کا رہنما نہ کہو

کمالِ جلوہِ توحید کا تقاضا ہے
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

حرا سے دور بھی ہے سجدۂ نبی (ﷺ) کا مقام
اس ابتدائے ریاضت کو انتہا نہ کہو

سحر کا نور تو لاریب ہے جمالِ نبی (ﷺ)
شبِ سیاہ کو گیسوئے مصطفیٰ (ﷺ) نہ کہو

نبی (ﷺ) کے چاہنے والے مرا نہیں کرتے
بقا ہے اُن کا مقدر، انھیں فنا نہ کہو

فرزند علی شوق چیمہ ایڈووکیٹ (گوجرانوالا)

مہ منیر ہیں، کیوں ظلِّ کبریا نہ کہو
خدا نہیں ہیں، خدا سے مگر جدا نہ کہو

مقامِ ذاتِ محمد (ﷺ) کا ہو تعیّن بھی
نہ ہو شعور تو پھر نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) نہ کہو

کہو تو نعتِ پیمبر (ﷺ) کہو، سخن دانو
سخن عبث ہے، جو توصیفِ مجتبیٰ نہ کہو

فضول ذوق ادب، رائیگاں ہے فکرِ سخن
اگر ثنائے شہنشاہِ انبیاء (ﷺ) نہ کہو

مقامِ سرورِ دیں (ﷺ) ہے خیال سے بالا
کسی صفت کو محمد (ﷺ) سے ماورا نہ کہو

محمد اقبال کیفی (لاہور)

اُنھیں خدا سے کسی طور ماورا نہ کہو
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

انھی کی یاد میں گزرے ہماری عمر تمام
کبھی بھی یادِ محمد (ﷺ) کو ناروا نہ کہو

بسی ہو احمدِ مرسل (ﷺ) کی یاد جس دل میں
رہِ وفا میں کبھی اُس کو بے وفا نہ کہو

مری صدا میں ہے چاہت رسولِ رحمت (ﷺ) کی
مری صدا کو بھٹکتی ہوئی صدا نہ کہو

نبی (ﷺ) کی چاہ سے مدحت کشید کرتے ہیں
ہماری فکر کو تم فکرِ عارفانہ کہو

لبوں پہ نعت ہے تو دل ہے سُوئے شہرِ نبی (ﷺ)
ہماری فکر و فصاحت کو مومنانہ کہو

رسولِ پاک (ﷺ) کی چاہت ہے میرے سینے میں
مجھے عظیم کہو، چاہے پارسا نہ کہو

انھی کی یاد میں ڈوبا ہوا سا رہتا ہے
ہمارے دل کو محبّت کا اک ٹھکانا کہو

فلکؔ وہ چاہنے والوں کے دل میں رہتے ہیں
خدا کے فضل و کرم کا انھیں بہانہ کہو

اشفاق فلکؔ (لاہور)

زبانِ شعر میں تم نعت کے سِوا نہ کہو
کسی بھی غیرِ نبی (ﷺ) کی کبھی ثنا نہ کہو

صحابہؓ کو تو مگر غیر آپ (ﷺ) کا نہ کہو
اُنھیں تو سرورِ کونین (ﷺ) سے جُدا نہ کہو

درود جو نہ پڑھے، نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) نہ لکھے
تم ایسے شخص کو یارو، پڑھا لکھا نہ کہو

نظر جو آئے مُتغایَر کلام خالق سے
رسولِ پاک (ﷺ) کا اُس کو کہا ہُوا نہ کہو

بُرا وہی ہے جو آقا (ﷺ) کا نام لیوا نہیں
جو نام لیوا ہے اُن کا، اُسے برا نہ کہو

ہو عزرئیل معانق کہیں جو طیبہ میں
پیام اس کو بقا کا کہو، قضا نہ کہو

غلامِ آقا (ﷺ) کا رتبہ تو سب سے اعلیٰ ہے
کسی بھی شخص کو حضرت بلالؓ سا نہ کہو

جو نقشِ پائے اُویس یمانؓ پر نہ چلے
عمل کو اُس کے، کبھی شیوۂ وفا نہ کہو

قریب قوسین جو معراج میں ہُوئیں دونوں
کہا ہے کس نے، انھیں آپ دائرہ نہ کہو

نہ جب دیارِ نبی (ﷺ) تک گزارشیں پہنچیں
فرازِ عرشِ خدا تک انھیں رسا نہ کہو

نبی (ﷺ) ہیں ربِ جہاں کے حبیبِ پاک، انھیں
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

دلِ رشیدؔ میں حُبِّ رسول (ﷺ) کی ہے خوشی
کسی بھی حال میں تم اس کو غم زدہ نہ کہو

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

حبیبِ خالقِ دارین (ﷺ) کو جہاں والو
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

درِ حضور (ﷺ) پہ جا کر زبان مت کھولو
ہو دل کی بات بھی کہنا تو آنسوؤں سے کہو

اگر ہو دل میں تمنّا کہ حشر بہتر ہو
نبی (ﷺ) و آلِ نبیؐ پر سدا درود پڑھو

پتے کی بات بتاتا ہوں دوستو! سن لو
جو زندہ تم کو ہو رہنا تو طیبہ میں ہی مَرو

نبی (ﷺ) کے سیرت و کردار سے یہ ثابت ہے
ہو کوئی لاکھ بُرا، اُس کو بھی برا نہ کہو

ہر اختیار نبی (ﷺ) کو ہے گرچہ رب نے دیا
انھیں جو چاہو کہو تم، مگر خدا نہ کہو

جو چاہتے ہو خدا تم پہ مہرباں ہی رہے
سدا نبی (ﷺ) پہ درود و سلام دل سے پڑھو

خدا گواہ، کسی کام کا وہ شخص نہیں
کہ جس کے دل میں مُحبّت حبیبِ رب (ﷺ) کی نہ ہو

تقاضا تم سے تمھارے ہے دینِ کامل کا
خلاف سرورِ دیں (ﷺ) کے نہ کوئی بات سنو

تمھارے دل میں اگر آرزوئے جنّت ہے
ہمیشہ اُسوۂ محبوبِ کبریا (ﷺ) پہ چلو

قبول اس کو بھی فرمائے گا خدائے مجیب
خلوصِ دل سے مدینے کی گر دُعا مانگو

زبانِ اشک سے کہتی ہیں آج بھی آنکھیں
اثر بچھڑنے کا طیبہ سے ان میں ہے، دیکھو

دل و دماغ ہرے رہ گئے ہیں طیبہ میں
میں کیسے آیا ہوں واپس وہاں سے، مت پوچھو

رسولِ خیر (ﷺ) کا فرمان ہے ذکیؔ یہ بھی
رہِ وفا میں ہر اک جور و ظلم ہنس کے سہو

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

.....

رسولِ پاک (ﷺ) کے اُسوہ پہ جان و دل سے چلو
خدا کے فضل و کرم سے جہاں میں پھولو پھلو

بقولِ سرورِ دیں (ﷺ) بہتریں جہاد ہے یہ
ہمیشہ سامنے جابر کے سچّی بات کہو

نبی (ﷺ) کا حکم ہے، جو خود پسند کرتے ہو
تم اپنے بھائی کی خاطر وہی پسند کرو

دلی سکون اور آنکھوں کی روشنی کے لیے
خدا کی حمد کہو اور نبی (ﷺ) کی نعت لکھو

نبی (ﷺ) کا حکم ہے، جب بھی کہیں کسی سے ملو
بڑے تپاک سے آپس میں تم سلام کہو

نبی (ﷺ) نے خُلقِ حسیں کا سبق دیا ہم کو
جہاں میں خُلقِ حسیں کا سبق یہ عام کرو

نبی (ﷺ) کی سیرتِ روشن پہ کر کے تم بھی عمل
خوشی سے دشمنِ مغلوب کو معاف کرو

نبی (ﷺ) کے دین سے رغبت ہو تاکہ دُنیا کو
ہر ایک اپنے پرائے سے خوب پیار کرو

ضروری عزّتِ سرکار (ﷺ) ہے مگر ان کو
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو''

درودِ پاک دل و جان سے پڑھو حافظؔ
رسولِ پاک (ﷺ) کا جس دم کسی سے ذکر سنو

حافظؔ محمد صادق

.....

وہی ہیں جانِ تمنّا، انھی کا ذکر کرو
تمام عمر بس ان (ﷺ) کے ہی در کے ہو کے رہو

تقاضا عشقِ پیمبر (ﷺ) کا کیا ہے اس کے سوا
جیو تو اُن (ﷺ) کے لیے، اُن کی آن پر ہی مرو

ثنا نبی (ﷺ) کی ہو تو بس اتنی احتیاط رہے
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو''

یہ اِتّباعِ نبی (ﷺ) کا تقاضا ہے لوگو!
اِدھر اُدھر نہ کبھی اُن کی رہ گزر سے ہٹو

خدا نے آپ ہی کھائی نبی (ﷺ) کی جاں کی قسم
یہ حق ہے، گر انھیں تم جانِ کائنات کہو

تمام عمر نہ اُترے گا اُس کا نشّہ کبھی
شرابِ عشقِ پیمبر (ﷺ) جو ایک گھونٹ چکھو

ادب حبیبِ خدا (ﷺ) کا رہنمائے ایماں ہے
تمھیں ملے گی نہ منزل کبھی بھی بے ادبو!

ضیاءؔ نیّر

.....

جو ان کی ذات پہ پیہم درود پڑھتے رہو
مٹے یہ تیرہ شبی اور صبح تازہ ہو

فراقِ شہرِ نبی (ﷺ) میں یہ جلتا رہتا ہے
دلِ مُراد طلب کو ہوائے طیبہ دو

غلامِ غوثِ جلیؒ ہُوں، نبی (ﷺ) کا دیوانہ
ذرا خیال سے آنا مرے قریب غمو!

مقامِ ساقیٔ کوثر (ﷺ) پہ قول ہے فیصل
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

یہ عشقِ احمدِ مُرسَل (ﷺ) میں پابجولاں ہے
عقیلؔ خستہ جگر کو مدینے لے ہی چلو!

عقیلؔ اختر

.....

ندائے ہاتفِ مناد گوشِ دل سے سُنو
پیار اپنے نبی (ﷺ) سے کرو۔ خدا سے ڈرو

جو تجھ کو تزکیۂ نفس کی تمنّا ہو
تو اسمِ ذاتِ نبی ﷺ سبحۂ نفس میں پرو

حصارِ رنج و مصائب میں ہو بھی۔ تو مت رو
نبی ﷺ بھریں گے ترے رنج و غم کا ہر گھاؤ

نگاہِ خالق و مالک میں آنا گر چاہو
حضوریٔ درِ آقا ﷺ کی چاہتوں میں رہو

جو دیں کی لِم کو سمجھنا ہے تو پیمبر ﷺ کو
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

سحابِ رحمتِ سرکار ﷺ کی توقُّع میں
کنارِ چشمِ عقیدت کو آنسوؤں سے بھگو

خدا سے زندگی، اُس سے ملے گا رزق تمھیں
اگر تحفّظِ نامُوسِ مصطفیٰ (ﷺ) میں مرو

تم اپنے خوابِ حضوری کے خود مُعبِّر ہو
نبی (ﷺ) کے شہر کو محمودؔ چل پڑو۔ اُٹھو!

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

ثنا جو اُن (ﷺ) کی کرے، اُس کو پُرخطا نہ کہو
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

وہی ہیں قاسمِ نعمت، وہ سرورِ کونین (ﷺ)
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

عروجِ آدمِ خاکی ہے اُن (ﷺ) کے صدقے میں
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

نبی (ﷺ) کے نور کو سجدہ کیا فرشتوں نے
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

خدا نے اُن (ﷺ) کو بنایا امامِ نبیوں کا
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

ہے اُن (ﷺ) کی شان پہ حیران طائرِ سدرہ
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

لوائے حمد نبی (ﷺ) کو ملے گا محشر میں
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

کہا یہ عیسیٰؑ نے، مجھ سے بہت قوی احمد (ﷺ)
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

نہیں میں کھول سکوں اُن (ﷺ) کی نعل کے تسمے
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

یہ کائنات شہِ دیں (ﷺ) کے دم کا صدقہ ہے
"خدا کے بعد سبھی کچھ کہو، خدا نہ کہو"

نبی (ﷺ) کے نام سے دل میں ہے روشنی آئی
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو''

خدا بھی ہادی ہے، اُس کا رسول (ﷺ) بھی ہادی
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو''

بلالؓ و بوذرؓ و سلمانؓ دل سے کہتے ہیں
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو''

خدا کی ذات کا عرفان ہم کو اُن (ﷺ) سے ملا
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو''

جبینِ آدمِ خاکی میں نور تھا شہ (ﷺ) کا
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو''

خدا نے پیدا کیا سب کو مصطفیٰ (ﷺ) کے لیے
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو''

سکونِ قلب ہے، نورِ نظر ہے نام اُن (ﷺ) کا
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو''

چمن میں پھولؔ کے لب پر نبی (ﷺ) کی مدحت ہے
''خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو''

تنویر پھولؔ (امریکا)

☆☆☆☆☆

سیدِ ہجویر نعت کونسل

۲-اگست ۲۰۰۸ (ہفتہ) کا ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

چوپال، لاہور۔ نمازِ مغرب کے بعد

صاحبِ صدارت: محمد ارشد قادری

مہمانِ خصوصی: واجدؔ امیر

مہمانِ اعزاز: سلطانؔ محمود

قاری/نعت خواں: صاحبِ صدارت (محمد ارشد قادری)

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ

''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

شاعر:

حامد حسن حامدؔ بدایونی

۷۹واں ماہانہ طرحی مشاعرہ

''خورشید حشر آنکھ دکھائے مجال کیا''

حمدِ باری تعالیٰ

''مجال، جمال، زوال'' قوافی ۔ ''کیا'' ردیف

''دکھائے، آئے، اُٹھائے'' قوافی ۔ ''مجال کیا'' ردیف

غیر مردّف نعتیں

گرہ بند نعتیں

محاوراتی گرہ بند نعت

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لکھّیں گے ہم حضور (ﷺ) کا وصفِ جمال کیا
ہم کیا، ہماری فکر، ہمارا خیال کیا

رُوئے نبی (ﷺ) سے اُس کو میں دیتا مثال کیا
خورشید منہ دکھانے لگا لال لال کیا

اُمّت تمام سایۂ ابرِ کرم میں ہے
خورشید حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا

شاہی ترے فقیر جسے چاہیں، بخش دیں
ان کی نظر میں دولتِ دُنیا ہے مال کیا

کیوں جائیں ہم ریاضِ مدینہ کو چھوڑ کر
باغِ بہشت ہم کو کرے گا نہال کیا

جب دو فرشتے نعت سُنانے کو مل گئے
تنہائی کا ہے قبر میں ہم کو ملال کیا

حامدؔ حضورِ شاہ (ﷺ) میں چل کر پڑھو غزل
گھر بیٹھے کام آئے گی یہ بول چال کیا

حامد حسن حامدؔ بدایونی

حمدِ باری تعالیٰ جلّ وعلا

قدرت بھی پہ رکھتا نہیں ذُوالجلال کیا
وہ قادر و قدیر ہے، اُس کو محال کیا

تابع سبھی ہیں اس کی مشیّت کے بالیقیں
انسان و جنّ و شمس و قمر کیا، جبال کیا

جو چاہے وہ کرے کہ ہے مختارِ کُل وہی
اس پر یقیں اگر ہے تو اس سے سوال کیا

لاریب صرف قادرِ مطلق ہے رب کی ذات
اس جیسے ہیں کسی کے صفات و کمال کیا

کیونکر نہ ہوں حبیبِ خدا (ﷺ) صاحبِ جمال
مظہر ہیں جس کے یہ نہیں وہ باجمال کیا

ہے لازوال بھی وہی اور بے مثال بھی
اس جیسا ہو کوئی، یہ نہیں ہے محال کیا

نصرانیو! دکھاؤ تو انجیل میں کہیں
ربِّ قدیم کی بھی ہے اولاد و آل کیا

جس کو ملے گا سایۂ عرشِ خدا، اسے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

جن پر بھی ہو گا ربِّ علیٰ مہرباں، انھیں
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

دن رات اس کی حکم عدولی کے باوجود
ہم پر خدا کے ہیں نہیں جُود و نوال کیا

عاجزؔ ہے رب کی یاد عبادت کی روح جب
رہتا ہے تجھ کر ہر گھڑی اس کا خیال کیا؟

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

رب کی طرح کسی میں ہے کوئی کمال کیا
اُس لازوال کی ہے کوئی بھی مثال کیا

رب بے نیاز و حاکمِ مطلق ہے بالیقیں
اُس کے حضور دم کوئی مارے، مجال کیا

وہ ہے ازل سے اور رہے گا وہ تا ابد
ذات و صفاتِ رب کو ہے کوئی زوال کیا

کہتے بُرا ہو کیوں کسی بھی شے کو دوستو
ہر چیز میں نہیں ہے خدا کا جمال کیا

مصروف رب کے ذکر میں ہے ساری کائنات
جُز اس کے ہے کسی کا کوئی اشتغال کیا

رب کی رضا میں راضی جو کوئی بھی ہو گیا
آنے پہ رنج کے، اسے ہو گا ملال کیا

قومِ ثمود و عاد سے حاصل کرو سبق
برسے خدا کے ان پہ نہ قہر و جلال کیا

جو بندہ رب کا بن کے گزارے گا زندگی
اس سے لحد میں ہوں گے جواب و سوال کیا

عاجزؔ جسے ملے گی رضائے خدا، اسے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

معلوم جب نہیں ہے کہ ہے ذُوالجلال کیا
بے فائدہ نہیں ہے یہ سب قیل و قال کیا؟

جو ڈھونڈتا خدا کو ہے بحر و جبال میں
اس کے دماغ میں نہیں ہے اختلال کیا؟

قرآن میں بتا دیا خالق نے کھول کر
کیا ہے حرام و ناروا، اور ہے حلال کیا

خالق ہے جاوداں تو تُو ہے صورتِ شرر
تو حمد اس کی لکھ سکے گا حسبِ حال کیا؟

فرماں پذیر ہو گیا خالق کا جو اُسے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

یا رب تری عنایتیں ہم پر ہیں بے شمار
پھل، پھول، شہد، دودھ کیا، آبِ زُلال کیا

ہر جا پہ تیرا دبدبہ، ہر جا ترا وقار
ملکِ جنوب و غرب کیا، ملکِ شمال کیا

ہر شے فنا پذیر ہے اللہ کے سوا
جاہ و جلال و مال کیا، اور فرّ و فال کیا

مظہر خدا کے نور کے ہیں بالیقیں تمام
شمس و شفق، نجوم کیا، ماہ و ہلال کیا

شکوہ نصیب سے، ترا شکوہ خدا سے ہے
ہوش و حواس ہیں ترے حافظؔ! بحال کیا؟

حافظ محمد صادق (لاہور)

ہم اُس کی قدرتوں پہ اُٹھائیں سوال کیا
اُس قادر و کریم کے آگے مجال کیا

ذاتِ خدا پہ پختہ و کامل یقیں رہے
تشکیک اور وہم کا بُنتے ہو جال کیا

عقل و خرد نہ اُس کی حقیقت کو پا سکے
اُس کا احاطہ کر سکے فکر و خیال کیا

پیدا کی حرف "کُن" سے ہر شے کائنات کی
اُس کے لیے جہاں میں ہے امرِ محال کیا

گر روزِ حشر سایۂ رحمت نصیب ہو
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

صنعت گری کے رنگ ہیں اُس کے ہزارہا
شانیں نئی دکھائے ہے اس کا کمال کیا

قہّار وہ، غفّار وہ، ستّار بھی وہی
آہنگِ نو لیے ہے جلال و جمال کیا

نیّرؔ ہیں لاعلاج یہ پنہاں جراحتیں
ہم اُن کا کر سکیں گے بھلا اندمال کیا

ضیا نیّر (لاہور)

موجِ خیال میں بھلا ایسا کمال کیا
مضمونِ حمد باندھوں، یہ میری مجال کیا

آیت کی مثل ایک بھی نہ لا سکے عدو
جس کا کلام ایسا ہے، اُس کی مثال کیا

تسخیرِ کائنات کے اسرار اِس میں ہیں
کافی ہے بس نکالنا قرآں سے فال کیا؟

تاثیر چاہیے اگر اپنے کلام میں
یہ دیکھ، دل میں ہے ترے سوزِ بلالؓ کیا

حقّانیت پہ رب کی یہ کافی نہیں فقط
زمزم کا جاری معجزہ، چاہِ زُلال کیا

گر بھیجتا رسول (ﷺ) نہ ربِّ غفور، تو
معلوم ہوتا فرقِ حرام و حلال کیا

ہیں اُس کے رنگ چار سُو گلزارِ دہر میں
یہ پھول، مرغزار، یہ راغ و نہال کیا

جس نے خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا دیا
اُس کے لیے اندیشہ و خوفِ زوال کیا

مالک ترا عقیلؔ ہے جب ربِّ مصطفیٰ (ﷺ)
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

عقیلؔ اختر (لاہور)

کام آئے حمدِ پاک میں حُسنِ مقال کیا
اِس باب میں کسی کا بھی کوئی کمال کیا

آقا (ﷺ) نے ہم کو علم ہی ہونے نہیں دیا
ربِّ جلیل کا ہے غضب کیا، جلال کیا

اللہ کے کہے پہ پتا ہم کو چل سکا
اپنے لیے حرام ہے کیا اور حلال کیا

جو چاہے، جیسے چاہے، کرے ربِّ کائنات
مالک کے واسطے کوئی امرِ محال کیا

ہر چیز کیا اُسی کی بنائی ہوئی نہیں
خلّاقِ کائنات نہیں ذُوالجلال کیا

بعدِ صلوٰۃ پوچھتا رہتا ہوں رب سے میں
طیبہ میں ہو سکے گا مِرا ارتحال کیا

مُلحد کی فکر جتنی بھی چاہے، کرے تلاش
رب کے کسی بھی وصف کی لائے مثال کیا

رب کے بجائے پُوجتا ہے بُت مفاد کے
تجھ کو ذرا بھی آتا نہیں ہے خیال کیا

اقرارِ بالّلسان ہے توحید کا تو پھر
احکام ماننے میں ذرا قیل و قال کیا

ہم کو تو علم ہو نہ ہو، اللہ کو ہے علم
کُفّار چل رہے ہیں مسلماں سے چال کیا

مخلص نہیں ہے کوئی بھی لیڈر عوام سے
میرے خدا! نہیں ہے یہ قحطُ الرّجال کیا

محمودؔ میں ہوں حامدِ ربِّ جہاں، مجھے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے" مجال کیا

☆☆☆☆☆

پنجابی

مغرب فضا جنوب دی، مشرق شمال کیہ
شمس و قمر تے کہکشاں کوکب دا جال کیہ

جن و بشر ملائکہ عرش و پتال کیہ
اُس ذوالجلال دا کوئی جھلّے جلال کیہ

مخلوق خلقوں خلق دے مُرسَل (ﷺ) دی دید نوں
تخلیق دے خلیق دا ہوی جمال کیہ

اوہدی رضا توں بن تسی کر لو عبادتاں
ہر ذہن دے محیط چ اُترے اعمال کیہ

سدھراں تے رِجھ شوق توں اس بے نیاز نوں
چپ، بول، عیش، ولولے، خشیاں، ملال کیہ

گھڑیاں دے فیتے نال جو صدیاں نوں میچ دا اے
اتہاس دے وجود دا اوج و زوال کیہ

جو کُن توں لے کے حشر دی تشکیل دا یقین
رحتل وسیب اوس نوں ماضی تے حال کیہ

اُمتی رسول پاک (ﷺ) دا ہونا ہی صفت سی
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے" مجال کیہ

قطرآں، رسولی ہج وچ ساگر گیا واں بن
باوآ جی بے کنار نوں ہجر و وصال کیہ

اُچّا ہے ہر عُروج توں، اوہدے نیں گل کمال
باوا بشیر ہن تیرے شعری خیال کیہ

سائیں بشیر باوا چشتی صابری (شیخوپورہ)

☆☆☆☆☆

نذرانۂ عقیدت بارگاہِ سیّدُالانام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ہم اور اُن کی نعت، ہماری مجال کیا
اُن کی عطا ہے، اس میں کسی کا کمال کیا

ثقلین تک کی جن سے حفاظت نہ ہو سکی
ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) کی بنیں گے وہ ڈھال کیا

فرمان اُن کا حکمِ الٰہی ہے سربسر
اُن کی حدیث آ گئی، پھر قیل و قال کیا

تعریف کر رہا ہے جو تو آفتاب کی
دیکھا نہیں ہے تو نے نبی (ﷺ) کا جمال کیا

پتے کی جب نظیر نہیں ہے جہاں میں
پھر وجہِ کائنات کی ہو گی مثال کیا

کب تک رہے گی قعرِ مذلت میں زندگی
آقا ﷺ! رہے گا ہم پہ ہمیشہ زوال کیا؟

ناکامیوں کی ایک الگ داستان ہے
میرے کریم اپنا سناؤں میں حال کیا

واجدؔ امیر (لاہور)

میرا ہُوا ہے آپ (ﷺ) سے رشتہ بحال کیا
معلوم ہی نہیں کہ ہے رنج و ملال کیا

حسّانؓ اور رومیؒ و جامیؒ کے بعد ہم
دکھلائیں نعت گوئی میں اپنا کمال کیا

پیہم جنھیں ہے دعویٰ عشقِ نبی (ﷺ)، انھیں
سُنّت کی پیروی کا بھی کچھ ہے خیال کیا

ساری ہیں ایستادہ حضوری کے واسطے
جنت کی حوروں کو ہے خبر، ہے بلالؓ کیا

محصور ہوں میں سایۂ رحمت میں اس طرح
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

سلطانؔ ہر طرف سے ہی آئیں سلام کو
کیا شرق و غرب اور جنوب و شمال کیا

سلطانؔ محمود (لاہور)

انساں وہ بے مثال ہیں، اُن کی مثال کیا
پیشِ جمالِ شاہ (ﷺ)، کسی کا جمال کیا

دامن مرے حضور (ﷺ) کا سایہ فگن ہُوا
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے مجال کیا"

موسیٰؑ کی قوم اُن سے گریزاں رہی سدا
لائے کوئی نمونۂ اصحابؓ و آلؓ کیا

دونوں جہاں میں اپنا سہارا ہے اُن کی ذات
والی ہوں جب حضور (ﷺ) تو بیکا ہو بال کیا

دل میں ہے کنزِ اُلفتِ سلطانِ انبیاء (ﷺ)
حُبِّ نبی (ﷺ) کے سامنے مال و منال کیا

کامل بشر حضور (ﷺ) ہیں، خیرُ البشر وہی
دُنیا کے آگے اُن کے نہیں ماہ و سال کیا

آقا (ﷺ)! نظرِ کرم کی ہو، روضے پہ ہے غلام
اِک اُمّتی کا اس کے سوا ہو سوال کیا

آنکھیں برس رہی تھیں وہاں، کہہ رہا تھا دل
وہ (ﷺ) جانتے ہیں، اُن کو سُناؤں میں حال کیا

قرآن کہہ رہا ہے، وہ لو جو رسول (ﷺ) دیں
حکمِ نبی (ﷺ) ہے حکمِ خدا، قیل و قال کیا

اے زائرِ دیارِ نبی (ﷺ)! دل سے تُو بتا
رحم و کرم کی واں ہے نہیں برشگال کیا

اُن (ﷺ) کی ثنا میں خوب ہوئیں گُل فشانیاں
باغِ سخن میں پھولؔ ہُوا ہے نہال کیا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

....

مہتاب و آفتاب کو ہو گی مجال کیا
حُسنِ نبی (ﷺ) کے سامنے اِن کا جمال کیا

سیّاحِ لامکاں (ﷺ) کی محبّت کو چھوڑ کر
ہو گا خدا کی ذات سے رشتہ بحال کیا

لطفِ رسولِ پاک (ﷺ) کے قربان جایئے
رکھّا ہے قبر میں بھی ہمارا خیال کیا

اُن (ﷺ) کے حضور ہُوں مَیں، مجھے کچھ خبر نہیں
ہجر و وصال کیا ہے، عروج و زوال کیا

اِس زخمِ ہجر ہی سے تو زندہ ہیں راحتیں
دے گا مجھے سکون بھلا اندمال کیا

جس آنکھ میں ہو حشر کے دولھا کا نور، اُسے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

نعتیں عطا ہیں سیّدِ کونین (ﷺ) کی جمیلؔ
ہم کیا ہیں اور ان میں ہمارا کمال کیا

صادق جمیلؔ (لاہور)

....

سر پر ہمارے تن گئی رحمت کی شال کیا
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

ہُوں مالا مال دولتِ حُبِّ رسول (ﷺ) سے
پلّے جو زر نہیں ہے، تو اِس کا ملال کیا

روشن ہیں اُن کے نور سے خورشید و ماہتاب
حُسنِ رسول (ﷺ) کی کوئی دے گا مثال کیا

پیغامِ مصطفیٰ (ﷺ) کو پسِ پُشت ڈال کر
اُمّت کی ہوگی عظمتِ رفتہ بحال کیا

دونوں جہاں کی نعمتیں جس کے طفیل ہیں
پھیلاؤں اُس کے سامنے دستِ سوال کیا

دل عطر بیز ہے مرا، ہے جاں بھی مُشکبار
یادِ رسولِ پاک (ﷺ) سے مہکا خیال کیا

اس پر نثار خلدِ بریں کی بہار ہے
ذی مرتبہ ہے آپ (ﷺ) کا شہرِ جمال کیا

جو حلقۂ غلامیٔ مُرسَل (ﷺ) میں آ گیا
اُس صاحبِ کمال کو خوفِ زوال کیا

بخشی گئی ہے نسبتِ خیرُ الوریٰ (ﷺ) مجھے
اب اِس کے بعد حق سے کروں مَیں سوال کیا

صَلِّ عَلیٰ! کہ نورِ ثنا سے ہوں مُستنیر
روشن ہُوا ہے میرا حریمِ خیال کیا

مجھ کو تو بس سعادتِ مدحت پہ ناز ہے
لکھوں میں اُن کی نعت، یہ میری مجال کیا

مہرِ حرا کی جلوہ نمائی ہے دیدنی
نکھرے رُخِ حیات کے ہیں خدّ و خال کیا

ناناؐ کے پاک دین پہ قربان ہو گیا
حق نے دیا ہے فاطمہ زہراؑ کو لال کیا

شکرِ خدا مجھے کسی شے کی کمی نہیں
فیضان سے میں اُن کے ہوا مالا مال کیا

ظاہر ہے نازش اُن پہ مِری داستانِ غم
پیشِ رسولِ پاک (ﷺ) کروں عرض حال کیا

نازش لکھو یہ نعت کے مقطع میں جھوم کر
وہ بے مثال ہیں، بھلا اُن کی مثال کیا

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

مجھ کو نبی (ﷺ) کے روضے کا آیا خیال کیا
بھرنے لگا ہے چوکڑی دل کا غزال کیا

جب اُن سا خوبرو کوئی آیا نہ آئے گا
پھر اُن کے حسن کی کوئی دے گا مثال کیا

جو دشمنانِ جاں کو بھی دیتا دُعائیں ہو
دیکھا سُنا ہے اُن سا کوئی خوش خصال کیا

پگڑی میں جس کے ہو، وہی ہے فاتحِ عظیم
فیضان بانٹتا نہیں ہے اُن (ﷺ) کا بال کیا

محشر میں مجھ پہ ہو گا جو سایہ حضور (ﷺ) کا
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

گر ہم کریں موازنہ بادِ مدینہ سے
بادِ جنوب ہیچ ہے، بادِ شمال کیا

یہ تو عطائے خاص ہے ہر دو کریم کی
ورنہ کہوں مَیں نعت، یہ میری مجال کیا

جاں تک مِری نثار ہے آقا (ﷺ) کے نام پر
ماں باپ، مال و زر، مِری اولاد و آل کیا

بھرتے ہیں اُن کے روضے پہ روحوں کے زخم بھی
ہے زخمِ دل کا تیرے ذکیؔ! اندمال کیا

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

دیکھا نبی (ﷺ) سا ہے کسی نے باکمال کیا
رب نے اُنھیں بنایا نہیں بے مثال کیا

جس نے بھی اُن سے بات کی، وہ اُن کا ہو گیا
اُن سا بھلا کسی کا ہے اندازِ قال کیا

دل جس کا اُن کی یاد سے رہتا ہو شادماں
اُس کی نظر میں رنج کیا، حُزن و ملال کیا

مانندِ میرے جھوم رہی ہے جو بزمِ نعت
لکھی ہے میں نے نعت نبی (ﷺ) حسب حال کیا

لکھتا ہوں میں جو نعت، کرم یہ اُنھی کا ہے
علم و ہنر ہیں کیا، مِرے فکر و خیال کیا

اس سے نجات کی کوئی صورت ہو یا نبی (ﷺ)!
لے ڈوبے گا وطن کو مِرے یہ وبال کیا

کہتا ہے مصطفیٰ (ﷺ) کو جو خود سا، بتائے تو
ہے انبیاؑ میں بھی کوئی اُن کی مثال کیا

مَیں جو شفیعِ حشر (ﷺ) کے سائے میں ہوں ذکیؔ!
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

رفیع الدین ذکی قریشی

ہر دم حضور (ﷺ) ہیں مِرے دل میں، ملال کیا
جب ہجر ہی نہیں ہے تو فکرِ وصال کیا

دُرِّ یتیم، زینتِ لوح و قلم بھی ہو
عالم میں اس سے بڑھ کے بھی ہو گا کمال کیا

جس گھر میں تھے حضور (ﷺ)، وہیں پردہ پوش ہیں
دُنیا سے جب اُٹھے ہی نہیں ہیں، وصال کیا

ذرّہ جو چھو گیا ہو کفِ پائے پاک سے
اس رشکِ مہ کو کوئی کرے پائمال کیا

نازاں ہو جس پہ آپ مصوّر وہ شاہکار
اس حسنِ شاہکار کی ہو گی مثال کیا

دُنیا و آخرت میں یہی ہو گا آسرا
میرا سوائے ذکرِ نبی (ﷺ) کے مآل کیا

حاصل رہے گا سایۂ رحمت، یقین ہے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

ملتی ہے ہم گداؤں کو خیرات بے طلب
پھیلائیں اُن (ﷺ) کے سامنے دستِ سوال کیا

خالق نے جب بنایا نہیں آپ (ﷺ) سا کوئی
لائے گا کوئی آپ (ﷺ) کی قیصرؔ مثال کیا

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

....

لکھوں نبی (ﷺ) کی نعت، یہ میری مجال کیا
کر دیں کرم حضور (ﷺ) تو پھر ہے محال کیا

یارو یہ سب عطائے رسولِ کریم (ﷺ) ہے
لکھی ثنائے پاک، تو میرا کمال کیا

کملی میں اپنی آپ (ﷺ) ہمیں خود چھپائیں گے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

پائی ہے کہکشاں نے کفِ پا سے روشنی
اُس نقشِ پا کی بھی کوئی لائے مثال کیا

ان کے کسی غلام کی کوئی نہیں مثال
دُنیا میں آ سکے گا دوبارہ بلالؓ کیا؟

وصلِ رسول (ﷺ) منزلِ عُشّاق ہے ریاضؔ
ان سے نہ مل سکا تو خدا سے وصال کیا

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

....

سرکار (ﷺ) کی طرح ہے کوئی باکمال کیا
دیکھا ہے اُن سا پیکرِ حسن و جمال کیا

اپنے تو پھر بھی اپنے ہیں، غیروں سے پوچھ لو
دیکھا ہے اُن کے جیسا کوئی خوش خصال کیا

دیکھے ہوئے ہیں ارض و سماوات اُس نے سب
جبریلؑ کو ملی کوئی اُن کی مثال کیا

لاکھوں حسین آئے ہیں دُنیا میں دوستو!
ان کی طرح کسی کے بھی ہیں خدّ و خال کیا

خود سا بشر نبی (ﷺ) کو کہے، وہ بتائے تو
قسمیں اُٹھاتا ہے تری بھی ذوالجلال کیا؟

اللہ نے بنایا ہے مختار جب انھیں
پھر جو بھی چاہیں وہ کریں، اس میں سوال کیا

دامانِ مصطفیٰ (ﷺ) میں اماں مل گئی جسے
احوالِ حشر کا اسے رنج و ملال کیا

پڑھتے ہیں صبح و شام نبی (ﷺ) پر جو ہم درود
ہے بہترین اس سے کوئی اِشتغال کیا

ہم سے گناہ گاروں کا سرکار (ﷺ) کے سوا
محشر میں ہو گا کوئی بھی پُرسانِ حال کیا

جو دامنِ نبی (ﷺ) میں اماں پائیں گے، انھیں
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

عاجزؔ مجھے بتاؤ، نہیں ہے شفا رساں؟
شہرِ حبیبِ ربِّ عُلیٰ کی سفال کیا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

سرکار (ﷺ) کی طرح ہے کوئی خوش خصال کیا؟
ان جیسا ہے کسی کا بھی حسنِ مقال کیا

جن پر فدا ہے حضرتِ یوسُفؑ کا حسن بھی
ان جیسے کب کسی کے ہیں حسن و جمال کیا

ان سا کوئی خدا نے بنایا نہیں ہے جب
ملنا مثال ان کی' نہیں ہے محال کیا

قرب و وصال رب نے انھیں جو عطا کیے
ایسے ملے کسی کو ہیں قرب و وصال کیا

جس طرح چشمے پھُوٹے تھے دستِ حضور (ﷺ) سے
ایسے نکلتے دیکھا کسی نے زُلال کیا

اے منکرِ مقامِ پیمبر (ﷺ)! مجھے بتا
پہنچے نہیں ہیں عرش پہ ان کے نعال کیا

شاہِ رُسل (ﷺ) ہیں مظہرِ ربِّ قدیر جب
کرنا کوئی بھی کام ہے ان کو محال کیا

اللہ کے حبیب (ﷺ) پہ قرباں نہیں ہوئے
فاروقؓ و زیدؓ و کعبؓ و عتیقؓ و بلالؓ کیا

آقا (ﷺ) جو لائے دین ہمیشہ کے واسطے
اس دینِ حق پہ آئے گا کوئی زوال کیا

اپنا غلام جس کو کہیں گے حضور (ﷺ)' اسے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا"

عاجزؔ گناہ گار کا سرکار (ﷺ) کے سوا
روزِ حساب رکھے گا کوئی خیال کیا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

سایہ تلک نہ جن کا ہو' اُن کی مثال کیا
یُوسُفؑ کا ان کے سامنے حُسن و جمال کیا

اصحابِ مصطفیٰ (ﷺ) کی یہ عظمت تو دیکھیے
دُوجا جہاں میں پایا گیا ہے بلالؓ کیا

نعلین جن کے زینتِ عرشِ بریں بنے
شانِ نبی (ﷺ) کا دوستو جانو گے حال کیا

جن کو درِ حضور (ﷺ) کی ہو نوکری نصیب
جنّت میں ان کے واسطے جانا محال کیا

بخشا جو نعت گوئی کا ملکہ حضور (ﷺ) نے
اس سے جہاں میں بڑھ کے ہے کوئی کمال کیا

وردِ زبان جس کے ہو ہر دم درودِ پاک
ضامن نہ ہو گی اس کی محمد (ﷺ) کی آلؓ کیا

تشریف جس کی قبر میں لائیں نبیؐ پاک (ﷺ)
مشکل پھر اس کے واسطے ہوں گے سوال کیا؟

گر پرچمِ رسول (ﷺ) کا سایہ ہُوا نصیب
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا"

کیفیؔ بغیر آپ کے ممکن نہیں نجات
پھر ماننے میں آپ (ﷺ) کے ہے قیل و قال کیا

روشن دین کیفیؔ (سمندری)

دن رات' کیا تھے ان کے لیے' ماہ و سال کیا
کرتے بشر کو تھے نبی (ﷺ) آسُودہ حال کیا

حسنِ خصال کیا' نبی (ﷺ) کی چال ڈھال کیا
خُلقِ آپ (ﷺ) کا نہیں سراسر بے مثال کیا

دُنیا کی رغبتیں نہ تھیں دل میں حضور (ﷺ) کے
نام و نمود و مال کیا' جاہ و جلال کیا

الفتِ حضور (ﷺ) سے کرو ہر ایک سے سوا
ماں باپ' رشتہ دار اور اہل و عیال کیا

نسبت پہ آپ کی نہ کریں فخر کیوں تمام
ماں باپ کیا' صحابہؓ کیا' اولاد و آل کیا

لوگوں سے بازی لے گئے ہر وصف میں نبی (ﷺ)
افعال باکمال کیا، حُسنِ مقال کیا

پڑھتے درود آپ (ﷺ) پر اور بھیجتے سلام
صحرا، محیط، وادیاں، سنگ و جبال کیا

دیتے گداؤں کو نبی (ﷺ) حاجت سے بھی سوا
چشمِ جہاں نے دیکھا ہے ایسا ''دیال'' کیا

کرتے تھے رام لوگوں کے دل حُسنِ خُلق سے
دیکھا کسی نے ہے کسی میں یہ کمال کیا؟

اپنی مثال آپ (ﷺ) تھے ہر وصف میں حضور (ﷺ)
انصاف اور عدل کیا، حسن و جمال کیا

کثرت سے بھیجتے ہیں سبھی آپ (ﷺ) پر درود
انسان کیا، فرشتے کیا، ربِّ تعال کیا

کملی میں آنحضور (ﷺ) نے ہم کو چُھپا لیا
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

بھوکوں کو بھوکا رہ کے خود، حافظ کھلا دیا
تاریخ میں جہاں کی، ہے ایسی مثال کیا؟

حافظ محمد صادق

.....

تفصیل سے بتا دیا ہم کو حضور (ﷺ) نے
کیا ہے حرام و ناروا اور ہے حلال کیا؟

دیکھو جدھر، دکھائی دیں جلوے حضور (ﷺ) کے
سمتِ جنوب و مغرب و شرق و شمال کیا

کچھ دسترس زباں پہ، نہ کچھ فن کی ہے خبر
اوصاف آپ (ﷺ) کے لکھے یہ خستہ حال کیا

اک سمت پیار آپ (ﷺ) کا، اک سمت مال و زر
سوچو کہ عارضی ہے کیا اور لازوال کیا

ہر وصف آپ (ﷺ) کا لیے ہے حُسنِ اعتدال
مفقود جس میں حسن ہو، وہ اعتدال کیا

کملی تلے حضور (ﷺ) کی جو آ گئے، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

حافظ سکون دیتی ہے طاعت حضور (ﷺ) کی
دل کو سکون دے سکیں مال و منال کیا

حافظ محمد صادق

.....

شاہی اگر وہ بخش دیں، ایسا کمال کیا
اُن کی عطا کے سامنے دستِ سوال کیا

گو حُسنِ دلنواز ہے مہتاب تو مگر
ماہِ عرب (ﷺ) کے سامنے تیرا جمال کیا

کھاتے تھے زخم اور یہ کہتے تھے برملا
اُن پہ کروں سو جاں فدا، جرمِ بلالؓ کیا

مختارِ کُل حضور (ﷺ) کو رب نے بنا دیا
اُن کی رضا کے سامنے کارِ محال کیا

''مَنْ کُنْتُ'' جب کہا انھیں آقا حضور (ﷺ) نے
مولا علیؓ نے وجد میں ڈالی دھمال کیا

مدحت گرانِ رحمتِ عالم (ﷺ) کے سامنے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

اُمّت جہاں میں ہو گئی رُسوا یہ آپ کی
آقا (ﷺ) نہ ختم ہو گا یہ دورِ زوال کیا؟

عشقِ رسولِ پاک (ﷺ) میں جو مر مٹے عقیلؔ
اُن کو عذابِ قبر کا خوف و ملال کیا

عقیل اختر (لاہور)

.....

سرکار (ﷺ) سا کہیں پہ ہے صاحب جمال کیا
دیکھا فلک نے ان سا ستودہ خصال کیا

رحمان کے کرم نے دیا ہے قلم مجھے
غیرِ نبی (ﷺ) کی مدح میں ہو اشتغال کیا

حُبِّ رسولِ پاک (ﷺ) نہ ہو، عشقِ غیر ہو
یہ تو دماغ ہی کا نہیں اختلال کیا

مجھ کو بُلاوا شہرِ پیمبر (ﷺ) سے آ گیا
خوشخبری یہ رہی نہیں فرخندہ فال کیا

پانی تو گھاٹ گھاٹ کا پیتے رہے ہو تم
آبِ مدینہ سا بھی ہے آبِ زُلال کیا

دل جب خدا نے حُبِّ نبی (ﷺ) کے لیے دیا
تو پھر ضروری دل کی نہیں دیکھ بھال کیا

کیا پہلے اور بعد کے دن تھے فراق کے؟
اِسرا کی رات ہی رہا رب سے وصال کیا

آگے مرے نبی (ﷺ) کے پسینے کے، دوستو!
رکھتا تھا حیثیت کوئی مُشکِ غزال کیا؟

ہر اُمتی حضور (ﷺ) کا مدحت طراز ہے
کیا طفل، کیا مُسن ہے، اناث و رجال کیا

یہ تو فقط ہے سُنتِ رحمان پہ عمل
شاعر کا نعتِ پاکِ نبی (ﷺ) میں کمال کیا

سیرت نگار کوئی، حقیقت نہ پا سکا
عمارؓ کیا تھے، کیا تھے ابوذرؓ، بلالؓ کیا

حُبِّ حبیبِ حق (ﷺ) میں مگن قلب کے لیے
جاہ و مفاد و آز کا ہو انتثال کیا

میں تو وظیفہ خوارِ رسولِ کریم (ﷺ) ہوں
مجھ سے مَلَک لحد میں کریں گے سوال کیا

شہرِ نبی (ﷺ) سے ہو کے جو آئے ہیں، وہ بتائیں
طیبہ سے گھر کو مُڑنا نہیں ہے محال کیا

دُنیا میں ذکرِ نورِ نبی (ﷺ) تھا زبان پر
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

جب طاعتِ رسولِ خدا (ﷺ) سے نفور ہیں
پایا ہے اپنے سر بڑا اس سے وبال کیا

جب کاربند حکمِ نبی (ﷺ) پر نہیں ہیں ہم
ایسی جراحتوں کا ملے اندمال کیا

سرکار (ﷺ)! اپنے ''رہنما'' دُشمن ہیں قوم کے
صَیہُونیوں کے سب یہ نہیں یرغمال کیا

پتّا ہُوا ہے نعت میں پانی بڑوں کا بھی
پتلا نہ ہوتا اس میں ہمارا بھی حال کیا

محمودؔ کو رضائے نبی (ﷺ) کی لگی ہے دُھن
کہتا نہیں مناقبِ اصحابؓ و آلؓ کیا

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

پنجابی

میری قلم توں نعت لکھائے خیال کیا
خُشیاں درِ بتولؓ توں پائے ملال کیا

خالق نے جس ضمیر نوں بخشے علم تمام
استاد گر فلک ہو، سکھائے کمال کیا

جو سُوں گیا خدا دے محمد (ﷺ) دی دید لئی
ہے بخت خوش نصیب، جگائے جمال کیا

کملی دی چھاں دے بیٹھ ہاں، ویکھو مرا نصیب
"خورشید حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا"

اے عشق تیری آخری حد چھوہ لئی بلالؓ
قدماں نوں چم کے حال سنائے بلالؓ کیا

باواؔ بشیر یاد دے عرشاں تے روپوے
دل دی خوشی دی عین چوں آوے اُبال کیا

سائیں بشیر باواؔ چشتی صابری

☆☆☆☆☆

کوئی بھی اُن (ﷺ) کے سامنے آئے، مجال کیا
سورج کو ذرّہ آنکھ دکھائے، مجال کیا

اُن (ﷺ) کی مثال ارض و سما میں کہیں نہیں
اُن (ﷺ) سا کوئی بھی بن کے دکھائے، مجال کیا

چلتی رہی ہے، چلتی رہے کفر کی ہَوا
اُن (ﷺ) کے نقوشِ پا کو مٹائے، مجال کیا

جس کے خیال بار سے کہسار کانپ اُٹھے
اُن (ﷺ) کے سوا کوئی بھی اُٹھائے، مجال کیا

جو نعت کہتے کہتے جہاں سے گزر گیا
دوزخ کی آگ اس کو جلائے، مجال کیا

مومن کی زندگی ہے اسی پر تو منحصر
اُن (ﷺ) کو کسی بھی لمحے بھلائے، مجال کیا

لذّت شناسِ سُنّتِ خیرُ البشر (ﷺ) ہیں ہم
اِس راستے سے کوئی ہٹائے، مجال کیا

تھامی ہے جس کسی نے بھی انگلی درود کی
ٹھوکر کوئی بھی اس کو گرائے، مجال کیا

رزمیؔ ہے نور، نور کی جانب رواں دواں
جبریلؑ اُن (ﷺ) کا ساتھ نبھائے، مجال کیا

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

....

بیت الحرم کے پھول جلائے، مجال کیا
صرصر نبی (ﷺ) کے باغ میں آئے، مجال کیا

ہم رہروانِ عشق پیمبر (ﷺ) کی راہ میں
کوئی غموں کی دُھول اُڑائے، مجال کیا

بازارِ مصطفیٰ (ﷺ) میں خریدار ہے خدا
کافر دُکان اپنی سجائے، مجال کیا

پہنے ہوئے خودی ہوں رسالت مآب (ﷺ) کی
کوئی مری جبیں کو جھکائے، مجال کیا

ہجرِ نبی (ﷺ) میں جاگتا رہتا ہوں رات بھر
نیندوں کی رات آ کے سُلائے، مجال کیا

میں وہ غیورِ سرورِ عالم (ﷺ) ہوں دہر میں
غیرت کو میری کوئی مٹائے، مجال کیا

پہرہ بہر قدم ہے، رؤف و رحیم کا
یورش غموں کی مجھ کو ستائے، مجال کیا

ہر سمت رحمتیں ہیں نگہبان اے بشیرؔ
کوئی وطن میں فتنے اُٹھائے، مجال کیا

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

....

بھیجا ہُوا خدا کا نہ آئے، مجال کیا
ان (ﷺ) کو نہ پیام رب کا سنائے، مجال کیا

روح الامین کو یاد قرینہ ادب کا ہے
پیروں کو چوم کر نہ جگائے، مجال کیا

اذنِ حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) ہے لازمی
خود سے کوئی مدینے کو جائے‘ مجال کیا

حُسنِ مُقدر آپ نہ دے جس کو راستہ
کاغذ پہ نقشِ نعت جمائے‘ مجال کیا

دل میں اُمید جو رکھے لطفِ حضور (ﷺ) کی
قصرِ انا کو خود سے نہ ڈھائے‘ مجال کیا

مومن ہو اور یقیں رکھے قرآن پر تو وہ
بابِ نبی (ﷺ) پہ شور مچائے‘ مجال کیا

محبوبِ ربّ ہر دو جہاں (ﷺ) کے سوا‘ مرے
دل میں کسی کی یاد سمائے‘ مجال کیا

اُس کو بڑھا رہی ہو جب خود ذاتِ کبریا
شانِ حضور (ﷺ) کوئی گھٹائے‘ مجال کیا

سیرت نگارو! کہتے ہو کیا‘ یہ تو سوچ لو
جبریلؑ مصطفیٰ (ﷺ) کو پڑھائے‘ مجال کیا

"اَلطَّالِعُ لِیْ" قولِ نبی (ﷺ) ہے تو پھر مجھے
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے‘ مجال کیا"

محمودؔ پُوجتا ہو جو ربِّ قدیر کو
آگے نبی (ﷺ) کے سر نہ جھکائے‘ مجال کیا

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

ہو گا جو ساتھ شافعِ یومِ نشُور (ﷺ) کا
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے‘ مجال کیا"

"اِقرا" کا نور‘ شاہ (ﷺ) کے صدقے میں مل گیا
روشن ہے شہ (ﷺ) کے نام سے کاشانۂ حرا

لولاک اُن (ﷺ) کی شان ہے‘ وہ ہیں حبیبِ حق
اُن (ﷺ) کے لیے بنا ہے جہاں‘ ارض اور سما

دونوں جہاں میں پاؤ گے تم کامرانیاں
صَلِّ عَلیٰ کا وِرد لبوں پر رہے سدا

تاریخ دے رہی ہے گواہی یہ آج تک
صادق بھی ہیں امین بھی‘ سب نے ہے یہ کہا

دشمن بھی معترف ہوئے خُلقِ عظیم کے
کتنا بلند آقا (ﷺ) ہے کردار آپ کا

معمور خوشبوؤں سے سدا ہو سخن کا باغ
تا عمر پھولؔ کرتے رہو شاہ (ﷺ) کی ثنا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

روشن حریمِ دل میں محبت کا ہے دِیا
سینے میں ہیں جو جلوہ زا انوارِ مصطفیٰ (ﷺ)

انسانیت کو ہادیٔ اعظم ہُوا نصیب
بھٹکے ہوؤں کو مل گیا دُنیا میں رہنما

ہو گا جو مجھ پہ شافعِ محشر (ﷺ) کا التفات
تو بخش دے گا میری خطاؤں کو کبریا

بھٹکاتے راہِ حق سے ہیں سب راستے‘ مگر
منزل نما ہے احمدِ مُرسَل (ﷺ) کا راستہ

رحمت کا سائباں مجھے لے گر حصار میں
"خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے‘ مجال کیا"

قربِ رسولِ محتشم (ﷺ) حاصل مجھے بھی ہو
پورا ہو میرا اُن کے تصدّق یہ مُدّعا

قریہ بہ قریہ، شام و سحر کی فضاؤں میں
گونجے درودوں اور سلاموں کا زمزمہ

مجھ کو بھی آقا (ﷺ) ایک دن در پر بُلا ہی لیں
یہ بے نوا ہے آپ (ﷺ) ہی کے در کا اک گدا

آئے بُلاوا مجھ کو دیارِ حبیب (ﷺ) سے
چمکے ستارہ ایک دن میرے بھی بخت کا

دو گز زمیں بقیع میں نیّرؔ کو ہو نصیب
لے جائے سُوئے طیبہ مجھے گھیر کر قضا

ضیا نیّرؔ

مقبول ہو گیا جو ترا شیوۂ وفا
مدّاحِ حضور (ﷺ) کا دے گا خدا صلہ

اِس پر خموش رہ کہاں سکتے تھے وہ بھلا
نعتیں سُنیں تو قدسیوں نے ''واہ وا'' کہا

آئے بُلاوے کی جسے حرمین سے ہَوا
عزّت ہے اس کی لازمی، اس کا ادب روا

میں نے نبی (ﷺ) کے شہر کا ایسے سفر کیا
رستے میں کوئی موڑ، نہ اڑچن، نہ دغدغہ

مَیں جب حضورِ شاہ (ﷺ) میں جا کر کھڑا ہُوا
ہر داغِ معصیت مِرا اشکوں نے دھو دیا

حظِ حاضریٔ شہرِ پیمبر (ﷺ) سے یہ ملا
پایا ہے میں نے خالقِ کونین کا پتا

مدفونِ طیبہ ہونے کا رکھتا ہُوں اِدّعا
اِس حیثیت میں ہوں میں تمنّائی بقا

آنا جو چاہو ربِّ جہاں کی نگاہ میں
سرکارِ کائنات (ﷺ) سے کرتے رہو وفا

میزان پر توجہِ سرکار (ﷺ) کے طفیل
محمودؔ بھی گرفتِ ملائک سے چھُٹ گیا

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

رحمت کا اُن (ﷺ) کی سایہ فگن سائباں ہُوا
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

شمس الضحیٰ کا ساتھ ہے، نورُ الہدیٰ کا ساتھ
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

کرتا رہا ہے شاہ (ﷺ) سے وہ اکتسابِ نور
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

اپنا تو آسرا ہے رسالت کا آفتاب (ﷺ)
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

اُمّت کے سر پہ آپ (ﷺ) کی رحمت کا ہے سحاب
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

اُن (ﷺ) کے عَلَم کا سایہ ہے میدانِ حشر میں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

اے پھولؔ! اُن (ﷺ) کا دامنِ رحمت وسیع ہے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

تنویر پھولؔ

آقا (ﷺ) کی جن پہ ہو گی نگاہِ کرم، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) کے محافظ ہیں جو، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

جو ہیں غلامِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ)، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

جو اُسوۂ رسول (ﷺ) پہ چلتے رہے، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

کرتے ہیں پیار آلِ محمد (ﷺ) سے جو، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

جس پر بھی مہرباں ہوئے محبوبِ رب (ﷺ)، اُسے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

ہو گا رلوائے حمد کے سائے میں جو، اُسے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

جو بھی مرے محبّتِ سرکار (ﷺ) میں، اسے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

جو اولیاءؒ ہیں اُمّتِ سرکار (ﷺ) میں، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

جن کو امان دیں گے حبیبِ خدا (ﷺ)، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

عاجزؔ اُٹھے گی جس پہ نگاہِ نبی (ﷺ)، اسے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

سر پر ہمارے کر دیا سایہ حضور (ﷺ) نے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

کملی میں آپ (ﷺ) نے ہمیں اپنی چھپا لیا
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

دامانِ رحمتِ شہِ دوراں (ﷺ) میں آ گئے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

سر پر ہمارے چھا گئیں رحمت کی بدلیاں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

وردِ درود ہو گیا جاری زبان پر
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

دامن میں شاہِ دین (ﷺ) کے جو آ گئے، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

چادر سروں پہ تان لی نعتِ حضور (ﷺ) کی
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

قربت ہوئی نصیب جنھیں آپ (ﷺ) کی، انھیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

آقا (ﷺ) کے نعت گوؤں کی صف میں کھڑے ہیں ہم
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

حافظ محمد صادق

آگے ہے میری آنکھ کے، جلوہ حضور (ﷺ) کا
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

آنکھوں میں میری، شہرِ نبی (ﷺ) ہے بسا ہُوا
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

آنکھیں درود خواں سے کرے گا وہ چار کیا
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

جب کُھب چکا ہے آنکھ میں قُبّہ حضور (ﷺ) کا
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

روشن ہوئی ہے آنکھ پیمبر (ﷺ) کو دیکھ کر
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

دیدِ نبی (ﷺ) ہے آنکھ کی ٹھنڈک سرِ نشور
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

ناعت کو اس سے آنکھ ملانے کی تاب ہے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

کملی کے واسطے مری للچائی آنکھ کو
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

آنکھوں سے میری نیل ڈھلا تھا سرِ حجاز
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

آنکھوں کا تارا مادحِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے' اُسے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

آنکھوں میں پھر رہی ہے مدینے کی دلکشی
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

ٹھنڈی کروں گا آنکھ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دید سے
''خورشید حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

مدّاحِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو لگائے گا آنکھ سے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

آنکھیں ہُوئی تھیں شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں میری بند
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

آنکھیں اُمنڈ رہی ہیں مدینے کے ہجر میں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

آنکھوں میں جان آئی ہے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھ کر
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

آنکھوں میں آئیں ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے طراوتیں
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

ٹیڑھی کرے گا آنکھ وہ کیا میری سمت کو
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

میلی کرے گا آنکھ کیوں محمودؔ کے لیے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے' مجال کیا''

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

سیّد ہجویر نعت کونسل

کا ساتویں سال کا نواں طرحی ماہانہ مشاعرہ

۶ ستمبر ۲۰۰۸ (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال' ناصر باغ' لاہور

....

صاحبِ صدارت: پروفیسر ڈاکٹر سعادت سعید

مہمانِ خصوصی: سجّاد حسن (بحرین)

قاریٔ قرآن/نعت خواں: مہمانِ خصوصی (سجّاد حسن)

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ

(صدر ''ایوانِ نعت'' رجسٹرڈ/ جنرل سیکرٹری ''مجلسِ سخن'' رجسٹرڈ)

....

مصرعِ طرح:

''ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات''

شاعر:

ڈاکٹر الف' د' نسیم

جنوری ۲۰۰۲ سے مسلسل جاری

سیّد ہجویر نعت کونسل کا

ماہنامہ طرحی حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتی ہیں الکتاب کی آیاتِ بیّنات
ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات

عشقِ رسول (ﷺ) جس میں ہے، اس کو فنا نہیں
ہر ایک شے جہان کی، ورنہ ہے بے ثبات

قادر نہ ہوتا کس لیے وہ مہر و ماہ پر
آیاتِ "مَا رَمَیْتَ" کا مظہر تھا جس کا ہات

جس کو ملے ہیں شہرِ پیمبر (ﷺ) کے روز و شب
ہر روز اس کا عید ہے، ہر شب شبِ برات

بعد از خدائے پاک یہاں کائنات میں
میرے لیے تو کافی ہے میرے نبی (ﷺ) کی ذات

"لَوْلَاک" جس کے سر کی ہے زینت بنا ہُوا
وہ غایتِ جہاں، وہی سلطانِ کائنات

نوکِ زبانِ خار بھی کہتی ہے اے نسیمؔ
باغِ حیات حُسنِ محمد (ﷺ) کی ہے زکوٰۃ

ڈاکٹر الف، د نسیمؔ

حمدِ ربِّ ذُوالجلال جلّ شانہٗ

توّاب ہے، رحیم ہے، اُس کی ہے پاک ذات
یُونُس کو بطنِ ماہی کی ظلمت سے دی نجات

"صَلُّوْا عَلَیْہِ" اُس نے ہے قرآن میں کہا
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

مخلوق کتنی اُس کی ہے، بس وہ ہے جانتا
خلّاق ہے، اُسی نے بنائی ہے کائنات

اُس کی مثال کوئی نہیں، بے مثال ہے
اسمائے حُسنیٰ اُس کے، بتاتے ہیں سب صفات

اثمارِ شیریں ہم کو ہیں رزّاق سے ملے
اُس نے دیا ہے شہد ہمیں، قند اور نبات

حکمِ خدا سے روز طلوع و غروبِ شمس
آرام کے لیے ہی عطا کی ہے اُس نے رات

نمرود نے کیا تھا جو دعویٰ خدائی کا
مچھّر نے حکمِ رب سے اسے دی ہے کیسی مات

اولاد اُس کی دین ہے "شُوریٰ" میں ہے لکھا
اُس نے بنین ہم کو دیئے اُس نے دیں بنات

کون و مکاں کے باغ میں ذکر اُس کا چار سُو
تسبیح اُس کی ہوتی ہے اے پھول شش جہات

تنویرِ پھولؔ (نیویارک)

یادِ خدائے پاک ہے گنجینۂ حیات
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

قرآں نے جب کہا اسے، امرِ خدا ہے یہ
پھر کیوں نہ عقل سے ہو ورا رُتبۂ حیات

بے شک اُسی کے قبضۂ قدرت میں موت ہے
بخشا ہے جس خدا نے ہمیں تحفۂ حیات

قدرت خدا کی ہم پہ عیاں اِس سے بھی ہوئی
پیدا کیا اُسی نے ہے جو نطفۂ حیات

ہرگز شہید کو نہ کہو مُردہ، مومنو!
خالق کا اس سے دائمی ہے وعدۂ حیات

اللہ کا کرم ہو تو آئے گا پھر نظر
تحت الثّریٰ تا عرشِ علیٰ جلوۂ حیات

بھُولے ہوئے ہیں موت کو ہم کس لیے کہ جب
رب نے بنایا موت کو ہمسایۂ حیات

عاجزؔ یہ شانِ خالقِ عالم تو دیکھیے
رکھتا ہے ماں کے رحم میں جو نُطفۂ حیات

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

کرتا ہے عجز سے جو بیاں دل کی واردات
ہوتا ہے اس پہ بے گماں خالق کا التفات

بھولے سے بھی نہ حکم عدولی خدا کی کر
گر چاہتا ہے قرب کے رب سے تعلّقات

کسبِ معاش کے لیے پیدا کیا ہے دن
آرام اور سُکوں کو بنائی ہے اس نے رات

ہونا ہے کامراں تو پھر ان پر عمل کرو
قرآں بتا رہا ہے ہمیں دیں کے جو نکات

کیسی عظیم نعمتیں بخشی ہیں خلق کو
شیر و شکر ہوں، شہد ہو، مصری ہو یا نبات

ماہ و نجوم و کوہ و دمن، بحر و بن، سبھی
جلووں سے پُر ہے سربسر خالق کی کائنات
سمجھا دیا گیا جو رسولِ کریم (ﷺ) کو
سب سے بڑا وہ راز ہے ربِّ علا کی ذات
مانگو مدد خدا سے تم عجز و نیاز سے
اس کے کرم سے دور ہوں گی ساری مشکلات
ہے خالقِ جہاں کی رضا میرے سامنے
جاہ و حشم کی ہیں، نہ مجھے زر کی خواہشات
ماہ و نجوم و کہکشاں صنعت خدا کی ہیں
ہر ایک حسن رب کا ہے آئینۂ صفات
حافظؔ نہ پا سکے گا کبھی قربِ کبریا
چھوڑے گا جب تلک نہ تو نفسانی خواہشات
حافظ محمد صادق (لاہور)

.....

سب سے بڑی جہان میں یا رب ہے تیری ذات
تیرے سوا کوئی نہیں خلّاقِ کائنات
رحمان اور کریم اور ستّار اور صمد
اعداد سے زیادہ ہیں یا رب تری صفات
عجز و نیاز سے جھکے جو تیرے سامنے
وہ خوش نصیب پا گئے ہر عیب سے نجات
انسان جو بھی پیکرِ عجز و نیاز ہے
اس کو پسند کرتا ہے خلّاقِ کائنات
خالق کا گھر ہے دل، سبھی بُت اس سے دور کر
عُزّیٰ ہو، لات ہو کہ ہُبل، نسر یا منات
شیطاں کا رستہ چھوڑ دے، خالق کی رہ پہ چل
قرآں کی کہہ رہی ہیں سب آیاتِ بیّنات
ہر چیز ہے رواں دواں اپنے مدار میں
چلتا ہے حکمِ رب سے ہی یہ نظمِ شش جہات

لطف و کرم کا سلسلہ رُکتا کہیں نہیں
مخلوق پر ہیں اَن گِنت تیری نوازشات
پروازِ فکرِ آدمی سے ماورا ہے تو
کیا عقل اور شعور میں آئے گی تیری ذات
کر دے گا دُور مشکلیں حافظؔ تری تمام
چاہے جو عجز سے تو اس سے حلِّ مشکلات
حافظ محمد صادق

.....

حمدِ خدائے پاک میں دیں ساتھ کیا لغات
خلّاقِ کائنات ہے وہ ربِّ کائنات
امداد گار ہو اگر وہ لاشریک ذات
جیتو ہر ایک رزم میں، کھاؤ کہیں نہ مات
سو بات کی کہی ہے قلندر نے ایک بات
سب مشکلوں سے دے گا ترا رب تجھے نجات
رکھ سامنے نبی (ﷺ) کی عنایت کے واقعات
حاصل رہے گا ربِّ دو عالم کا التفات
پیدا بھی تو ہیں ربِّ جہاں کے کیے ہوئے
تحمید خواں اسی کے نہ کیسے ہوں شش جہات
اللہ نے تو سب کو بنایا ہے ایک سا
یہ دین ہے خدا کا، نہیں جس میں ذات پات
تعمیلِ حکمِ رب میں جو کوشاں رہے سدا
اُس شخص کی ہے کامیاب و کامراں حیات
یوں بھر چکا ہے کیسۂ جاں کو مرا خدا
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"
محمودؔ حمدِ خالقِ عالم کہے سدا
اس کام میں خدائے جہاں اس کو دے ثبات
راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

ہدیہ ہائے نعتِ پاک

مصروف اس میں اس لیے ہے ساری کائنات
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"
میری نظر میں تو وہی ہیں حاصلِ حیات
سایے میں اُن کے روضے کے بیتے جو لمحہ جات
محفوظ ہیں وہ مسجدِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں آج بھی
لکھّے تھے جو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے شاہوں کو نامہ جات
ممکن ہو جس قدر، اسے کثرت سے کیجیے
وردِ درودِ پاک بھی ہے باعثِ نجات
ایماں بھی ہے یہی مِرا، دیں بھی مِرا یہی
نورِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے پُرضیا ہے ساری کائنات
ناموسِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پہ جو قربان ہو گیا
اس بے ثبات دہر میں اُس کو ملا ثبات
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! پھر ہے دہر کو درکار غزنویؒ
وہ اس لیے کہ آج ہے ہر دل میں سومنات
قُدسی مجھے بہشت میں لے جائیں گے ذکیؔ!
اُٹھی جو مجھ پہ حشر میں وہ چشمِ التفات

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یوں کرتی ہے کائنات
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"
میری طرف بھی یا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اک چشمِ التفات!
حائل ہیں راہِ زیست میں افواجِ حادثات

قرآن بن گئی ہے، کبھی بن گئی حدیث
بے مثل و بے مثال ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ہر ایک بات
وردِ درودِ پاک رہا جس کا بھی شعار
شاداب اُس کا ہی رہے گا گلشنِ حیات
اولاد و مال و زر، مِرے ماں باپ ہی نہیں
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر نثار مِری ساری کائنات
کہتے ہیں خود سا جو انھیں، کیا جانتے نہیں
ہر مُرسَل و نبی سے بھی ارفع ہے اُن کی ذات
عُشّاق اس کو سُنتے ہی آتے ہیں وجد میں
ہر نعت میری جیسے ہو اک قلبی واردات
آنے پہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے، گرے مُنہ کے بل ذکیؔ
مردُوخ و عُزّیٰ، بَعل و ہُبُل، لات اور منات

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

کچھ دیر اور لب پہ درودوں کا سُوت کات
دل میں بھی رکھ یقیں کہ بنے گی ضرور بات
اے باعثِ زمان و مکاں وجہِ کائنات!
روشن ہیں تیرے نقشِ کفِ پا سے شش جہات
وہ جس طرف سے گزرے، گئی کی سُنی گئی
مہکا گلاب بن کے مدینے کا پات پات
جرأت، غنا و عدل، وفا، علم، عجز، خیر
یکجا ہوئی ہیں آپ کے پیکر میں سب صفات
عُقدہ نہ حل ہُوا کسی فاتح سے آج تک
پیادوں سے کیسے اسپ سواروں نے کھائی مات
اک لفظ بھی نہ صَرفِ سماعت ہُوا کبھی
ایسے دلوں پہ لکھی گئی اُن کی بات بات

سونپی گئیں تمام خزانوں کی کُنجیاں
قدموں میں لوٹتی رہی دُنیائے بے ثبات
صدیوں نے ہاتھ باندھے تھے اک پل کے سامنے
دیکھی ہے ہم نے عالمِ امکاں میں ایسی رات
واجد یہی تو اُسوۂ خیر الانام (ﷺ) ہے
دُنیا و دیں ہمیشہ ہی رکھتے ہیں ساتھ ساتھ

واجد امیر (لاہور)

زیرِ اثر ہوں جس کے جہاں بھر کے ممکنات
ایسا کہاں ہے دوسرا نبّاضِ کائنات
دم توڑتے ہیں جا کے جہاں سب تحیّرات
آغاز ہوتی ہے وہاں حُسنِ نبی (ﷺ) کی بات
دھڑکن میں اُن کا نام ہے، لب پر انھی کی بات
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"
دیباچۂ رسالتِ احمد (ﷺ) ہیں سب رسول
سب انبیاء کا ایک خلاصہ ہے اُن کی ذات
چشمِ نبی (ﷺ) کے ایک اشارے کی بات ہے
کافور ہوں گی ساری زمانے کی مشکلات
مدّاحیِ رسول (ﷺ) کا اعجاز ہے جمیلؔ
ٹھہرے ہیں معتبر مرے کاغذ، قلم، دوات
اُس وجہِ کائنات (ﷺ) پہ پڑھتے رہو درود
نورِ سحر بنے گی یقیناً سیاہ رات

صادق جمیلؔ (لاہور)

وجہِ بِنائے ہر دوسرا ایک اُن (ﷺ) کی ذات
لاریب وہ ہیں باعثِ تخلیقِ کائنات

اللہ رے نقوشِ قدومِ نبی (ﷺ) کا فیض
طیبہ میں ہے مُدام نزولِ تجلّیات
گُلزار اُن کے ذکر سے دشتِ دل و نظر
آباد اُن کی یاد سے شہرِ تخیلات
ہیں اُن کے دم قدم سے دو عالم کی رونقیں
دارین کا جمال ہیں اُن کی نوازشات
میں تو فقط حضور (ﷺ) کے در کا فقیر ہوں
کیا دے سکے گی مجھ کو یہ دُنیائے بے ثبات
اپنی جگہ ہیں صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ و حج
حُبِّ نبی (ﷺ) ہے روزِ جزا باعثِ نجات
رحمت طراز ہے شہِ بطحا (ﷺ) کا ہر عمل
حکمت مآب ہے شہِ دیں (ﷺ) کی ہر ایک بات
ہر شے فنا پذیر ہے بزمِ حیات میں
حاصل ہے صرف ذکرِ نبی (ﷺ) کو سدا ثبات
کون و مکاں میں آپ کا نور و ظہور ہے
انوارِ مصطفیٰ (ﷺ) سے منوّر ہیں شش جہات
قرآن اُن کے خُلق کا آئینہ دار ہے
توصیف کس طرح ہو کہ وہ ہیں ہمہ صفات
چشمِ نبی (ﷺ) محافظ اُمّت ہے ہر گھڑی
دشمن لگائے بیٹھا رہے لاکھ ہم پہ گھات
اِس کے بغیر سانس بھی لینا محال ہے
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"
کرتے ہو کیوں حیاتِ نبی (ﷺ) پر مباحثے
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

اُس داستانِ شوق کا نازشؔ کہاں جواب
خوں سے لکھی جو سبطِ نبی (ﷺ) نے سرِ فرات

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

بے شک بیانِ حق ہے جو ہے مصطفیٰ (ﷺ) کی بات
شاہد ہیں فصلِ نَجْم کی آیاتِ بیّنات

سب سے بڑی کمائی ہے طیبہ میں حاضری
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

اُسوہ مرے رسول (ﷺ) کا احسن ہے بالیقیں
جو ہے نبی (ﷺ) کی راہ، وہ ہے رستۂ نجات

آقا (ﷺ) نے آسماں کو بنایا ہے آسماں
عظمت فلک کو دے گئی معراج کی وہ رات

اُنسٹھواں فقرہ سُورۂ اَحزَاب کا پڑھو
کہتا ہے وہ، نبی (ﷺ) کی ہیں ازواج اور بنات

پچھلے کسی صحیفے میں ان کی نہیں مثال
آیات ایسی آپ (ﷺ) کو رب سے ملی ہیں سات

دُنیا فلاح پائے، عمل اس پہ گر کرے
ہیں ضوفشاں حضور (ﷺ) کے خطبے کے سب نکات

ساقی ہیں شہ (ﷺ) کے ہاتھ میں کوثر کا جام ہے
جنّت میں اُن (ﷺ) کا دائمی خُم خانۂ حیات

ریحان اور عسل ہے فزوں آپ (ﷺ) کا کلام
سو جان سے فدا ہوئی شیرینیٔ نبات

خُلقِ عظیم آپ (ﷺ) کا، رحمت بھی بے مثال
اَخلاق ہی سے آپ (ﷺ) نے دشمن کو دی ہے مات

تاریخ کہہ رہی ہے کہ بیمار تھا جہاں
بخشی ہیں اس کو آپ نے اخلاقی اودیات

لَوْلَاک شان آپ کی ہے شاہِ انبیاء (ﷺ)
ہے آپ کے وجود سے کونین کو ثبات

احمد (ﷺ) کا نور، حق کی ہے تخلیقِ اوّلیں
بے شک نبی (ﷺ) کی ذات ہے مقصودِ کائنات

بعد از خدا بزرگ ہیں وہ (ﷺ)، قصّہ مختصر
بے مثل ہے حضور (ﷺ) کا ہر گوشۂ حیات

ممکن نہیں بشر سے ادا ہو ثنا کا حق
رکھتا ہے ایسی خالق عالمُ قلم دوات

اللہ بھی رحیم ہے، آقا (ﷺ) بھی ہیں رحیم
اے پھولؔ رب کے بعد ہمیں بس ہے اُن (ﷺ) کی ذات

تنویر پھولؔ (نیویارک)

پہلے یہ زندگی تھی نہ دستور کائنات
لائے ہیں رنگ و نور یہاں محرمِ حیات

عرشِ بریں سے آئے ہیں جب فرشِ خاک پر
جلووں میں ڈھل گئے ہیں محمد (ﷺ) کے شش جہات

ہر لفظ حُسن حُسن ہے ہر جملہ عشق عشق
اللہ کا کلام ہے میرے نبی (ﷺ) کی بات

قرآن جب حضور (ﷺ) پہ نازل کیا گیا
لکھا خدائے پاک نے دیباچۂ صفات

آئی صدا درود کی عرشِ عظیم سے
اللہ کی زبان پہ بندے کی ہیں صفات

ہر گام پر رسول (ﷺ) کے جلوے تھے صبح تاب
آئی ہے راہِ زیست میں ایسی بھی ایک رات

مانگا ہے جو حضور (ﷺ) نے عرشِ عظیم پر
تسلیم کی گئی ہیں وہ ساری گزارشات

دارالفنا کی راہ میں ہر شے کو ہے فنا
حاصل مگر حضور (ﷺ) کو تا حشر ہے ثبات

میں ذاکرِ رسول (ﷺ) ہوں، مرنے کا غم ہو کیوں
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

مجھ کو نبی (ﷺ) سے پہلے یہاں جانتا تھا کون
اللہ کا کرم ہے، محمد (ﷺ) کا التفات

عشقِ نبی (ﷺ) میں نعت جو میں نے کہی سحرؔ
مجھ کو ملا حضور (ﷺ) سے پروانۂ نجات

اکرم سحرؔ فارانی (کامونکی)

....

روشن ہے کیا نظر میں رسولِ خدا (ﷺ) کی ذات
شہرِ جمالیات ہے، شہرِ تجلیات

اُمّت کو گھورتے ہیں بہر سمت حادثات
یا رحمتِ تمام (ﷺ)! کریں ہم پہ التفات

ہم پر تھی جب نثار محمد (ﷺ) کی چاندنی
ہر روز روزِ عید تھا، ہر شب تھی شب برات

ہر شے ہے فیضیاب انھی کے جمال سے
تابندہ ہے نگاہ میں ہر سو نبی (ﷺ) کی ذات

سورج گھرا ہُوا ہے اندھیروں کی اوٹ میں
اب دن بھی واردات ہے، راتیں بھی واردات

سورج ہمارے نقشِ قدم پر نثار تھا
ڈھالے تھے ہم نے صبحِ فروزاں میں شش جہات

ٹکڑے کیے ہیں آپ نے اُنگلی سے چاند کے
قبضے میں تھی حضور (ﷺ) کے دُنیائے ممکنات

جائے پناہ حضور (ﷺ) کے سایے میں چاہیے
درپے ہے اب حیات کے، ہر لحظہ ممات

دولت سے واسطہ ہے، نہ ثروت سے کچھ غرض
"ذکرِ رسول پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

اب کس سے آرزوئے نوازش ہو یا نبی (ﷺ)
ڈوبی ہوئی ہے زہر میں اپنوں کی بات بات

جب شر زدوں کے لب پہ درخشاں ہوئی دعا
بدلا رسولِ خیر (ﷺ) نے منشورِ کائنات

بزمِ فنا میں نورِ بقا ہیں مرے حضور (ﷺ)
میں بھی ہوں بے ثبات، زمانہ بھی بے ثبات

جب میں نے اُن کی نعت پڑھی اُن کے سامنے
سرکارِ کائنات (ﷺ) نے بخشے نوادرات

پھر ہے بشیرؔ ذہن میں ایثارِ مصطفی (ﷺ)
پھر ہیں قدم قدم پہ مصائب کے واقعات

بشیر رحمانی (لاہور)

....

دونوں جہاں میں سب سے معظّم وہی ہے ذات
جن کے لیے سجائی گئی بزمِ شش جہات

دولت یہی ہے اور یہی میری کائنات
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

جب نورِ مصطفی (ﷺ) کا جہاں میں ہُوا ظہور
چُھٹ کر رہی جہان سے تاریکیوں کی رات

جنّت کو میں عزیز ہوں، جنّت مجھے عزیز
نعتِ نبی (ﷺ) ہے میرے لیے تحفۂ حیات

حاصل حضور (ﷺ) سے جو حضوری ہوئی مجھے
اُن (ﷺ) کے حضور پیش کروں گا نگارشات

جن کو رسولِ خیر (ﷺ) کا عرفان ہو گیا
کھل کر رہا ہے اُن پہ ہر اک عقدۂ ممات

تشریف لائے دہر میں جب صدرِ انبیاء
انساں کو دیں حضور (ﷺ) نے انسان کی صفات

کر دوں گا پیش نعت فرشتوں کے سامنے
تُربت میں پیش آئی اگر کوئی واردات

عشقِ رسول (ﷺ) اوڑھ کے جاؤں اگر کہیں
گھبرائیں میرے سائے سے دُنیا کے حادثات

میں نے جو شوقِ عشق میں نعتِ نبی (ﷺ) کہی
مجھ پر ہوا ہے رحمتِ عالم (ﷺ) کا التفات

فرزند علی شوقؔ (گوجرانوالا)

اُن کے تمام نام ہیں مثلِ نوادرات
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

اُن کے ہی دم سے زینتِ عرشِ عظیم ہے
اُن کی ہی ذات باعثِ تخلیقِ کائنات

حُسنِ تمام، رونقِ ارض و سما ہیں وہ
اُن کا وجودِ پاک ہے تزئینِ شش جہات

کس کی یہ ہے مجال، کوئی ہمسری کرے
بعد از خُدا بزرگ ہے میرے نبی (ﷺ) کی ذات

مہتاب و آفتاب ہے ان کا ہر اک طریق
لوحِ جہاں پہ نقش ہے ان کی ہر ایک بات

چشمِ کرم ادھر بھی ہو صدقہ بتولؓ کا
ہیں ان کی بارگاہ میں میری گزارشات

محمد اقبال کیفی (لاہور)

کیسے بیاں ہوں آپ (ﷺ) کے گِن گِن کے معجزات
بالا شعور و فکر سے ہیں وہ عجائبات

بالواسطہ جھلک بھی نہ جھیلی کلیم نے
دیکھیں نبی (ﷺ) نے ساری خدا کی تجلّیات

مال و زر و جواہر و دولت ہیں چیز کیا
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

ہر دم انھی کی ذات پر پڑھتے رہو درود
بخشش کا ہے یہی تو یکے از لوازمات

یوں تو ہیں سارے انبیاء ہی محترم مگر
افضل ہے انبیاء میں مرے مصطفیٰ (ﷺ) کی ذات

جو گالیوں کو سُن کے بھی دیتے رہے دُعا
دیکھی سنی کسی میں بھی ایسی نہیں صفات

ہوتا نہ کچھ بھی، آپ کا ہوتا نہ گر ظہور
کیفیؔ وہی ہیں باعثِ تخلیقِ کائنات

روشن دین کیفیؔ (سمندری)

شہکارِ ربِّ دو جہاں ہے مصطفیٰ (ﷺ) کی ذات
حُسنِ نبی (ﷺ) کے عکس سے روشن ہیں شش جہات

شاہد خدا ہے آپ (ﷺ) کے خُلقِ جمیل کا
قرآں کی کہہ رہی ہیں یہ آیات بیّنات

طاعت نبی (ﷺ) کی اصل میں طاعت خدا کی ہے
قرآن کے مطالعہ سے ہے عیاں یہ بات

اُمّت کو منع کر دیا ناپاک چیزوں سے
اور حکم یہ دیا کہ کھاؤ ساری طیّبات

نیکی فروغ پا گئی جُہدِ نبی (ﷺ) سے یوں
دُنیا سے مِٹنے لگ گئیں لاریب سیّئات

ان کا احاطہ کر سکے، کس کی مجال ہے
ذرّوں سے ہیں کہیں سِوا سرکار (ﷺ) کی صفات

زیرِ حصارِ ظلم یہود و ہنود ہے
اُمّت کے حالِ زار پر آقا (ﷺ)! ہو التفات

حافظ خلوصِ قلب سے بن جا حضور (ﷺ) کا
کر دے ہوس کا منہدم اس طرح سومنات

حافظ محمد صادق

ذات آپ (ﷺ) کی ہے باعثِ تخلیقِ کائنات
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

طاعت رسولِ پاک (ﷺ) کی جس نے شعار کی
نارِ سقر سے پا گیا خوش بخت وہ نجات

ہستی رسولِ پاک (ﷺ) کی رحمت مآب ہے
نازاں نہ کیوں ہو آپ (ﷺ) پر دُنیائے بے ثبات

سمجھا دیا حضور (ﷺ) نے لوگوں کو پیار سے
رحمت خدا کی ہیں، نہ کرو قتل تم بنات

معراجِ مصطفیٰ (ﷺ) سے یہ نکتہ ہُوا عیاں
پہنچی ہے کتنے اوج پر انسان کی برات

وصفِ نبی (ﷺ) نہ پھر بھی لکھے جائیں گے اگر
سارے درخت ہوں قلم، پانی ہو سب دوات

حافظ محمد صادق

قائم نبی (ﷺ) کے دم سے ہے یہ نظمِ کائنات
پنہاں اِس ایک نکتے میں پاؤ گے سو نکات

اُمّت پہ آقا (ﷺ) کیجیے گا نگہِ التفات
گھیرے ہوئے ہیں اِس کو جہاں بھر میں مشکلات

سرکار (ﷺ) کے ظہور کے دن سر کے بل گرے
عُزّیٰ و وُدّ و نسر و ہُبل اور منات و لات

قسمت کا جو دھنی ہو وہ جو خوش نصیب ہو
مدحِ نبی (ﷺ) میں دے خدا اُس شخص کو ثبات

احکامِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ وہ دل سے عمل کرے
جو بندہ چاہتا ہو عزیزو! رہِ نجات

ثبت اپنی زندگی کے خد و خال پر کرو
محبوبِ ربِّ پاک (ﷺ) کی سیرت کے واقعات

دینِ نبی (ﷺ) میں صاحبِ عزت ہے متقی
کچھ اِس میں حیثیت نہیں رکھتی ہے ذات پات

لائق جو ہے مدیح و ثنا کی، تو ہے فقط
خالق کی پاک ذات یا سرور (ﷺ) کی پاک ذات

رُخ تو دُعاؤں کا سُوئے شہرِ نبی (ﷺ) کرو
پہنچائیں گے حضور (ﷺ) خدا تک تمھاری بات

رب سے مِری وسیلۂ آقا (ﷺ) سے ہے دُعا
نزدِ بقیعِ پاک کہیں ہو مِری وفات

آقا (ﷺ) کے میہمان کو کس چیز کی کمی
طیبہ میں جائے کیوں کوئی لے کر توا پرات

مومن کی فکر نے یہ نتیجہ اخذ کیا
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

خوشنودیِ حضور (ﷺ) ملے گی تمھیں ضرور
محمودؔ ڈھانے نکلو تو اندر کا سومنات

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

پنجابی

قلماں جے رُکھ جہان دے ساگر بنے دوات
رب باجھ نہیں لکھیدی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دی صفات
ساڈے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دی آل تے پڑھدے نیں نت درود
پوری کُنے پرانبلاں ہر رُکھ دے ٹہن پات
معراج نے اُچان دا در انج دا کھولیا
بیٹھے فقیر فرش تے پاندے نیں عرشی جھات
شبرات رات دید توں دن عید جیس دا
"ذکر رسول پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"
گن کہن دے کمال دے فن دی اخیر اے
سارے جہان وچ نہیں مُرسَل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) توں سوہنی ذات
اُمتی دے اُچ یقین دا رکھّن نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خیال
پُچھدے نیں ڈوہنگے کھڑاں چوں وی اساڈی وات
ادبوں رسول پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دے عرضاں گزار دے
ذہناں دی جیبھ نال ای کردے فقیر بات
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دی سکھ دہلیز تے بہ کے پڑھاں سلام
چُماں گا میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دے قدماں نوں دن تے رات
دل اے پکاواں حاضری نت میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دی
ونڈاں میں چَول رانگلے بھر بھر کے بر پرات
غزلاں چ حمد نعت وی لکھواوندے بشیرؔ
ٹھاسی توں باوآ ہو گیا شاعر بڑی برات

بشیر باوآ چشتی صابری (شیخوپورہ)

☆☆☆☆☆

گونجا انھی کے نام سے معمورۂ حیات
پھوٹا انھی کے نام سے سرچشمۂ حیات

چمکا انھی کے نور سے ہر رنگِ زندگی
مہکا انھی کے نام سے گلخانۂ حیات
سرمست ہم کو بادۂ توحید نے کیا
چھلکا انھی کے نام سے پیمانۂ حیات
ناپید آسمان و زمیں کا وجود تھا
اُٹھا انھی کے نام سے ہنگامۂ حیات
اصنام وقت سجدہ میں گرتے چلے گئے
لرزا انھی کے نام سے بُت خانۂ حیات
پائے ثبات میں کہیں لرزش نہ آ سکی
ہموار انھی کے نام سے ہے جادۂ حیات
شاداب انھی کے ابرِ سخاوت سے کشتِ دل
گلزار انھی کے نام سے ویرانۂ حیات
قربان انھی کی راہ میں ہو جائے اے خدا
پایا انھی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام سے سرمایۂ حیات
رزمی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا فیض ہے میری سخنوری
گویا انھی کے نام سے ہے نغمۂ حیات

محمد بشیر رزمی (لاہور)

(ذوقافیتین میں)

آ جائے مجھ کو طیبہ سے پروانۂ حیات
بے جاں بدن سے پھُوٹ پڑے چشمۂ حیات
روشن اسی سے ہے مرا ہر گوشۂ حیات
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"
دُنیا سمجھ رہی ہے مرے پاس کچھ نہیں
دکھلاؤں نعت کا اسے سرمایۂ حیات
ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے گریز پائی حقیقت میں موت ہے
وابستۂ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے وابستۂ حیات

وردِ زباں ہو ہر گھڑی سرور (ﷺ) کا ذکرِ خیر
خالی نہ اس سے کوئی بھی ہو لمحۂ حیات

مجھ کو درِ حبیب (ﷺ) پہ مرنا نصیب ہو
جا کر وہیں ہو ختم مِرا قصۂ حیات

جس پر ہیں متفق سبھی اپنے بھی غیر بھی
عشقِ نبی ہی ایسا ہے اِک نقطۂ حیات

سلطان محمود (لاہور)

ہے بندگیٔ ربِ عُلیٰ تحفۂ حیات
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

مُردہ دلوں نے پائی ہے اس سے ہی زندگی
وردِ درودِ پاک تو ہے نغمۂ حیات

عالم کی ساری نعمتیں ان کے طفیل ہیں
بن کر حضور (ﷺ) آئے ہیں گنجینۂ حیات

جتنے بھی دینِ حق کے مخالف ہیں دہر میں
محشر میں ان پہ تنگ ہو گا عرصۂ حیات

مرہونِ اذن آپ (ﷺ) کے ہر ایک جان ہے
ذاتِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرچشمۂ حیات

اس کے بغیر زندگی ہو جائے گی محال
اُسوہ مِرے حضور (ﷺ) کا ہے رستۂ حیات

کر کے حرام خودکشی آقا حضور (ﷺ) نے
انسان کو بتا دیا ہے رتبۂ حیات

پایا ہے جس کسی نے بھی پایا یہیں سے ہے
قدموں میں ہے حضور (ﷺ) ہی کے چشمۂ حیات

عاجزؔ ہمیشہ اس پہ ہی تم گامزن رہو
بخشا حضور (ﷺ) نے جو تمھیں جادۂ حیات

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

اُن کا طریق گر ترا ہو جامۂ حیات
پھر کیوں پھرے تو دہر میں گُم گشتۂ حیات

یادِ رسولِ پاک (ﷺ) میں آنسو جو بہ گیا
قطرہ نہیں ہے بلکہ ہے وہ دجلۂ حیات

ان کی نگاہِ لطف کا اعجاز دیکھیے
یکسر بدل کے رکھ دیا میخانۂ حیات

اُٹھا کمالِ شوق میں جو قلبِ مضطرب
پہنچا فلک کو چیر کے وہ نالۂ حیات

مل جائے اس جبیں کو ترا سنگِ آستاں
بھر جائے اس کے بعد گو پیمانۂ حیات

ان کے طفیل خلقتِ کون و مکاں ہوئی
گویا ہے ذات آپ (ﷺ) کی سرنامۂ حیات

دریوزہ گر ہیں آپ کے در کے جو یا نبی (ﷺ)
زنبیل میں وہ رکھتے ہیں کُل مایۂ حیات

خلد آشنا ہوائیں ہیں طیبہ کی اس قدر
پاتا نئی حیات ہے ہر کشتۂ حیات

اُن کا کرم ہے شاملِ احوال اے عقیلؔ
کیونکر ہو بے مہار ترا ناقۂ حیات

عقیلؔ اختر (لاہور)

روشن ہوا ہے آپ (ﷺ) ہی سے جادۂ حیات
"ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات"

توحید کا رباب بجا اُن کے آنے پر
اللّٰہ ھُوْ کا ذکر ہوا نغمۂ حیات

بے رنگ زندگی کو ملا رنگ پیار کا
احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذکر سے ہے کھُلا چہرۂ حیات

عاشق نے دی اذاں تو صدا عرش پر گئی
عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی اصل میں ہے نکتۂ حیات

میلادِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فضیلت تو دیکھیے
روشن ہُوا ہے نور سے ہر شعبۂ حیات

بیمار زندگی کی دوا اُن کی یاد ہے
اکسیر ہے جہاں میں یہی نسخۂ حیات

احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نقشِ پا سے ملی ہم کو زندگی
دیکھا جو غور سے تو ملا نکتۂ حیات

بھیجو درودِ پاک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ رات دن
رب نے دیا ہے ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تحفۂ حیات

آسودگی ملی ہے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذکر سے
خوشیوں سے بھر گیا ہے مِرا کاسۂ حیات

پھر یادِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مقدّر سنور گیا
گِریہ سے دُھل گیا ہے پھر آئینۂ حیات

تہذیب اعظمیؔ کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عطا ہوئی
اُن کے طفیل نرم ہُوا لہجۂ حیات

محمد طفیل اعظمیؔ (لاہور)

....

ممنونِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے مِرا ہر لمحۂ حیات
یوں لامحالہ بڑھ گیا ہے رُتبۂ حیات

باندھا ہے ربِّ پاک نے شیرازۂ حیات
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

یہ ہے حدیثِ قدسی "لَولاک" سے عیاں
کھولا حضورِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دروازۂ حیات

نورِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیدا کیا جب غفور نے
جبلِ عدم سے پھُوٹ بہا چشمۂ حیات

اُلجھیڑے میں پڑی تھی مِری زندگی کی ڈور
لطفِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جوڑ دیا رشتۂ حیات

گزرے جو پیرویٔ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں زندگی
پہنچائے قصرِ مغفرت میں جادۂ حیات

محشر میں منہ دکھائے گا اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیا
دینا پڑا اگر وہاں کفّارۂ حیات

مدّاحیِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کرنا نہ کچھ کمی
رہ جائے شاید اس طرح سے پردۂ حیات

افسوس، اُمّتی جو ہیں آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
زندہ بھی ہیں اور کر رہے ہیں نوحۂ حیات

چنگل میں کفر کے ہیں پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اُمّتی
دستِ ستم شعار میں ہے نقشۂ حیات

ہم طاعتِ حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نہیں قریں
کندھوں پہ ہیں اُٹھائے ہوئے لاشۂ حیات

آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ سے کیا ہے چُھپا ہُوا
دستِ ممات میں ہے چھپا چہرۂ حیات

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! "رہنماؤں" کے کردار کے طفیل
آتا ہے چاک چاک نظر جامۂ حیات

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مَرنا بھی ہُوا مشکل غریب کا
ایسے گرفت میں ہے لیے پنجۂ حیات

سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اِتّباع کی صورت رہی ہے کیا
محمودؔ اپنا دیکھ تو آئینۂ حیات

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ ہو نثار اگر مایۂ حیات
بعدِ وفات دے گا ثمر مایۂ حیات

سمجھیں گے کیا وہ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فقر کو
نزدیک جن کے، ٹھہرا ہو زر مایۂ حیات

دل میں جو حفظِ حُرمتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہو خیال
رکھتا نہیں ذرا بھی اثر مایۂ حیات

زندہ ہوں یُوں کہ عازمِ شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رہوں
میرے لیے یہی ہے سفر مایۂ حیات

آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر سُنتے ہوئے جو ٹپک پڑیں
اشکوں کے ہیں وہی تو گہر مایۂ حیات

کم ہو جو کوئی بات مقامِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
تو کیوں نہ ہو گا زیر و زبر مایۂ حیات

حُبِّ حبیبِ خالق و مالک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہے عطا
اک بے نیازِ شرّ و ضرر مایۂ حیات

جو دور ہیں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے، ہے ان کے واسطے
مال و منال و لعل و گہر مایۂ حیات

ناعت نہیں ہے جو، وہ تہی کیسہ شخص ہے
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

خوشحال زندگی کی علامت یہی تو ہے
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

محمودؔ برکتیں ہیں یہ شہرِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
طیبہ کی ہے اک ایک سحر مایۂ حیات

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاک ہے سرمایۂ حیات
اُس کا خس و خاشاک ہے سرمایۂ حیات

جس سے حیات آشنا اک ایک شے ہوئی
وہ نکتۂ "لــولاک" ہے سرمایۂ حیات

رُکی نظر ہے سُوئے مدینہ لگی ہوئی
یہ دیدۂ نم ناک ہے سرمایۂ حیات

مظہر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں رب کے، یہ جس سے پتا چلے
وہ فہم وہ ادراک ہے سرمایۂ حیات

میرا تخیُّل آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مسکن کو ہے رواں
یہ اشہبِ چالاک ہے سرمایۂ حیات

قدمینِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اشارے کو دیکھ لو
دفنِ بقیعِ پاک ہے سرمایۂ حیات

آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فقر نے یہ دیا ہے سبق مجھے
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

محمودؔ جس کا دشمنِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو ہدف
وہ لہجۂ بے باک ہے سرمایۂ حیات

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

ہوتے اگر نہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ہوتی نہ کائنات
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

وحش و طیور و انس و جاں سب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر فدا
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

دُنیا کو زر کی ہے طلب، میرے لیے مگر
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

ہستی کا ساز نغمہ زن ہے آپ (ﷺ) کے طفیل
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
بے زر، غریب اور تہی دست ہوں تو کیا؟
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
سرشار ان کے ذکر سے رہتا ہوں روز و شب
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
ہے زندگی رواں دواں ذکر رسول (ﷺ) سے
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
وجہِ سکونِ دل بھی ہے، آرام جاں بھی ہے
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
ربِ اَحد کا آپ (ﷺ) نے ہم کو پتا دیا
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
شہکارِ ربِّ دو جہاں، خیرُ الوریٰ (ﷺ) ہیں آپ
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
حافظؔ انھی کے دم سے ہیں دُنیا کی رونقیں
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘

حافظ محمد صادق

اُن (ﷺ) کے لیے ہی رب نے بنائی ہے کائنات
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
کچھ بھی نہیں کنوز سلاطین دہر کے
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
دُنیا و آخرت میں یہ نعمت عظیم ہے
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
اس کے طفیل ملتی ہے خوشنودیٔ خدا
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘

اسرا کی رات کہتے تھے یہ قدسیانِ عرش
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
کہتا ہے ہر نفس یہ مرا تارِ سازِ دل
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
حسانؓ پر بھی راز تھا یہ منکشف ہوا
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
ابنِ زُہیرؓ، جامیؒ و سعدیؒ نے یہ کہا
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
اللہ اور فرشتے بھی مشغول اس میں ہیں
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
آئی بہار اس سے مرے دل کے باغ میں
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘
لب پر یہی ہے پھولؔ کے، در گلشنِ ثنا
’’ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے سرمایۂ حیات‘‘

تنویر پھولؔ

☆☆☆☆☆

ساتویں سال کا دسواں

ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۴۔اکتوبر ۲۰۰۸ (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال (ناصر باغ) لاہور

....

صاحبِ صدارت: محمد ارشد خاں (والیوم میڈیا ہاؤس)

مہمانِ خصوصی: سید ہمایوں رشید (ایوانِ درود و سلام کے فعّال رُکن)

مہمان شاعر: قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

قاریٔ قرآن: رفیع الدین ذکی قریشی

نعت خواں: محمد ارشد قادری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

(چیئر مین سید ہجویر نعت کونسل، محکمہ اوقاف پنجاب)

....

مصرعِ طرح:

"جو اشک ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

شاعر:

حافظ لدھیانوی

۴۔اکتوبر ۲۰۰۸ کا مشاعرہ

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں عجب سلسلۂ نور و ضیا تھا
جو سامنے منظر تھا، وہ پہلے سے جُدا تھا

معراج نظر آئی مجھے بختِ رسا کی
مجھ کو بھی شرف در پہ حضوری کا ملا تھا

کس نے مجھے پہنچایا تھا سرکار (ﷺ) کے در پر
وہ اشکِ رواں تھا کہ مرا جذبِ وفا تھا

احساسِ حضوری سے تھا اک وجد کا عالم
کیا ناز مجھے اپنے مقدّر پہ ہُوا تھا

رُخسار پہ بہتے ہوئے دیکھے گئے آنسو
اپنا ہی ہر اک شخص کا اندازِ دُعا تھا

اُس نے ہی سنایا تھا مجھے مُژدۂ بخشش
جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا

ہر سمت نظر آئی مجھے بارشِ انوار
طیبہ کا تھا جو حُسن، وہ آنکھوں کی ضیا تھا

حافظ لدھیانوی

حمدِ ربّ العزت جلّ شانہٗ

مصروف ہے تسبیح میں ہر ذرّہ و قطرہ
خشکی میں، سمندر میں ہے اللہ کا چرچا

اوّل ہے وہی، آخر و باطن بھی وہی ہے
ظاہر ہے، مگر اپنی بصارت پہ ہے پردہ

واں سر تھا جھکا، آنکھ سے آنسو بھی رواں تھے
قربت کا وسیلہ تھا بنا خانۂ کعبہ

سرکار (ﷺ) کے صدقے میں تو مقبول کر اُس کو
"جو اشکِ ندامت جو حضوری میں بہا تھا"

رحمت ہی لکھی خود پہ، تو رحمٰن ہے بے شک
عاصی ہے خطاکار، یہ بندہ ہے نکمّا

تسبیح میں مشغول بہر آن ملائک
اکبر ہے تو اور تو ہی تو ہے اعظم و اعلیٰ

کونین کی وسعت میں تری جلوہ گری ہے
پرتو ہے ترے نور کا افلاک پہ مولا!

ہر سُو ہیں تری قدرت و حکمت کے مظاہر
پھولوں کو چمن زار میں کیا رنگ ہے بخشا

گلشن میں تری حمد ہے بلبل کی زباں پر
شاداب ہر اک پھول ہے، ہر شاخ شگفتہ

تنویر پھول (نیویارک)

جب پہلے پہل کعبے کا دیدار کیا تھا
سیماب کی صورت مرا دل کانپ رہا تھا

دیدارِ حرم کر کے قرار اِس کو ملا تھا
میرے دلِ مضطر پہ اثر یہ بھی ہُوا تھا

پڑتے ہی نظر کعبے پہ محسوس ہُوا تھا
مقبولِ خدا میرا ہر اک حرفِ دُعا تھا

کعبے میں پہنچتے ہی مجھے ایسا لگا تھا
ہر زخمِ دل و روح مرا رُو بہ شفا تھا

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
یا رب! وہ مرا دامن تر دھوتا گیا تھا

کعبے میں تھا ہر سمت سماں دید کے قابل
جس شخص کو بھی دیکھا' وہی محوِ دُعا تھا

جس وقت میں حاضر تھا درِ کعبہ پہ یا رب
اس وقت کا ہر لمحہ بڑا روح فزا تھا

دس بار کرم مجھ پہ کیا تو نے خدایا
اِک بار ہی تو "صلِّ علیٰ" میں نے پڑھا تھا

قبل اس کے کہ گر جاتا ترے خوف سے احقر
یا رب! تری رحمت نے اسے تھام لیا تھا

جب سیدھ میں اک سبز اشارے کی یہ پہنچا
اسود کو نگاہوں سے ذکیؔ چوم رہا تھا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

....

ایماں ہے مرا' کوئی نہیں مثل خدا کا
وہ ازلی و ابدی ہے' رہے گا وہ ہمیشہ

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
صدقے میں اسی کے ہے ملا قرب خدا کا

اَلطافِ الٰہی کا وہی بن گیا باعث
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

ہم رنج و مصائب میں اسے کیوں نہ پکاریں
ہے کون سوا رب کے مددگار ہمارا

وہ چاہے تو شعلوں کو بھی پھولوں میں بدل دے
وہ قادرِ مطلق ہے' یہ قدرت ہے وہ رکھتا

خشکی ہو' تری ہو کہ ہَوا ہو کہ خلا ہو
ہر چیز پہ نافذ ہے فقط حکم خدا کا

افلاک پہ یہ چاند' یہ سورج' یہ ستارے
ہر ایک ہے اللہ کی قدرت کا نمونہ

وہ حاکمِ مُطلق ہے' وہی مالکِ کُل بھی
واجب ہی نہیں اس پہ کسی کام کا کرنا

مایوس کسی حال میں ہوتا نہیں عاجزؔ
اللہ کی رحمت پہ یہ رکھتا ہے بھروسا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

(ردیف کی تبدیلی کے ساتھ)

یا رب! یہ مری تجھ سے بہ صد عجز دُعا ہے
کر چشمِ کرم' ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

گو حکم عدولی تری ہر صبح و مسا ہے
پر پھر بھی ترا بابِ کرم ہم پہ کُھلا ہے

لکھّوں میں تری حمد "کَمَا حَقُّہٗ" کیسے
آتی ہے زباں مجھ کو' نہ فن میرا رسا ہے

مخلوق سبھی جس کے سبب لیتی ہے سانسیں
لاریب وہ نعمت تری جاں بخش ہَوا ہے

کوئی بھی تصوُّر میں تجھے لا نہیں سکتا
تو ذہنِ بشر کی تو رسائی سے ورا ہے

حد رحمت و رافت کی تری' کوئی نہیں ہے
شفقت تو تری ماؤں کی ممتا سے سوا ہے

اپنوں پہ لگاتار ترا فضل و کرم ہے
غیروں پہ برستی تری رحمت کی گھٹا ہے

شک اس میں نہیں ہے کہ ہے محتاج خدا کا
سلطان کُلَہ کج ہے کہ ادنیٰ سا گدا ہے

تابش میں ہے وہ لعلِ بدخشاں سے زیادہ
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا ہے"

مانگ اس سے سدا عجز سے اے حافظ ناداں
منہ اس کے خزانوں کا شب و روز کھُلا ہے

حافظ محمد صادق (لاہور)

(ردیف کی تبدیلی کے ساتھ)

روشن تری طاعت کا مرے دل میں دیا ہے
مجھ کو تو ملا جو بھی، ترے در سے ملا ہے

جو نسخۂ قرآن ہمیں تو نے دیا ہے
انسان کے ہر ایک مَرض کی وہ دوا ہے

بدبخت ہے وہ جس سے تو ناراض و خفا ہے
خوش جس سے ہے کونین میں، وہ پھولا پھلا ہے

جلوے ہیں ترے آنکھ سے نرگس کی ہُویدا
قدرت سے تری، چاند کے چہرے پہ ضیا ہے

کرتا ہے کرم سب پہ بلا فرق تو یا رب
بندہ ہے بھلا کوئی ترا یا کہ بُرا ہے

لرزاں تری ہیبت سے یم و کون و بیاباں
ہر ایک ترے سامنے خاموش کھڑا ہے

اس بزمِ دو عالم کا خدا تو ہے اکیلا
تخلیق دلآویز تری ارض و سما ہے

کہتا ترے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہوں نعت میں یا رب!
محبوب تجھے ان کی بہت مدح و ثنا ہے

مرضی نہ ہو تیری تو نہیں پتّا بھی ہلتا
سچ ہے کہ جہاں بھر کا تُو ہی ایک خدا ہے

یا رب تو اسے گوہرِ مقصود سے بھر دے
دامانِ طلب میرا ترے آگے دھرا ہے

کیوں ناز کرے تجھ پہ نہ یہ حافظ احقر
یہ حمد نویسی جو اسے تیری عطا ہے

حافظ محمد صادق

جب پہلے پہل گھر سے مَیں کعبہ کو چلا تھا
تپ دیدہ بدن میرا تھا، لرزیدہ تھے اعضا

آیا مری نظروں میں جونہی خانۂ کعبہ
اک جشنِ مسرّت مرے اندر ہُوا برپا

ہر چار طرف مارتا ٹھاٹھیں جسے پایا
الطاف و عنایاتِ خدا کا ہے وہ دریا

تھے سامنے یوں ربّ و پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) شبِ اسرا
اک دُوجے کا فرمایا کیے دونوں نظارہ

مقبولِ خُدا طیبہ میں فی الفور ہُوا تھا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

تعمیل میں ہر حکمِ خدا کی جو رہے تُو
ہو عرشِ بریں جیسی ترے قلب کی کٹیا

بندوں کو بھی اللہ نے تعلیم یہی دی
خود اس کے خصائص میں رہا عہد کا ایفا

قرآن مُقدّس میں تدبُّر ہے ضروری
جو شخص کہ عرفانِ حقیقت کا ہو جُویا

کرنا ہے مجھے راضی فقط مالکِ کُل کو
ہوکا نہیں جنّت کا، نہ دوزخ کا ہے کھٹکا

خوشنودیٔ خالق کے لیے نعت کہو تم
ہر زخم معائب پہ رکھو حمد کا پھاہا

محمودؔ جب اغماض کیا حکمِ خدا سے
تو نکبت و ذلّت نے مسلماں کو گھیرا

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

بحضورِ رحمۃٌ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)

خورشید رسالت پہ فدا غارِ حرا تھا
اِقرا وہیں جبریلؑ سے مُرسَل (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سنا تھا

ایسا کوئی مہمان نہ دیکھا نہ سنا تھا
قوسین کا آغوش انھی کے لیے وا تھا

جبریلؑ تو سدرہ کی بلندی پہ رُکا تھا
پھر کون وہاں ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا راہنما تھا

خود منظرِ صاحبِ معراج (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا تھا
منظر "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" کا کُھلا تھا

فردوس تو بس نعت سرائی کا صلہ ہے
رضواں نے مرے کان میں چپکے سے کہا تھا

جب آنکھ کھلی، لوحِ ازل میں نے پڑھی تھی
نام اپنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غلاموں میں لکھا تھا

اسلام کے داعی وہ قبیلے میں ہوئے تھے
جنّات نے رستے ہی میں قرآن سنا تھا

جنّت کے فرشتے تو مجھے ڈھونڈ رہے تھے
میں گوشۂ محشر میں ابھی نعت سرا تھا

کچھ اور نہیں چاہیے رزمیؔ کو جہاں میں
وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رحمت نظری ہی کا گدا تھا

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

....

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
دامن سے مرے داغِ گنہ دھوتا گیا تھا

خود رب نے کہا بیعت رضواں پہ نبی (ﷺ) سے
جو ہاتھ تمہارا تھا، وہ دراصل مرا تھا

وہ مفلس و نادار ہُوا صاحب ثروت
آقا (ﷺ) نے جسے بکری کا اک بچّہ دیا تھا

میرے دلِ پژمُردہ نے سر پھر سے اُٹھایا
جب مژدہ مدینے کی زیارت کا سنا تھا

جز اُن کے، مرے لب پہ کسی کا بھی قصیدہ
ہرگز نہ رہے گا، نہ رہا ہے، نہ رہا تھا

سوچا ہی تھا، سرکار (ﷺ) کو مشکل میں پکاروں
دیکھا تو کرم آپ کا مائل بہ عطا تھا

جب ذکر کیا اُن کا، ہُوا درد کا درماں
ثابت یہ ہُوا، ذکرِ نبی (ﷺ) وجہِ شفا تھا

آقا (ﷺ) نے عطا کر دیے لفظوں کے ذخائر
میں نے تو ابھی نعت کا اک حرف لکھا تھا

تربیّتِ سرکار (ﷺ) نے وہ رنگ دکھایا
اک ایک غلام اُن کا ذکیؔ! راہنما تھا

رفیع الدین ذکی قریشی

.....

جب واسطہ اللہ کو آقا (ﷺ) کا دیا تھا
فوراً ہُوا محسوس، وہ مائل بہ عطا تھا

سُن سات میں عامرؔ جو نثار اُن پہ ہُوا تھا
سلطانِ مدینہ (ﷺ) کا وہ اک ادنیٰ گدا تھا

جس روز میں روضے کی زیارت کو چلا تھا
اُس دن کا تو ہر لمحہ عجب رُوح فزا تھا

صادق انھیں اِس واسطے کہتے تھے سبھی لوگ
سچّا کوئی سرکار (ﷺ) سا دیکھا نہ سُنا تھا

ہو اُن کا غلام اور درود اُن پہ نہ بھیجے
ہو گا نہ روا، ہے نہ روا، نہ روا تھا

حاصل ہوئی تسکین اسے روضے پہ جا کر
اس قلبِ تپیدہ پہ اثر یہ بھی ہُوا تھا

آئی جو جوانی میں کبھی پاؤں میں لغزش
ہر گام پہ آقاؐ نے مجھے تھام لیا تھا

بیمار شفا یاب ہوئے جس کی بدولت
لاریب لعاب اُن (ﷺ) کا ذکیؔ! وجہِ شفا تھا

رفیع الدین ذکی قریشی

.....

جب اسمِ نبی (ﷺ) عرشِ معلّیٰ پہ لکھا تھا
قوسین کا ہر لفظ درخشندہ ہُوا تھا

وہ شامِ غریباں میں ہے فردوس کا سورج
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

آتے تھے بہر گام فتوحات کے تحفے
جب ساتھ مسلماں کے، محمد (ﷺ) کا خدا تھا

سجدے اُسے کرتے تھے سحر خیز اُجالے
جو شمس کہ ظلمات میں تقدیرِ حرا تھا

مایوس نہ ہو رحمتِ باری سے زمانہ
یہ مژدہ محمد (ﷺ) نے زمانے کو دیا تھا

وہ شام کے آنگن میں سحر کا ہے ستارہ
کوچے میں رسالت کے، جو تہذیبِ وفا تھا

بخشی تھی گداؤں کو شہنشاہ نے شاہی
یہ پیرویِ سرورِ دوراں (ﷺ) کا صلہ تھا

اُس نام پہ جھکتی ہیں فرشتوں کی جبینیں
جبریل نے جو گنبدِ خضرا پہ لکھا تھا

عظمت کے خریدار تھے رحمت کے فرشتے
جب میلہ درودوں کا مدینے میں لگا تھا

اب پیاس کے جنگل کو ضرورت ہے اُسی کی
اک نُور کا دریا جو اندھیروں میں بہا تھا

بہتا تھا بشیرؔ آنکھ سے وحدت کا سمندر
جب روح کے صحرا میں رواں صَلِّ عَلیٰ تھا

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

جب سوچا اُسے، دل نہیں قابو میں رہا تھا
سرکار (ﷺ) نے طائف میں بڑا ظلم سہا تھا

محشر میں ہمیں بخشے گا سرور (ﷺ) کی شفاعت
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

قرآن میں ہے سورۂ کوثر کی گواہی
ابتر ہے وہی جس نے انھیں ایسا کہا تھا

اے کاش! ہمیں ملتا شہِ دیں (ﷺ) کا زمانہ
وہ دَور زمانے میں بڑا بیش بہا تھا

اِس پھولؔ کو یاد آتی ہے وہ ساعتِ زرّیں
جب آپ کے دربار میں حاضر یہ شہا (ﷺ)! تھا

تنویر پھولؔ

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
وہ تابش و رفعت میں ستاروں سے سوا تھا

طاعت سے ملی جس کی، ہمیں دہر میں رفعت
سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا وہ نقشِ کفِ پا تھا

خلّاقِ دو عالم کا کرم ہے کہ مجھے بھی
دیدارِ نبی (ﷺ) خواب کی حالت میں ہوا تھا

دُنیا کو عطا جس نے کِیا نورِ ہدایت
پیغمبرِ اُمّی (ﷺ) تھا، وہ خورشیدِ حرا تھا

معراج کی سوغات عطا جس کو ہوئی تھی
وہ احمدِ مختار تھا، محبوبِ خدا (ﷺ) تھا

اُمّت کے ہر اک درد و غم و رنج و الم کی
ہے امرِ نبی (ﷺ) اب بھی دوا، کل بھی دوا تھا

ہے اس پہ عملِ اُمّتِ بیضا کو ضروری
جو کچھ بھی پیمبر (ﷺ) نے کسی وقت کہا تھا

جب روضۂ اقدس کے نظر آئے نظارے
ہونٹوں پہ مِرے صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ تھا

پانی جو فرح بخش پیا شہرِ نبی (ﷺ) کا
شیریں تھا وہ اتنا کہ لگا، آبِ بقا تھا

شر کا تھا اندھیرا کہ جہالت کا اندھیرا
وہ دور زمانے سے پیمبر (ﷺ) نے کیا تھا

کی ظلم رسیدوں کی مسیحائی تھی جس نے
حافظؔ! مِرے سرکار (ﷺ) کا وہ دستِ شفا تھا

حافظ محمد صادق

ہم علم نہ رکھتے تھے کہ موجود خدا تھا
سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے پتا اس کا دیا تھا

میلاد جو سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا ہُوا تھا
پھل پھول سے دُنیا کا گلستان لدا تھا

اسلام میں آ جانا عمرؓ جیسے قوی کا
لاریب و گماں آپ (ﷺ) کی مقبول دُعا تھا

وہ نورِ خدا روشنی دیتا تھا سبھی کو
انوار کا گویا وہ سرِ راہ دیا تھا

تھا نورِ خدا آپ (ﷺ) کے روضے سے نمایاں
ایمان کے سانچے میں ہر اک قلب ڈھلا تھا

اسکندر و دارا کی بھی کرتا تھا نہ پروا
سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے جو کوچے کا گدا تھا

جس وقت بھی مشکل میں پیمبر (ﷺ) کو پکارا
ہر رنج و الم میرا وہیں دور ہُوا تھا

آنکھوں نے جو کی گنبدِ خضرا کی زیارت
حافظؔ میں کہوں کیا کہ سکوں کیسا ملا تھا

حافظ محمد صادق

تاج اس کے ہی سر ختمِ نبوّت کا سجا تھا
معراج کی شب عرش سے آگے جو گیا تھا

اُن کا ہی کرم ہے جو ہمیں یاد رکھا تھا
آقا (ﷺ) نے جب اللہ کا دیدار کیا تھا

سرکار (ﷺ) کے رستے پہ قدم جس کا اُٹھا تھا
دربارِ خدا میں وہی مقبول ہُوا تھا

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
پاکیزگیٔ قلب کا باعث وہ بنا تھا

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
میرے لیے سرمایۂ بخشش وہ بنا تھا

کیا فرش زمیں عرش کی صورت تھا معطّر
جب آمنہؓ کی گود میں وہ پھول کھلا تھا

کیا جانے اسے تیسرا کوئی شبِ معراج
محبوب (ﷺ) نے رب سے جو کہا تھا، جو سنا تھا

سرکار (ﷺ) نے جب دُنیا سے فرمایا تھا پردہ
اُس وقت جہاں بھر میں عجب حشر بپا تھا

آپس میں جو لڑتے تھے، ہوئے شِیر و شکر وہ
آقا (ﷺ) نے انھیں درسِ اُخوّت وہ دیا تھا

اللہ نے یکتا ہے بنایا انھیں عاجزؔ
ان جیسا کوئی ہو گا، نہ ہے اور نہ ہُوا تھا

محمد ابراہیم عاجز قادری

کردارِ نبی (ﷺ) آدمی کا راہنما تھا
ان (ﷺ) کے رُخِ روشن سے درخشندہ حرا تھا

چلتے تھے زمیں پر وہ زمانوں کو لیے ساتھ
سرکار (ﷺ) کا ہر ایک قدم عرش رسا تھا

جیسے ہیں وہ محبوبِ خدا، کون ہے ویسا
اُن (ﷺ) سا کوئی آیا، نہ کوئی اُن سا ہُوا تھا

اے میرے خدا! بخش دے اُمّت کو تو میری
خالق سے پیمبر (ﷺ) نے یہ رو رو کے کہا تھا

وہ لوگ تو افضل ہیں بہت میری نظر میں
جن لوگوں نے سرکار (ﷺ) کا دیدار کیا تھا

الفاظ میں ڈھل کر وہی پہنچا سرِ دربار
جو سوز، جو آہنگ مِرے دل سے اُٹھا تھا

حسرتؔ کو وہی لے کے گیا خلدِ بریں میں
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

محمد یونس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

سر میرا پئے قبۂ سرکار (ﷺ) جُھکا تھا
سجدہ جو مِرے دل نے کیا تھا، وہ روا تھا

مکّہ میں بھی یوں قلب مدینے کو کھنچا تھا
کعبہ کا جو میزاب تھا، وہ سمت نما تھا

نعتوں میں ڈرائنگ نے مزا ایسا دیا تھا
تصویرِ عقیدت میں ہرا رنگ بھرا تھا

اک ابرِ لطافت پے دل لے کے چلا تھا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

رُتبہ ہُوا معلوم زمانے کو نبی (ﷺ) کا
جو حرفِ "لَعَمرُکَ" تھا، وہی چشم کُشا تھا

مقبول بہ دربارِ خداوند تعالیٰ
ہر مصرع مدّاحِ محبوبِ خدا (ﷺ) تھا

جاتے ہوئے طیبہ جو ملا ساحلِ جدّہ
بیڑا مِری قسمت کا کنارے سے لگا تھا

اپنائیت اک آب و ہَوا تک میں رچی تھی
ہر تحفہ جو طیبہ سے ملا، بیش بہا تھا

میزاں پہ کُھلی مدحِ پیمبر (ﷺ) کی حقیقت
یہ مشغلۂ خاص بہ تقلیدِ خدا تھا

آئی جو بُلاوے کی خبر شہرِ نبی (ﷺ) سے
آنگن میں مِرے دل کے، عجب شور مچا تھا

طیبہ سے لدا پھندا مُڑا داتا نگر کو
لاہور سے تو بے سر و سامان چلا تھا

تخلیقِ عوالم کی عنایت کے سبب میں
فرمانِ خدا فقرہ "لَولَاکَ لَمَا" تھا

سوچا جو "فَتَرضٰی" کے مفاہیم پہ ہم نے
اللہ کو پایا ہے کہ راضی برضا تھا

عنقا تھی پئے لطفِ نبی (ﷺ) گرمیٔ محشر
رحمت کا جو اک چتر مرے سر پہ تنا تھا

طیبہ میں گزارے ہوئے دن یاد ہیں مجھ کو
آقا (ﷺ) کی عنایات کا ہر رنگ نیا تھا

جو عترت و اصحابِ پیمبر (ﷺ) کا تھا ناقد
وہ دشمنِ دیں، دشمنِ اربابِ وفا تھا

اپنائی جو محمودؔ رہِ نعتِ پیمبر (ﷺ)
یہ دانش و حکمت تھی، مِرا ذہن رسا تھا

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

آتا ہے نظر جو رُخِ ہستی پہ اُجالا
یہ فیض ہے خورشیدِ رسالت کی ضیا کا

تھا کل بھی قرارِ دل و جاں اسمِ محمد (ﷺ)
ہے آج بھی یہ نام ہر اک درد کا چارہ

ہے محفلِ ہستی کے لیے ذاتِ پیمبر (ﷺ)
احسانِ خداوندِ تبارک و تعالیٰ

دُنیا کی یہ گرمی ہو کہ محشر کی تمازت
سر پر ہے غلاموں کے، عنایات کا سایہ

اُس قریۂ پُرنور میں ظلمات کا کیا کام
ہے شہرِ پیمبر (ﷺ) میں اُجالا ہی اُجالا

اے زائرِ دربار! مدینے سے جو لوٹے
مت بھولیو، انوارِ حرم ساتھ میں لانا

اعزاز یہ میرے لیے کچھ کم تو نہیں ہے
ہے وردِ زباں مدح و ثنائے شہِ بطحا (ﷺ)

جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے میرا تعارُف
دیتا ہوں اُسے نعت پیمبر (ﷺ) کا حوالہ

آنکھیں بھی ہیں انوارِ عقیدت سے فروزاں
دل میں بھی مدینے کی ضیا کا ہے بسیرا

آنکھوں میں ہے مکّہ تو مدینہ ہے نظر میں
دیدار کی حسرت کا مرقع ہوں سراپا

رگ رگ میں مچلتی ہے تمنّائے زیارت
نس نس کا ہے ارمان مدینے کا نظارہ

سرمایۂ کونین تھا وہ میری نظر میں
''جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا''

دُنیا کا ہمیں خوف، نہ عقبیٰ کا ہمیں غم
حق سے ہے ملا ہم کو نبی (ﷺ) رحمتوں والا

ہر زائرِ دربار مچل جاتا ہے نازش
آتا ہے نظر دور سے جب گنبدِ خُضرا

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

....

پہنچے ہیں وہاں آپ (ﷺ)، جہاں کوئی نہ پہنچا
اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رُتبہ

دامن ہے تہی، چشمِ کرم قاسمِ نعمت (ﷺ)!
للہ عطا کیجیے حسنینؓ کا صدقہ

اک بار ہمیں دیکھ لیں رحمت کی نظر سے
محشر میں ہمیں آپ کا، آقا (ﷺ) ہے سہارا

جو روضۂ حضرت (ﷺ) ہے، وہ ہے روضۂ جنّت
طیبہ میں ملا ہم کو ہے فردوس کا گوشہ

اس غار کو عزّت ہے ملی اُن (ﷺ) کے قدم سے
سر پہ ہے ترے تاجِ حرا وادیٔ مکّہ

آیئنۂ قرآن ہے سرکار (ﷺ) کی سیرت
قرآں میں ہے موجود بھلائی کا خزانہ

...وق کے سردار ہیں وہ فخرِ بشر ہیں
...یا کوئی کرے آپ (ﷺ) کی سیرت کا احاطہ

وہ (ﷺ) شمعِ ہدیٰ، نورِ حرم، نورِ مجسّم
سرکار (ﷺ) کے روضے سے ہے تنویرِ مدینہ

اے پھول گراں مایہ سمجھتے ہیں اسے ہم
''جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا''

تنویر پھول

....

...بہ میں ہے ضَو ریز ہمہ وقت سویرا
...تا ہے نظر رات کو بھی دن سا اجالا

آقا (ﷺ) کی حکومت ہے کہ تا حشر ہے قائم
اور فقر کی صورت تھی کہ جلتا نہ تھا چولھا

...کی جو رہ چشم سے اُتری مرے اندر
...نبد کی زیارت سے کلیجا ہُوا ٹھنڈا

تشکیل جو رُخ آپ دیا تھا اُسے اک شب
نزدیک سے خالق نے بڑے فخر سے دیکھا

...ق کی عطا سے، مرے آقا (ﷺ) کے علاوہ
درد و غم و رنج میں ہے کون سہارا

وہ ساتھ بہا لے گیا خاشاکِ معائب
''جو اشک ندامت کہ حضوری میں بہا تھا''

... (ﷺ) کی محبّت کی لگے کیوں کوئی قیمت
...وں باب عقیدت میں نظر آئے دکھاوا

جاؤ گے مدینے کی طرف دست شناسو!
دیکھو تو مرے ہاتھ میں تم موت کی ریکھا

طیبہ کا حرم بخشے گا محمودؔ سعادت
میں زیرِ زمیں اوڑھوں گا احرام کا کپڑا

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

بُستانِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، قریۂ نوری میں بہا تھا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
اُمّید ہے، بخشش کا سبب حشر میں ہو گا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
آنکھوں سے بہا لے گیا پگھلے ہوئے دل کو
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رحمت کو قریں کر گیا ہم سے
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
شاید کہ بنا موتی ہو وہ فردِ عمل میں
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
اُس اشک میں حدت تھی نہاں عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ترے اے پھولؔ اُسے رَد نہ کریں گے
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

تنویر پھولؔ

....

پنجابی

ہے آس دی پی تے ابر نیساں ترپیا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
بنیا سی خطاکار دی بخشش دا وسیلہ
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

لایا سُو مری روح دے دامن تے تروپا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
اس بوند مری ہوند پیاسی نوں رجایا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
مُڑھکے نوں سُکایا سُو بدن کنبوں سُو ٹھلیا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
رحمت دا نشانہ سی مرے بیت تے ٹھکیا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
جھٹ اوس بُجھا چھڈیا مری ہوند توں دوزخ
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
دھوتا اے گناہواں نوں نوے سیک دے دھوبی
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
ایہ رجھ دی کھیتی دا بدن ٹھار گیا اے
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
سُکھ چین دے بوٹے توں سُو زرتار اتاری
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
لاہی سُو مرے رجین دے مکھڑے توں سیاہی
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
پچھتاوے دی تونی نوں نویں پان سو دِتّی
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
کیتا سُو وسیبے دے نصیبے تے چراغاں
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
باوّے دے بھریوے نوں ہے اس کیسری رنگیا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

سائیں بشیر باوا چشتی صابری (شیخوپورہ)

....

سہ قوافی نعت

''جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا''
تھا نقشِ بشارت کی جو پانی میں چھپا تھا

نازاں تھے بلالؓ اُس پہ تو یہ فخر بجا تھا
جو وقر ودیعت کہ غلامی میں ہُوا تھا

آقا (ﷺ) سے محبّت کا دیا درس اُنھی نے
وہ حرفِ فضیلت کہ بُخاری میں لکھا تھا

کنکر بھی لگے دینے پیمبر (ﷺ) کی گواہی
تھا خطبۂ حُجّت کہ جو مُٹّھی میں ہُوا تھا

حاصل اُسے اے دوست! نہ تائید خدا تھی
نظّارۂ وُقعت جو تعلّی میں رکیا تھا

جب شہرِ پیمبر (ﷺ) سے نہ آیا تھا بُلاوا
تھا جُرعۂ رقّت کہ جو جلدی میں پیا تھا

سرکار (ﷺ)! مسلمان کو اب پھر سے عطا ہو
پیراہنِ عزّت کہ جو ماضی میں ملا تھا

محمودؔ پیمبر (ﷺ) نے مجھے اُس سے بچایا
وہ فتنۂ دولت کہ خرابی میں بڑا تھا

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

اشاریہ حمد و نعت گویان محترم

(بترتیبِ حروفِ تہجّی بلحاظِ تخلّص)

☆☆☆☆☆

اخبارِ نعت

سیّدِ ہجویر نعت کونسل

1- ۶۔دسمبر ۲۰۰۸ (ہفتہ) کو کونسل کا ۸۳واں (ساتویں سال کا آخری) ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ حسبِ سابق' چوپال' ناصر باغ' لاہور میں نمازِ مغرب کے بعد ہوا۔ شہزاد مجددی صاحبِ صدارت' صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (سجادہ نشین بصیر پور شریف) مہمانِ خصوصی اور قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) مہمان شاعر تھے۔ محمد ابراہیم عاجز قادری رزّاقی (امیر تبلیغ اسلامی) نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی اور نامور نعت خواں محمد ارشد قادری نے راسخ عرفانی کی وہ نعت پڑھی جس کا ذیل کا مصرعِ طرح کے طور پر دیا گیا تھا:

"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک ﷺ چلے"

حسبِ روایت راجا رشید محمود ناظمِ مشاعرہ تھے۔

مصرعِ طرح پر شہزاد مجددی' محمد ابراہیم عاجز قادری' تنویر پھول (نیویارک)' حافظ محمد صادق اور راجا رشید محمود بارگاہِ ربّ العزّت میں حمد سرا ہوئے۔ "پاک' خاک' دھاک" وغیرہ قوافی اور "چلے" ردیف میں قاری غلام زبیر نازش (گوجرانولا)' محمد بشیر رزمی' تنویر پھول' محمد طفیل اعظمی' عقیل اختر' ایاز الغنی' بابو محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا) اور راجا رشید محمود نے نعتیں پڑھیں۔ شہزاد مجددی شاید نعت میں کچھ ترامیم کرنا چاہتے تھے' اس لیے اسے ساتھ لے گئے۔ محمد بشیر رزمی' رفیع الدین ذکی قریشی' محمد ابراہیم عاجز قادری اور راجا رشید محمود نے چلے' تلے' گلے وغیرہ قوافی میں غیر مردّف نعتیں کہی تھیں۔ روی کے اعتبار سے غیر مردّف نعتیں صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری' رفیع الدین ذکی قریشی' محمد ابراہیم عاجز قادری' تنویر پھول' پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)' بشیر رحمانی' حافظ محمد صادق' فرزند علی شوق (گوجرانوالا) اور راجا رشید محمود کی تھیں۔ راجا رشید محمود کی ایک نعت "معلّٰی' نظارہ' تمہ" قوافی اور "رسولِ پاک ﷺ چلے" ردیف میں تھی۔ تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

مصرعِ طرح پر گرہوں کی رنگارنگی نے یہ شکل اختیار کی۔

راسخ عرفانی:
جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک ﷺ چلے
جلو میں انجمِ تاباں بصد تپاک چلے

محمد محب اللہ نوری: سماں تھا جشنِ مسرّت کا، نور و نکہت کا
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

بشیر رحمانی: چلا ہے ربِّ جہاں بھی حضور ﷺ کی جانب
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

شہزاد مجددی: خدا کی رحمتیں بھی ہم رکاب تھیں شہزادؔ
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

ریاض احمد قادری: تمام عالمِ انوار ساتھ تھے ان کے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

محمد طفیل اعظمی: وہ نور ہو کے پہن کر لباسِ خاک چلے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

عقیل اختر: تو ہاتھ باندھ کے جبریل ساتھ ساتھ ہوئے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

ایاز الغنی: زمانہ ششدر و حیران آج تک ہے ایازؔ
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

غلام زبیر نازش: "جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
ملائکہ بھی جلو میں بصد تپاک چلے

حافظ محمد صادق: خدا کا نور مسلسل تھا اُن پہ سایہ کیے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
سفر خلاؤں کا انساں کو ہو گیا آساں
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

ذکی قریشی: ہر ایک سمت ذکیؔ نور کے چراغ جلے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
تو ذرّے راہِ سفر کے سبھی ستارے بنے

عاجز قادری: ادب سے رُک گیا ہر ایک نظم و ضبطِ حیات
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

کھڑے تھے سارے نبی رہ میں پیشوائی کو
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

تنویر پھول: خدا کے حکم سے جبریل پُرتپاک چلے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
چراغِ نور سے لینے لگے ضیا تارے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
زمانہ ہو گیا ساکن، ٹھہر گئے لمحے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
بُراق و رفرف و جبریل بھیجے خالق نے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
فرشتے ہو گئے حیران بر عروجِ بشر
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
ازل کے نور سے ہفت آسماں ہوئے روشن
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
خدا نے "کہہ دیا" تحفہ نماز کا دوں گا
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
پکارا "آسماں" میں آسماں بنوں گا ابھی
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
پہنچ کے سدرہ پہ روح الامین ہوئے ششدر
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
اے پھولؔ ہو گیا سامانِ بخشش اُمّت
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

راجا رشید محمود: تو ساتھ ان کے نہ جبریل تابناک چلے
تھے حکمِ رب سے دو رویہ ملائکہ کے پرے
"جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے"

نہ ہوتا بند کیوں یہ کارخانہ عالم
''جو سُوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے''
خدائے قادر و قیوّم انتظار میں تھا
''جو سُوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے''

2- ۳۔جنوری ۲۰۰۹ (ہفتہ) کو نمازِ مغرب کے بعد ضیا محمد ضیاؔ کے مصرع

''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

پر ۹ ویں سال کا پہلا (۸۴واں) حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ ہوا۔ پروفیسر (اب ڈاکٹر بھی) افضال احمد انورؔ (فیصل آباد) صاحبِ صدارت، صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوریؔ (مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور) مہمانِ خصوصی اور سید منیر رضا مہمانِ اعزاز تھے۔ محمد ابراہیم عاجزؔ قادری نے تلاوت کا اور محمد ارشد قادری نے نعت خوانی کا اعزاز حاصل کیا۔ ناظمِ مشاعرہ راجا رشید محمودؔ تھے۔

مصرع طرح پر تنویر پھولؔ (نیویارک) کی ایک مردّف اور ایک غیر مردّف حمدیں ناظمِ مشاعرہ نے پڑھیں۔ محمد ابراہیم عاجزؔ قادری، حافظ محمد صادق، ضیا نیّرؔ اور راجا رشید محمودؔ نے بھی حمدیں کہی تھیں۔ گوہرؔ ملسیانی (صادق آباد/ خانیوال) کی حمد و نعت کے بعد ''ہے'' ردیف اور ''رسالت، محبت، حجت'' قوافی میں شہزادؔ مجددی، رفیع الدین ذکیؔ قریشی، صاحبزادہ مفتی محمد محبّ اللہ نوریؔ (بصیر پور)، قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)، تنویر پھولؔ (نیویارک)، پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)، محمد ابراہیم عاجزؔ قادری، بشیرؔ رحمانی، ضیا نیّرؔ، عقیلؔ اخترؔ، حافظ محمد صادق، عبدالحمید قیصرؔ اور ناظمِ مشاعرہ کی نعتیں سامنے آئیں۔ صادق جمیلؔ، تنویر پھولؔ، اکرم سحرؔ فارانی (کاموکے) اور راجا رشید محمودؔ نے ''اقرار، دربار، رہوار'' قوافی اور ''رسالت ہے'' ردیف میں طبع آزمائی کی۔ تنویر پھولؔ اور راجا رشید محمودؔ کی ایک ایک نعت ''شرط اقرارِ رسالت ہے'' ردیف اور ''ایماں، جاں، ہاں'' قوافی میں بھی تھی۔ انھی دونوں شعرا کی ایک ایک نعت غیر مردّف بھی تھی۔

مصرع طرح پر گرہوں کی صورت یہ رہی:

ضیا محمد ضیاؔ: فقط توحید پر ایمان لانا ہی نہیں کافی
ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے

شہزادؔ مجددی: نہیں ہوتا یہ ثابت صرف اِلاَّ اللہ کی رَٹ سے
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

غلام زبیر نازشؔ: کوئی مانے نہ مانے، بات یہ سچ ہے، خدا شاہد
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

صادق جمیلؔ: خدا کو مان لینے سے مسلمانی نہیں آتی
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

اکرم سحرؔ فارانی: فقط توحید سے حاصل مسلمانی نہیں ہوتی
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

ذکیؔ قریشی: یہ فرما کر خدا نے اہلِ ایماں پر کیا واضح
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

گوہرؔ ملسیانی: اِلٰہُ العالمیں جو اک خدا کو مانتا ہے تو
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

ریاضؔ احمد قادری: ریاضؔ اپنا عقیدہ دُنیا و عقبیٰ میں یہ ٹھہرا
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

عقیلؔ اختر: غلامِ مصطفیٰ ﷺ کو باغِ جنت کی بشارت ہے
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

عبدالحمید قیصرؔ: اگر توحید بھی ہو جزوِ ایماں، تو بھی کیا حاصل
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

عاجزؔ قادری: فقط توحید کو تسلیم کر لینا نہیں کافی
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''
عقیدہ ہے یہی میرا کہ توحید خدا کے ساتھ
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

حافظ محمد صادق: بچاتی ہے جو کفر و شرک سے، خالق کی وحدت ہے
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''
حصولِ الفتِ یزداں شہِ دوراں ﷺ کی طاعت ہے
''ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے''

ضیا نیرؔ:

بنا دینِ مبیں کی بالیقیں ختمِ نبوّت ہے
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
اساسِ دین و ایماں جانچنے کا ہے یہ پیمانہ
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

تنویر پھولؔ:

"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
نبی ﷺ کی یاد سے ہوتی مکمل ہر عبارت ہے
ملا نامِ محمد ﷺ نام سے رب کے ہے کلمے میں
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
عطا کی سورۂ فتحِ مبیں کی آخری آیت
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
ہوئی تکمیلِ دیں ان پر، نہیں ہے کوئی شک اس میں
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
ہر اک مُرسَل کو ختم الانبیاء ﷺ کو ماننا لازم
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
رسولوں کے ہیں وہ سردار اور ہیں محسنِ نسواں
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

راجا رشید محمودؔ:

شرائطِ ابجدِ ایماں کی ہیں توحید پر قائم
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
تم ارشاداتِ مالک کی حقیقت کو اگر سمجھو
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
فقط توحیدِ خالص کا عقیدہ ہی نہیں کافی
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
فقط اللہ کو تسلیم کرنا تو ہے ربوبیت
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"
یہی محمودؔ مترشح ہے قرآنِ مقدس سے
"ہے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

(جنوری کے بعد کے ماہانہ مشاعروں کی روداد آیندہ کی اشاعتوں میں شامل ہوگی)

متفرقات:

1- ۱۲ ذی الحجہ (۱۰ دسمبر ۲۰۰۸) کی شام کو حلقۂ درودِ پاک کا ماہانہ اجلاس سید ہمایوں رشید کے ہاں، فرینڈز کالونی، سمن آباد میں ہُوا۔ پہلے حسبِ روایت خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا۔ پھر سید حافظ فیضان رشید نے نعت پڑھی اور رفیع الدین ذکیؔ قریشی نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ راجا رشید محمودؔ نے نعت بھی سنائی، گفتگو بھی کی اور دُعا بھی کرائی۔

2- مجلسِ اُردو کی ماہانہ محفل شعر و سخن ۱۴ دسمبر ۲۰۰۸ کو ۱۱ بجے دن چوپال میں ہوئی۔ راجا رشید محمودؔ صدر تھے۔ ارشدؔ فارانی، رفیع الدین ذکیؔ قریشی، یونس حسرتؔ امرتسری، پروفیسر محمد عباسؔ مرزا، عنایت اللہ رشیدی، پروفیسر بشیر متینؔ فطرت، اقبال دیوانہ، محمد اسلامؔ شاہ، خالدؔ شفیق (میزبان) اور ہمایوں پرویز شاہدؔ (ناظمِ مشاعرہ) نے کلام سنایا۔

3- ۱۹ ذی الحجہ (۱۸ دسمبر ۲۰۰۸) کو مدیرِ اعلیٰ کی بیگم اور ڈپٹی ایڈیٹرز کی والدہ کے یومِ ارتحال کے حوالے سے ایک نجی محفل میں حلقۂ درودِ پاک قائم کیا گیا۔

4- ۲ جنوری ۲۰۰۹ کو پی ٹی وی میں "فلسفۂ شہادت" کے موضوع پر ایک مذاکرہ ریکارڈ کیا گیا جس میں مفتی افتخار احمد، راجا رشید محمودؔ، حیدر جاوید سیدؔ اور اظہر غوری نے حصہ لیا۔ کمپیئر افضال شاہد اور پروڈیوسر افتخار مجازؔ تھے۔ یہ مذاکرہ ۹ محرم ۱۴۳۰ھ (۷ جنوری) کو ٹیلی کاسٹ ہوا۔

5- ادراک کے زیرِ اہتمام ۲ جنوری ۲۰۰۹ کو ۴ بجے ادبی بیٹھک، الحمرا، لاہور میں محفلِ مسالمہ ہوئی۔ صدارت ڈاکٹر شبیہ الحسن مدیر "شام و سحر" لاہور نے کی۔ راجا رشید محمودؔ اور پروفیسر حسنؔ عسکری کاظمی مہمانانِ خصوصی تھے۔ اشرفؔ جاوید، خالدؔ احمد، نجیبؔ احمد، شاہنوازؔ زیدی، اسرارؔ چشتی، عزیزؔ کامل، کرامتؔ بخاری، عرفانؔ صادق، صادقؔ جمیل، سلطانؔ محمود، سالارؔ مسعودی، پروفیسر ریاضؔ احمد شیخ اور دوسرے شعرا نے سلام و منقبت پر مبنی کلام پڑھا۔ جمشیدؔ اعظم چشتی نے "نوحہ" پڑھا۔ واجدؔ امیر ناظمِ مشاعرہ تھے۔

6- محرم کی بارھویں کو حلقۂ درود و نعت (منعقدہ ۹ جنوری ۲۰۰۹) میں سید ہمایوں رشید اور حافظ فیضان رشید نے نعت خوانی کی۔ ذکیؔ قریشی اور راجا رشید محمودؔ نے نعتیہ کلام سنایا۔ راجا صاحب نے گفتگو بھی کی اور دُعا بھی کرائی۔

7- ۱۱ جنوری (اتوار) کو کامونکے میں ثاقبؔ علوی کے مجموعۂ نعت "صبغۃ اللہ" کی تقریبِ رونمائی میں سید اسد اللہ غالب، فلمسٹار حبیب، راجا رشید محمودؔ، دبیر حسن دبیرؔ، اکرم سحرؔ فارانی، رہنواز

اجمیری، غلام زبیر نازش نے گفتگو کی اور مقالے پڑھے۔ پروفیسر فیض رسول فیضان نے کمپیئرنگ کی۔

8- تحریکِ انجمن تعمیلِ اسلام بابا فرید روڈ، لاہور کے دفتر میں ۸ فروری ۲۰۰۹ کو مدیرِ نعت راجا رشید محمود نے سورہ کہف کے رکوع ۹ پر درس دیا۔

9- ۹ فروری ریڈیو پاکستان لاہور کے پروگرام "صراطِ مستقیم" میں مدیرِ نعت کی تقریر "نمود و نمائش سے گریز" ریکارڈ کی گئی۔ تقریر ۱۰ فروری کو نشر ہوئی۔ ریکارڈنگ قاری محمد اعجاز نے کرائی۔

10- ۱۲ فروری (۱۶ صفر المظفر) کو پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں تصوّف سیمینار ہوا۔ جس میں پروفیسر ڈاکٹر محمد جمیل قلندر (اسلام آباد) اور راجا رشید محمود نے مقالے پڑھے۔ قاری غلام رسول نے تلاوت کی اور مرغوب احمد ہمدانی نے نعت خوانی کی۔ ڈاکٹر پروفیسر فخر الحق نوری اور سرور حسین نقشبندی نے داتا صاحبؒ کی منقبتیں گائیں۔ سید حامد سعید کاظمی وزیرِ مذہبی اُمور، ڈاکٹر مجاہد کامران، سید مظہر معین، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (فیصل آباد) اور ڈاکٹر طاہر رضا بخاری نے گفتگو کی۔

11- ۱۳ فروری (۱۷ صفر ۱۴۳۰ھ) کو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے سلسلے میں حسبِ روایت راجا رشید محمود (چیئرمین سید ہجویرؒ نعت کونسل) کے زیرِ اہتمام اور زیرِ نظامت، دربار کی مسجد میں نمازِ عشا کے بعد "مشاعرۂ منقبت" ہوا۔ صدارت جسٹس (ر) میاں نذیر اختر نے کی۔ بشارت محمود شہزاد (ڈپٹی ڈائرکٹر، ایف آئی اے)، کرنل (ر) ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری، حبیبُ اللہ بھٹی مدنی (عارف والا) اور ڈاکٹر پروفیسر محمد سلطان شاہ (صدر شعبۂ علومِ اسلامیہ وعربی، جی سی یونیورسٹی لاہور) مہمانانِ خصوصی تھے۔ محمد ارشد قادری، اختر حسین قریشی اور حبیب اللہ بھٹی مدنی (مہمانِ خصوصی) اور غضنفر جاوَد چشتی (گجرات) نے نعت خوانی کی۔

پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور (صدر شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد)، محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)، غضنفر جاوَد چشتی (گجرات)، پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، محمد اکرم سحر فارانی (کاموکے)، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، ثاقب علوی (کاموکے)، رفیع الدین ذکی قریشی، صادق جمیل، پروفیسر محمد عباس مرزا (ریٹائرڈ پرنسپل)، پیرزادہ حمید صابری، سرور حسین نقشبندی، محمد ابراہیم عاجز قادری (امیر تبلیغِ اسلامی) اور سلطان محمود نے سید ہجویرؒ داتا گنج بخش علیہ الرحمہ

کی بارگاہ میں کلامِ منقبت پیش کیا۔ افتخار مجاز نے بارگاہِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت پیش کی۔ راجا رشید محمود (ناظمِ مشاعرہ) نے حمد، نعت اور منقبت کے نذرانے پیش کیے۔ ڈاکٹر طاہر رضا بخاری اور صاحبِ صدارت جسٹس (ر) میاں نذیر اختر نے گفتگو کی۔ پروفیس سلیم اللہ اویسی (خطیب مسجد داتا دربار) نے دُعا کرائی اور حسبِ سابق محمد ارشد قادری نے درود وسلام پڑھا۔

12- عرس داتا گنج بخش (رحمہ اللہ) کی باقاعدہ تقریبات میں ۱۵ فروری (اتوار) کی صبح کی نشست میں مدیرِ نعت نے منقبت پڑھی۔

13- ۲۰ فروری (۲۴ صفر) کو حضرت داتا صاحبؒ کے ۹۶۵ ویں سالانہ عرس کے موقع پر علمی و دینی تقریبات کے حوالے سے بہترین خدمات کے اعتراف میں سیمینار ہال، داتا دربار میں جلسہ ہوا، جس میں سیکرٹری مذہبی اُمور واوقاف خضر حیات گوندل نے راجا رشید محمود کو "نشانِ خدمت" دیا۔

14- ۲۳۔ فروری کو پی ٹی وی کے پروگرام "نعت نگر کے باسی" میں سرور حسین نقشبندی نے راجا رشید محمود کا انٹرویو ریکارڈ کیا جو ۲ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ (۲۸ مارچ) کو ٹیلی کاسٹ ہوا۔ پروڈیوسر اظہر فرید تھے۔

15- ۲۴ فروری کو ریڈیو پاکستان کے ہال میں صوبائی مقابلۂ نعت خوانی ہوا۔ راجا رشید محمود منصفِ اعلیٰ تھے، ان کے ساتھ محبوب احمد ہمدانی اور اختر حسین قریشی منصف تھے۔ کمپیئرنگ ناظر کاظمی نے کی۔ پی ٹی وی کے لیے کرامت مغل اور ریڈیو کے لیے حافظ حفظ الرحمٰن پروڈیوسر تھے۔ یہ مقابلہ ۶ مارچ (۸ ربیع الاول) کو پی ٹی وی سے ٹیلی کاسٹ ہوا۔

16- ۲۸ فروری (۲ ربیع الاول) کو انجمن فقیرانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زیرِ اہتمام ہونے والے ماہانہ نعتیہ مشاعرے کے لیے راجا رشید محمود کا مصرع، طرح کے لیے دیا گیا تھا۔ انجمن کے سربراہ فقیر مصطفیٰ امیر نے کئی ٹیلی فونوں کے ذریعے انھیں صدارت کے لیے آمادہ کرنا چاہا، دعوت نامے میں بھی نام چھاپ دیا گیا لیکن راجا صاحب نے زور دیا کہ صدارت ڈاکٹر پروفیسر افضال احمد انور کو دی جائے تو پھر وہ مشاعرے میں شریک ہوں گے۔ اس وعدے پر راجا صاحب فیصل آباد گئے اور شریک مشاعرہ ہوئے۔

ڈاکٹر پروفیسر افضال احمد انور، راجا رشید محمود، آصف بشیر چشتی، سید مظہر گیلانی، صوفی حمید علی نقشبندی، فقیر مصطفیٰ امیر (میزبان)، مبشر حسین فیضی، محمد سلیم شاہد، پروفیسر ریاض احمد قادری (ناظمِ مشاعرہ)، نوید خاور انجم، پروفیسر محمد طاہر صدیقی، محمد اقبال ناز، زاہد سرفراز زاہد، محمد سرور

قادری، منیر احمد منیرؔ، عبدالخالق تبسمؔ قادری، طالب حسین کوثریؔ، محمد مسعود احمد اور حکیم محمد رمضان طاہرؔ نے مصرعِ طرح ''ہے میری چاہت مری سعادت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں'' پر نعتیں پیش کیں۔

انھی دنوں پروفیسر افضال احمد انورؔ نے ''اُردو نعت کا ہیئتی مطالعہ'' کے موضوع پر مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی ڈگری لی تھی چنانچہ محمد رمضان طاہرؔ نے اس حوالے سے نظم پڑھی جس کا ٹیپ کا مصرع تھا ''مبارک ہو تجھے افضال انورؔ''۔

17- ۴ ربیع الاول (۲ مارچ) کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی سالانہ محفلِ میلاد بورڈ کے چیئرمین سہیلؔ مسعود کی صدارت میں ہوئی۔ سٹیج پر حافظ محمد اقبال، مسز زبیندہ مشکور اور شاہ استخان، صاحبِ صدارت کے ساتھ تھے۔ قاری محمد غوث اور محمد نسیم احمد نے نعت خوانی کی۔ راجا رشید محمودؔ نے اپنی ایک تازہ نعت سنائی۔

18- ۷ مارچ (۹ ربیع الاول) کو محفلِ اُردو کی مجلسِ حمد و نعت میں پروفیسر محمد عباسؔ مرزا، اقبال دیوانہ، عنایت اللہ رشیدی، محمد عارفؔ قادری، عزیز کاملؔ، محمد اسلام شاہ، خالدؔ شفیق (میزبان)، ہمایوں پرویز شاہدؔ (ناظمِ مشاعرہ) اور راجا رشید محمودؔ نے حمدیہ/نعتیہ کلام سنایا۔

19- ۱۰ ربیع الاول (۸ مارچ) کو تحریکِ انجمنِ تعمیلِ اسلام کے زیرِ اہتمام بابا فرید روڈ (ریٹی گن روڈ) پر راجا رشید محمودؔ نے سورہ کہف کے آخری (۱۲ واں) رکوع کا درس دیا۔

20- ۸ مارچ ہی کی شام فکر رائٹرز فورم کا نعتیہ مشاعرہ راجا رشید محمودؔ کی صدارت میں 'ادبی بیٹھک' الحمرا میں ہوا۔ پروفیسر سعدؔ اللہ شاہ اور لطیف ساحلؔ مہمانِ خصوصی تھے۔ صادق جمیلؔ، واجدؔ امیر، محمد عارفؔ قادری (واہ کینٹ) محمد اسلمؔ سعیدی (میزبان)، جاوید قاسمؔ اور دیگر شعرا نے کلام پیش کیا۔

21- ۱۱ ربیع الاول (۹ مارچ) کو الحمرا میں سالانہ صوبائی سیرت کانفرنس ہوئی۔ موضوع تھا ''تعلیماتِ نبوی ﷺ اور تہذیب کا عالمگیر تصوّر''۔ راجا رشید محمودؔ اور ڈاکٹر پروفیسر محمود الحسن عارف نے مقالے پڑھے۔ علامہ مقصود احمد قادری، پروفیسر محمد حمّاد لکھنوی، سیف اللہ سیف، محمد حسین اکبر، ڈاکٹر طاہر رضا بخاری اور پروفیسر مرغوب طاہر نے گفتگو کی۔ پیر نور الحق قادری (وفاقی وزیر زکوۃ وعشر) صدر اور نجیب اللہ ملک (چیف سیکرٹری پنجاب) مہمانِ خصوصی تھے۔

22- ۹ مارچ کی شام بارہ ربیع الاول کے آغاز پر شبیر بیگ کے ہاں، فرینڈز کالونی میں حلقۂ درود و نعت کی ماہانہ نشست ہوئی۔ عثمان شبیر چوہان، محمد علی مدنی (ابنِ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی) اور سید سلمان رشید نے نعت خوانی کی۔ رفیع الدین ذکیؔ قریشی نے نعت پڑھی اور راجا رشید محمودؔ نے نعت کے علاوہ مقامِ حضور (ﷺ) کے موضوع پر گفتگو کی۔

23- ۲۴ ربیع الاول (۲۲ مارچ) کو بابا فرید روڈ پر تحریکِ انجمن تعمیلِ اسلام کا سالانہ جلسۂ میلاد النبی ﷺ ہوا جس میں حکیم فرزند علی، علی زین اور محمد اسحٰق نے نعت خوانی کی۔ حافظ اعتبار احمد خان، پروفیسر حافظ مقصود احمد، پروفیسر حافظ محمد عظمت، حافظ خالد محمود، حکیم عبدالرشید اور راجا رشید محمودؔ نے خطاب کیا۔ تحریک کے سربراہ ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی کی فرمائش پر راجا صاحب نے ''قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ'' کی تفسیر کرتے ہوئے مقامِ رسول ﷺ کے حوالے سے گفتگو کی۔

24- ایوانِ درود و سلام ۱۹۸۹ میں مدیرِ نعت کی سربراہی میں قائم ہوا، اور ہر قمری مہینے کی بارھویں پر حلقۂ درود و نعت کا آغاز بھی انھی کے گھر سے ہُوا۔ یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اب تک جاری ہے۔ ربیع الثانی کا یہ حلقہ سید ہمایوں رشید کے ہاں ہُوا جس میں ان کے صاحبزادے حافظ فیضان رشید نے تلاوت کی اور (حسبِ معمول) بُردہ شریف سے محفل کا آغاز کیا۔ ان کے چھوٹے بیٹے سلمان رشید نے نعت پڑھی۔ رفیع الدین ذکیؔ قریشی اور راجا رشید محمودؔ نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ اس حلقے کی خصوصیت یہ ہے کہ سب سے پہلے گھنٹہ بھر کے قریب تمام حاضرین خاموشی سے تسبیحوں پر درود پاک پڑھتے ہیں۔

25- ۱۲۔ اپریل (اتوار) کو مدیرِ نعت SV737 کے ذریعے لاہور سے مدینہ منورہ گئے۔ بعد میں وہاں سے اظہر حسین طارق اور محمد اشفاق بھٹی کے ہمراہ مکہ مکرمہ گئے، عمرے کے بعد جدہ شہر اور ساحلِ سمندر کی سیر کی۔ راجا صاحب 4- مئی (پیر) کو SV 734 کے ذریعے مدینہ طیبہ سے لاہور آئے۔

26- ۷ مئی کو محمد اکبر کے ہاں حلقۂ درود و نعت میں رفیع الدین ذکیؔ قریشی، راجا رشید محمودؔ اور سلمان رشید نے بارگاہِ محبوبِ خدا (علیہ التحیۃ والثنا) میں عقیدت کے نذرانے پیش کیے۔

27- ۱۰ مئی کو تحریکِ انجمن تعمیلِ اسلام کے دفتر میں راجا صاحب نے سورہ طٰہٰ کے دوسرے رکوع پر درسِ قرآن دیا۔

28- ۱۶ مئی ۱۹۸۸ کو مدیرِ نعت کے والدِ گرامی، ادارۂ ابطالِ باطل کے صدر اور معرکۃ الآرا کتاب ''امتیازِ حق'' کے مصنف راجا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ واصل بحق ہوئے تھے۔ چنانچہ ۱۶ مئی ۲۰۰۹ کو بھی ان کی یاد میں ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر میں تقریب ہوئی۔ درود خوانی ہوئی اور نعتیں پڑھی گئیں۔

29- ۲۳ مئی کو پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمٰن نے ریڈیو پاکستان کے پروگرام ''صراطِ مستقیم'' کے لیے مدیرِ نعت کی اسوۂ حسنہ کے موضوع پر تقریر ''فکر و عمل کی ہم آہنگی'' ریکارڈ کی۔

30- ۳۱ مئی کو راجا صاحب نے تحریک انجمن تعمیل اسلام کے دفتر میں سورہ طٰہٰ کے پانچویں رکوع پر درسِ قرآن دیا۔

31- جمادی الثانی کی بارھویں شروع ہوتے ہی فرینڈز کالونی، سمن آباد کے عبدالخالق کے ہاں حلقۂ درود و نعت کا انعقاد ہوا جس میں ذکی قریشی اور راجا رشید محمود نے نعتیں پڑھیں۔ کچھ دوستوں نے نعت خوانی کی۔

32- ۸ جون کو پنجابی کمپلکس میں چین کی بیداری کے موضوع پر ڈراما ہُوا۔ ناظرین میں مدیر نعت اور ڈپٹی ایڈیٹر راجا اختر محمود بھی تھے۔ بعد میں ان دونوں نے ڈرامے کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

33- ماہنامہ ''لکھاری'' شاہدرہ لاہور کے ایڈیٹر اقبال زخمی (اب مرحوم) کے زیرِ اہتمام جون کے پنجابی طرحی مشاعرے کے لیے راجا رشید محمود کے مصرعے

''ترے اندر وی جان آوے مدینے پاک ول منہ کر''

پر ڈاکٹر محمد یونس احقر، عمر غنی (پاکپتن)، عمر سلیم، ہمایوں پرویز شاہد، اقبال زخمی مہروی، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، صوفی حمید علی نقشبندی (فیصل آباد)، اقبال ناز (فیصل آباد) اور محمد انور قادری نے نعتیں کہیں جو ماہنامہ ''لکھاری'' کے جون ۲۰۰۹ کے شمارے میں چھپیں۔

34- ۱۴ جون کو مجلسِ اُردو کا ماہانہ مشاعرہ چوپال میں پروفیسر عاشق رحیل کی صدارت میں ہُوا۔ جس میں راجا رشید محمود کے علاوہ پروفیسر محمد عباس مرزا، بشیر متین، سلطان کھاروی، اقبال دیوانہ، مطلوب خاں مطلوب، سالار مسعودی، ہمایوں پرویز شاہد (ناظمِ مشاعرہ) اور خالد شفیق (میزبان) نے کلام سنایا۔ آخر میں مدیرِ نعت نے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی بلندیٔ درجات اور پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لیے دُعا کی۔

35- ۱۷ جون کو پروگرام صراطِ مستقیم کے لیے ریڈیو پاکستان لاہور میں ''قصص القرآن'' کے سلسلے کی ''اصحابِ اَیکہ کا قصہ'' کے موضوع پر راجا صاحب کی تقریر ریکارڈ کی گئی جو اسی دن نشر ہوئی۔

36- ۲۷ جون کو لہراں ادبی بورڈ کے زیرِ اہتمام پنجابی کمپلکس میں سلیم کاشر کی صدارت میں مشاعرہ ہوا جس میں عاصم خواجہ (ناظمِ مشاعرہ) اور راجا رشید محمود نے نعتیں پڑھیں۔

37- ۳۰ جون کو ثانوی تعلیمی بورڈ، لاہور کے سالانہ فائنل مقابلۂ نعت خوانی میں راجا رشید محمود چیف جج تھے۔

38- ۵ جولائی کو ادبی بیٹھک الحمرا میں نعت فورم انٹرنیشنل کے زیرِ اہتمام پروفیسر حفیظ تائب کی یاد میں نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ صدارت خالد احمد نے کی۔ ڈاکٹر خالد عباس (مدینہ منورہ)، ڈاکٹر ذوالفقار کاظمی (امریکا) اور ارشد انجم (دوبئی) مہمانانِ خصوصی تھے۔ راجا رشید محمود نے تائب کی زمین میں کہی گئی نعت پڑھی۔

39- رجب کی بارھویں کا حلقۂ درودِ پاک ۵ جولائی کو حضرت غازی علم الدین شہیدؒ کے مزارِ مقدس پر ہُوا جس میں پہلے درودِ پاک پڑھا گیا، نعت خوانی ہوئی اور پھر مدیرِ نعت نے شہیدانِ ناموسِ رسالت کے کارناموں کے حوالے سے گفتگو بھی کی اور قطعے بھی سنائے۔

40- ۱۲ جولائی کو مجلسِ اُردو کی محفلِ حمد و نعت رفیع الدین ذکی قریشی کی صدارت میں، چوپال میں ہوئی جس میں مدیرِ نعت نے شروع میں حمد پڑھی اور آخر میں دُعا کرائی۔

41- مدینہ طیبہ میں مدیرِ نعت کے پہلے مہربان محمد نواز مدنی علاج کے لیے نصیر ہسپتال، گارڈن ٹاؤن لاہور میں داخل تھے، جولائی کے آخر میں ان سے ملاقاتیں رہیں۔ ان کے محبت کے لہجے میں نعتیں سنی جاتی رہیں۔

42- ۳۔ اگست کو ریڈیو پاکستان لاہور کے لیے راجا صاحب کی تقریر ''مقامِ ابراہیم'' ریکارڈ ہوئی جو دوسرے دن نشر کی گئی۔ پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمٰن تھے۔

43- ۳۔ اگست کو شعبان کی بارھویں کی محفل راجا رشید محمود کے ہاں ہوئی جس میں حسبِ روایت پہلے خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا، پھر نعت خوانی اور دعا ہوئی۔

44- ۹۔ اگست (اتوار) کو راجا رشید محمود SV 737 کے ذریعے لاہور سے مدینہ طیبہ گئے۔ رمضان شریف میں محمد اشفاق بھٹی کے ہمراہ عمرے کے لیے گئے۔ ۷ ستمبر (یومِ ختمِ نبوت) کو SV 734 سے مدینۂ کریمہ سے لاہور پہنچے۔

45- مدیرِ نعت کے والدِ مکرم راجا غلام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۶ مئی ۱۹۸۸ (۲۹ رمضان المبارک) کو واصل بحق ہوئے تھے۔ ان کی یاد میں ۱۸ ستمبر ۲۰۰۹ کو ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر میں افطار کی دعوت تھی جس میں راجا صاحب مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے درودِ پاک پڑھا گیا۔

46- ۲۷ ستمبر (اتوار) کو مدیرِ نعت، اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ''نعت'')، اختر محمود (مینیجر ''نعت'') اور محمد ارشد مدنی کے ہمراہ اظہر حسین مدنی کی خانہ آبادی کی خوشی میں شرکت کے لیے بورے

والا گئے اور پیر کی رات ولیمے میں شرکت کے بعد واپس آئے۔

47- ۳۰ ستمبر (۱۰ شوال المکرّم) کو نمازِ مغرب کے بعد رفیق سویٹس کے حاجی محمد شفیق (حاجی سوہنا) کے ہاں اندرون موچی گیٹ میں محفلِ میلاد ہوئی۔ صدارت محمد نواز مدنی نے کی' مدیرِ نعت نے گفتگو کی۔

48- یکم اکتوبر کو نمازِ مغرب کے بعد ایوانِ درود و سلام کی ماہانہ محفل درود و نعت سید ہمایوں رشید کے ہاں فرینڈز کالونی' سمن آباد میں ہوئی۔ سلمان رشید' حافظ فیضان رشید کے علاوہ ایک حافظ صاحب نے نعت خوانی کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ مدیرِ نعت نے گفتگو بھی کی اور ان سے نعتیں بھی سنی گئیں۔

49- ۱۰۔ اکتوبر کو اظہر حسین طارق مدنی اپنی بیگم کے ہمراہ مدیرِ نعت کے ہاں تشریف لائے۔ اور پھر قصور گئے۔

50- ۲۶۔ اکتوبر (اتوار) کو بابا فرید روڈ پر مدیرِ نعت نے سورہ حج کے ساتویں رکوع کا درس دیا۔ اور افسانۂ غرانیق کی تغلیط پر خصوصی بات کی۔

51- ۱۱ اکتوبر کو ریڈیو پاکستان لاہور کے پروگرام ''صراطِ مستقیم'' میں مدیرِ نعت کی تقریر ''نمود و نمائش کے منفی اثرات'' ریکارڈ کی گئی جو اسی دن نشر ہوئی۔ پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمن تھے۔

52- ۲ نومبر کو اظہر حسین طارق مدنی جدّہ کے راستے مدینہ طیبہ روانہ ہو گئے۔

53- ۴ نومبر کو پی ٹی وی میں جاوید جمال ڈسکوی کے سفرنامۂ حجاز ''میرے حضور ﷺ کے دیس میں'' پر مذاکرہ ریکارڈ کیا گیا جس میں مدیرِ نعت' پروفیسر محمد سعید احمد خاں اور پروفیسر سید ریاض حسین زیدی (ساہیوال) نے گفتگو کی۔ کمپیئر اعزاز احمد آذر اور پروڈیوسر افتخار مجاز تھے۔

54- ۸ نومبر ۲۰۰۹ کو مجلس اُردو کا مشاعرہ چوپال میں راجا رشید محمود کی صدارت میں ہوا۔ ارشد فارانی' اقبال دیوانہ' پروفیسر بشیر متین فطرت' مطلوب خان مطلوب' سالار مسعودی' خالد شفیق (میزبان) محمد اسلام شاہ اور ہمایوں پرویز شاہد (ناظم مشاعرہ) نے شرکت کی۔

☆☆☆☆☆
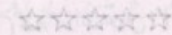
1988 کے خاص نمبر

جنوری	حمدِ باری تعالیٰ
فروری	نعت کیا ہے؟
مارچ	مدینۃ الرسول (ﷺ) اول
اپریل	اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول)
مئی	مدینۃ الرسول (ﷺ) دوم
جون	اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (دوم)
جولائی	نعت قدسی
اگست	غیر مسلموں کی نعت (اول)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول)
اکتوبر	میلاد النبی (ﷺ) اول
نومبر	میلاد النبی (ﷺ) دوم
دسمبر	میلاد النبی (ﷺ) سوم

1989 کے خاص نمبر

جنوری	لاکھوں سلام (اول)
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)
مارچ	معراج النبی ﷺ (اول)
اپریل	معراج النبی ﷺ (دوم)
مئی	لاکھوں سلام (دوم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (دوم)
جولائی	کلام ضیاء القادری (اول)
اگست	کلام ضیاء القادری (دوم)
ستمبر	اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم)
اکتوبر	درود و سلام (اول)
نومبر	درود و سلام (دوم)
دسمبر	درود و سلام (سوم)

1990 کے خاص نمبر

جنوری	حسن رضا بریلوی کی نعت
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم)
مارچ	درود و سلام (چہارم)
اپریل	درود و سلام (پنجم)
مئی	درود و سلام (ششم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (سوم)
جولائی	اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم)
اگست	وارثیوں کی نعت
ستمبر	آزاد بیکانیری کی نعت (اول)
اکتوبر	میلاد النبی ﷺ (چہارم)
نومبر	درود و سلام (ہفتم)
دسمبر	درود و سلام (ہشتم)

1991 کے خاص نمبر

جنوری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول)
فروری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (دوم)
مارچ	شہیدانِ ناموسِ رسالت (سوم)
اپریل	شہیدانِ ناموسِ رسالت (چہارم)
مئی	شہیدانِ ناموسِ رسالت (پنجم)
جون	غریب سہارنپوری کی نعت
جولائی	نعتیہ مسدس
اگست	فیضانِ رضا
ستمبر	عربی ادب میں ذکرِ میلاد
اکتوبر	سراپائے سرکار ﷺ
نومبر	اقبالؒ کی نعت
دسمبر	حضور ﷺ کا بچپن

1992 کے خاص نمبر

جنوری	نعتیہ رُباعیات
فروری	آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرت منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار (دوم)
نومبر/دسمبر	سفرِ سعادت' منزلِ محبت (اشاعت خصوصی)

1993 کے خاص نمبر

جنوری	۹۲ (قطعات)
فروری	عربی نعت اور علامہ نبہانی
مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
اپریل	حضور ﷺ اور بچے
مئی	حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا
جون	زائرِ مدینہ بہزاد لکھنوی کی نعت
جولائی/اگست	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین (اشاعت خصوصی)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم)
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	یارسول اللہ ﷺ
دسمبر	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین

1994 کے خاص نمبر

جنوری	محمد حسین فقیر کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (دوم)
مارچ	تضمینیں
اپریل	حضور ﷺ کی معاشی زندگی
مئی	اختر الحامدی کی نعت
جون	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)
جولائی	شیوا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت
اگست	دیارِ نور
ستمبر	بے چین رجپوری کی نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت (سوم)
نومبر	نور علیٰ نور
دسمبر	معراج النبی ﷺ (سوم)

1995 کے خاص نمبر

جنوری	حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ
فروری	استغاثے
مارچ	نعت ہی نعت (چہارم)
اپریل	نعت کیا ہے؟ (دوم)
مئی	نعت کیا ہے؟ (سوم)
جون	نعت کیا ہے؟ (چہارم)
جولائی/اگست	خواتین کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
ستمبر	نعت ہی نعت
اکتوبر	کافی کی نعت
نومبر	غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
دسمبر	انتخابِ نعت

1996 کے خاص نمبر

جنوری	لطف بریلوی کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (ششم)
مارچ/اپریل	اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اشاعت خصوصی)
مئی	ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ
جون	سرکار ﷺ دی سیرت
جولائی	حضورؐ کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال
اگست	ظہورِ قدسی
ستمبر/اکتوبر	اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اشاعت خصوصی)
نومبر	مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے
دسمبر	ضلع اٹک کے نعت گو

1997 کے خاص نمبر

جنوری	شہرِ کرم (مصطفیٰ ﷺ نگر)
فروری	نعت ہی نعت (ہفتم)
مارچ	ہوا یہ کہ......
اپریل	جوہر میرٹھی کی نعت
مئی	حضور ﷺ دا ویریاں نال سلوک
جون	دربارِ رسولؐ سے اعزاز یافتہ خواتین
جولائی	احمد رضا بریلوی کی نعت
اگست	مدیحِ سرکار ﷺ
ستمبر	گجرات کے پنجابی نعت گو شعرا
اکتوبر	تہنیت النساء تہنیت کی نعت
نومبر	اردو نعت اور عساکرِ پاکستان
دسمبر	ڈاکٹر فقیر کی نعتیہ شاعری

1998 کے خاص نمبر

جنوری	نزولِ وحی (تحقیق)
فروری	ضلع گجرات کے اُردو نعت گو شعرا
مارچ	قطعاتِ نعت
اپریل	نعت ہی نعت (ہشتم)
مئی	ہجرتِ حبشہ (تحقیق)
جون	عبدالقدیر حسرت کی حمد و نعت
جولائی	ماہنامہ "نعت" کے اداریے
اگست	نعت اور ضلع سرگودھا کے شعراء
ستمبر/اکتوبر	ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعت خصوصی)
نومبر	حیّ علی الصلوٰۃ
دسمبر	نعت ہی نعت

1999 کے خاص نمبر

جنوری	کراچی کے شعرائے نعت
فروری	حقیر فاروقی کی نعت
مارچ	نعتیہ تبرکات
اپریل	سرکار ﷺ دی جنگی زندگی
مئی	مکی زندگی کے مسلمان
جون	حمید صدیقی کی نعت گوئی
جولائی/اگست	تحفظ ناموسِ رسالت (اشاعت خصوصی)
ستمبر	مخمساتِ نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	امیر مینائی کی نعت
دسمبر	عابد بریلوی کی نعت

2000 کے خاص نمبر

جنوری	اعزاز یافتہ صحابہؓ
فروری	موجِ نور
مارچ	سرزمین محبت
اپریل	ہمارے حضور ﷺ کی زندگی
مئی جون	شعب ابی طالب (اشاعت خصوصی)
جولائی	نور نبی ﷺ دیاں کرناں
اگست	نعت ہی نعت (۱۱واں حصہ)
ستمبر/اکتوبر	تحقیق/سرقہ (اشاعت خصوصی)
نومبر	حرفِ نعت
دسمبر	سندھ کے نعت گو

2001 کے خاص نمبر

جنوری	مفتی غلام سرور لاہوری کی نعت
فروری	فردیاتِ نعت
مارچ	تضامین نعت
اپریل	بیعت عقبہ
مئی	نعت
جون	ظفر علی خاں کی نعت
جولائی	ساڈے آقا سائیں ﷺ
اگست	سلام ارادت
ستمبر	نعت ہی نعت (۱۲ واں حصہ)
اکتوبر	سلام ضیا (حصہ اول)
نومبر	کتابِ نعت
دسمبر	راولپنڈی شہر کے نعت گو

2002 کے خاص نمبر

جنوری	اشعارِ نعت
فروری مارچ	سلام ضیا
اپریل مئی	نعت ہی نعت (۱۳واں حصہ)
جون	اوراقِ نعت
جولائی	نعت ہی نعت (۱۴واں حصہ)
اگست	عربی نعت
ستمبر	مدحت سرور ﷺ
اکتوبر نومبر	عرفانِ نعت (اشاعت خصوصی)
دسمبر	دیارِ نعت

2003 کے خاص نمبر

جنوری فروری	حمد خالق (اشاعت خصوصی)
مارچ	اسلام آباد کے نعت گو
اپریل مئی	تسبیح نعت (اشاعت خصوصی)
جون	صباحِ نعت
جولائی	طرحی نعتیں (اول)
اگست ستمبر	طرحی نعتیں (دوم) (اشاعت خصوصی)
اکتوبر نومبر	احرامِ نعت
دسمبر	طرحی نعتیں (سوم)

2004 کے خاص نمبر

جنوری	ردائف نعت
فروری	شعاعِ نعت
مارچ	دیوانِ نعت
اپریل	منتشراتِ نعت
مئی جون	طرحی نعتیں (چہارم) تجلیاتِ نعت
جولائی	طرحی نعتیں (پنجم)
اگست	وارداتِ نعت
ستمبر/اکتوبر	طرحی نعتیں (ششم) (اشاعت خصوصی)
نومبر	بیانِ نعت
دسمبر	مینائے نعت

2005 کے خاص نمبر

جنوری	حمد میں نعت
فروری	مولانا خیر الدین اور ان کی نعت گوئی
مارچ	""راوی"" میں حمد و نعت
اپریل	التفاتِ نعت
مئی	طرحی نعتیں (ہفتم)
جون	(اشاعت خصوصی)
جولائی	عنایتِ نعت
اگست	مرقع نعت
ستمبر	طرحی نعتیں (ہشتم)
اکتوبر، نومبر	طرحی نعتیں (حصہ نہم)
دسمبر	نیازِ نعت

2006 کے خاص نمبر

جنوری	بستانِ نعت
فروری	نعت ہی نعت (پندرھواں حصہ)
مارچ، اپریل (اشاعت خصوصی)	طرحی نعتیں (حصہ دہم) طرحی نعتیں (حصہ دہم)
مئی	سرودِ نعت
جون جولائی (اشاعت خصوصی)	طرحی نعتیں (حصہ یازدہم)
اگست	نعت ہی نعت (۱۶واں حصہ)
ستمبر/اکتوبر (اشاعت خصوصی)	غازی عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ
نومبر	تابشِ نعت
دسمبر	صدائے نعت

2007 کے خاص نمبر

جنوری	منہاجِ نعت
فروری	طرحی نعتیں (۱۲واں حصہ)
مارچ، اپریل (اشاعت خصوصی)	طرحی نعتیں (۱۳واں حصہ)
مئی	ردائفِ نعت (حصہ دوم)
جون، جولائی (اشاعت خصوصی)	فدا حسین فدا کی نعتیہ شاعری
اگست، ستمبر (اشاعت خصوصی)	حمد و تحیت
اکتوبر	متاعِ نعت
نومبر/دسمبر (اشاعت خصوصی)	طرحی نعتیں (۱۴واں حصہ)

2008 کے خاص نمبر

جنوری	طرحی نعتیں
فروری/مارچ	
اشاعت خصوصی	طرحی نعتیں (۱۶ واں حصہ)
اپریل	طرحی نعتیں (۱۷ واں حصہ)
مئی	قندیلِ نعت
جون	طرحی نعتیں (۱۸ واں حصہ)
جولائی	ذوقِ نعت
اگست/ستمبر	
(اشاعت خصوصی)	خدائے شرِ من
اکتوبر	فانوسِ نعت
نومبر	طرحی نعتیں (۱۹ واں حصہ)
دسمبر	طرحی نعتیں (۲۰ واں حصہ)

2009 کے خاص نمبر

جنوری	شاعرانِ نعت
فروری/مارچ	نعت میں ذکرِ میلادِ سرکارؐ
اپریل	مشعلِ نعت
مئی	مدحت سرایانِ حضورؐ
جون	کہکشانِ نعت
جولائی	جہاتِ سیرتِ حضورؐ
اگست	نظامِ مصطفیٰ کے چند پہلو
ستمبر	ختمِ نبوت اور سارقِ ختمِ نبوت
اکتوبر	اہتزازِ نعت
نومبر/دسمبر	طرحی نعتیں (۲۱ واں حصہ)

نومبر دسمبر کا شمارہ خاص نمبر کے طور پر

"طرحی نعتیں"

کے ساتھ شائع ہوگا اور دسمبر کے شروع میں قارئین تک پہنچے گا

2010 کے شمارے

جنوری	مسرور کیفی کی نعت گوئی
فروری	حدیثِ حمد و نعت
مارچ	نعتِ زریں

نعت کے موضوع پر دنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے

۴۹ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	شہرِ کرم
مدیحِ سرکار علیہ ﷺ	قطعاتِ نعت	حی علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت	تضامینِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	حرفِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
مدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
تسبیحِ نعت	صباحِ نعت	احرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منتشراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	مینائے نعت	حمد میں نعت
التفاتِ نعت	عنایتِ نعت	مرقعِ نعت
نیازِ نعت	بستانِ نعت	سرودِ نعت
تابشِ نعت	صدائے نعت	منہاجِ نعت
متاعِ نعت	قندیلِ نعت	ذوقِ مدحت
فانوسِ نعت	مشعلِ نعت	کہکشانِ نعت
	اہتزازِ نعت	

.......ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں.......

حمدیں = ۲ حمد و نعت = ۲ قطعات = ۵۸۹

غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۴۸۱ ان میں موجود اشعار = ۲۶۴۳۵

فردیات = ۳۳۳ مخمسات = ۲۶ تضمینیں = ۵۳

نظمیں = ۱۳ مثلث = ۳ (۲۷ بند) مسدس = ۵ (۱۸ بند)

مربع = ۱ (۷ بند)

.......ان ۴۹ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۴۰۰

شاعر نعت کے مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (پنجابی)

نعتاں دی اٹی (صدارتی ایوارڈ) حق دی تائید ساڈے آقا سائیں ﷺ

صفحات = ۲۴۸

مطبوعہ مجموعہ ہائے حمد

سجود تحیت خدائے شہ زمن

صفحات = ۲۴۸

تحقیقِ نعت (مطبوعات)

پاکستان میں نعت — خواتین کی نعت گوئی

غیر مسلموں کی نعت گوئی — نعت کیا ہے؟

اقبالؒ واحمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبرؐ — انتخابِ نعت

مولانا خیر الدین خیوریؒ اوران کی نعت گوئی — مقدمہ "نعت کائنات"

اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول، جلد دوم — مدحت سرایانِ حضور ﷺ

شاعرانِ نعت — نعت میں ذکرِ میلادِ سرکار ﷺ

صفحات = ۲۷۰۴

۱۹۹۷ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیق کرنے پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ موضوع کا واحد ایوارڈ

تخلیقِ مناقب

مناقبِ صحابہؓ

(عنوانات: حمدِ باری تعالیٰ۔ نعت حبیب کبریا ﷺ۔ آباءِ سرکارؐ۔ مومنِ اول۔ اُمہاتِ المومنینؓ۔ پنجتن پاک۔ بنات النبی۔ اصحابِ رسولؐ۔ خلفاء راشدین۔ حضرات شیخینؓ۔ عشرۂ مبشرہؓ۔ دامادانِ پیغمبرؐ۔ حضراتِ حسنینؓ۔ صحابۂ کرامؓ۔ انصارِ مدینہ۔ غلامانِ سرکار ﷺ۔ شاعرانِ دربارِ رسول ﷺ۔ اصحابِ صُفہ۔ صحابہ واہلِ بیت۔ صحابیات)

منظومات: ۱۳۵ .... صفحات = ۲۴۲

۲۰۱۰ کے مصرع ہائے طرح

۲۔ جنوری (۹۶واں مشاعرہ) دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی
(پروفیسر الیاس برنی۔ ۲۵ جنوری ۱۹۵۹)

۶۔ فروری (۹۷واں مشاعرہ) خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائی خیال
(صاحبزادہ نصیر گولڑوی۔ ۱۳ فروری ۲۰۰۹)

۶۔ مارچ (۹۸واں مشاعرہ) سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
(امجد حیدر آبادی۔ ۲۹ مارچ ۱۹۶۱)

۳۔ اپریل (۹۹واں مشاعرہ) بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں
(لال حسین صابر۔ ۴۔ اپریل ۲۰۰۲)

یکم مئی (۱۰۰واں مشاعرہ) سرکارؐ بڑے سب سے بڑے سب سے بڑے ہیں
(سید رفیق عزیزی۔ ۲۰ مئی ۲۰۰۸)

۵۔ جون (۱۰۱واں مشاعرہ) رحمت للعالمیں انؐ کو کہا اللہ نے
(لطیف اثر۔ ۷ جون ۱۹۶۵)

۳۔ جولائی (۱۰۲واں مشاعرہ) خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں
(خاطر غزنوی۔ ۷ جولائی ۲۰۰۸)

۷۔ اگست (۱۰۳واں مشاعرہ) اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں
(اختر انصاری اکبر آبادی۔ ۱۸ اگست ۱۹۸۵)

۴۔ ستمبر (۱۰۴واں مشاعرہ) جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں
(افطار اور کھانے کے بعد) (اُمید فاضلی۔ ۲۸۔ ستمبر ۲۰۰۵)

۲۔ اکتوبر (۱۰۵واں مشاعرہ) ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے
(ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۵)

۶۔ نومبر (۱۰۶واں مشاعرہ) یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے
(جام نوائی بدایونی۔ ۲۳ نومبر ۱۹۸۱)

۴۔ دسمبر (۱۰۷واں مشاعرہ) مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے
(محمد فیروز شاہ۔ ۲ دسمبر ۲۰۰۷)

Monthly "NAAT" Lahore
LRL 157
محمودؔ روزِ حشر تک دیتا رہوں گا میں
شعروں کی مسجدوں میں اذانِ درود و نعت
راجا رشید محمود